عمران سیریز
© Hobbit Presse Klett-Cotta
مائنڈ بلاسٹر
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

مائینڈ بلاسٹر

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " مائینڈ بلاسٹر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں سائنس اور سائنسی ایجادات جس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں اس پر حیرت ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے سائنس نے پوری دنیا کو کنٹرول کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہو۔ مائینڈ بلاسٹر بھی ایسی ہی ایجاد ہے جس کے ذریعے طویل فاصلے سے لوگوں کے ذہنوں کو نہ صرف کنٹرول کیا جا سکتا ہے بلکہ انہیں ہمیشہ کے لئے ناکارہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک ایسی ایجاد ہے جسے دشمن ملک کی فوجوں، سائنسدانوں اور ماہرین پر استعمال کر کے اس ملک کا انتہائی آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ مائینڈ بلاسٹر پاکیشیا کے ایک سائنسدان کی ایجاد تھی لیکن اسے دشمن ملک کافرستان نے نہ صرف حاصل کر لیا بلکہ پاکیشیا کے کمانڈوز پر اس کا کامیاب اور حیرت انگیز تجربہ بھی کر لیا گیا۔ ظاہر ہے جب اس کی اطلاع عمران کو ملی تو وہ پاکیشیا کو بچانے کے لئے اور اس آلے کو واپس حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار میدان عمل میں کود پڑا اور پھر کافرستان کی ۶ ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ دیگر ہزاروں افراد بھی اس جدوجہد کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے حتیٰ کہ عمران خود بھی موت کے دہانے پر پہنچ گیا۔ انتہائی خوفناک اور دیوانگی کی حد تک پہنچ جانے والی

اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراٗ سے مجھے ضرور نوازیئے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب دستور ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی صورت کم نہیں ہیں۔

ملیاں کلاں ضلع شیخوپورہ سے زبیدہ انجم لکھتی ہیں۔" میں آپ کو پہلے بھی دو خط لکھ چکی ہوں۔ میں نے آپ کے تمام کرداروں کو مختلف ٹی وی چینلز کی خبروں میں دیکھا ہے۔ علی عمران کو بھی اور جولیا کو بھی۔ اس طرح میں آپ کے ہر کردار کو ٹی وی پر دیکھ چکی ہوں۔ اسی طرح آپ جن ہوٹلوں کے نام ناول میں لکھتے ہیں ان کی ویگنوں کو بھی میں دیکھ چکی ہوں۔ آپ بتائیں کیا واقعی یہ وہی کردار ہیں"۔

محترمہ زبیدہ انجم صاحبہ۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بڑی دلچسپ بات خط میں لکھی ہے کہ آپ عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس کو ٹی وی پر دیکھ چکی ہیں۔ یقیناً آپ کے ذہن میں ناول پڑھتے ہوئے کرداروں کا جو خاکہ بنتا ہوگا اس خاکے سے ملتے جلتے افراد آپ کو ٹی وی پر نظر آئے ہوں گے۔ جہاں تک ہوٹلوں کا تعلق ہے تو جن ہوٹلوں کے نام ناولوں میں لکھے جاتے ہیں وہ بہرحال موجود تو ہوتے ہیں۔ اس لئے سڑکوں پر ان ہوٹلوں کی ویگنیں بھی چلتی ہوئی آپ کو نظر آتی ہوں گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

جگہ کا نام لکھے بغیر سلمیٰ ناز لکھتی ہیں۔" آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں اور میں کوشش کرتی رہتی ہوں کہ آپ کے ناول زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پڑھاؤں تاکہ ان کی بھی اصلاح ہو سکے۔ آپ واقعی بھلائی کا کام کر رہے ہیں۔ آپ اسرائیل پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں"۔

محترمہ سلمیٰ ناز صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری کوشش تو یہی رہتی ہے کہ میرے ناول آپ کو صرف تفریح ہی مہیا نہ کریں بلکہ ان سے پڑھنے والوں کی کردار سازی بھی ہو سکے اور ان کی ذہنی وسعت کو بھی بڑھایا جا سکے۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ میری کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہیں۔ اسرائیل پر انشاء اللہ جلد ہی آپ نئے ناول پڑھیں گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

جھنگ صدر سے سید زبیر کاشف حسین لکھتے ہیں۔" میں آپ کا دیوانہ قاری ہوں۔ آپ نے واقعی جاسوسی ادب کو بے حد وسعت دی ہے۔ آپ کا ناول ایک ماہ بعد پڑھنے کو ملتا ہے۔ کیا آپ ہر پندرہ روز بعد نیا ناول شائع نہیں کرا سکتے۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست کو قبول فرمائیں گے"۔

محترم سید زبیر کاشف حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے آپ کو دیوانہ قاری لکھ کر قارئین کی فہرست میں ایک نیا اضافہ کیا ہے۔ آپ جیسے قارئین تو مصنف کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہر پندرہ روز بعد نئے

ناول کے مطالبے کا تعلق ہے تو اس سے ہی آپ کے دیوانہ قاری ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ محترم آپ کو جتنا وقت ناول پڑھتے ہوئے لگتا ہے اتنے وقت میں تو شاید ناول کا ایک باب بھی نہ لکھا جا سکتا ہو۔ ناول لکھنے، پھر اس کے کمپوز ہونے سے لے کر اس کے شائع ہونے اور پھر آپ تک پہنچنے میں۔ آپ خود سوچیں کتنا وقت لگ سکتا ہے۔ اس لئے ہر ماہ نیا ناول آپ تک پہنچانا ہی ہمارے لئے جان جوکھوں کا کام ہے جبکہ آپ ایک ماہ میں دو ناولوں کی فرمائش کر رہے ہیں۔ بہرحال آپ کی محبت اور خلوص کا بے حد شکریہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کروڑ لعل عیسن سے آفاق انصاری لکھتے ہیں۔ "میں گذشتہ اٹھارہ سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں لیکن خط پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ آپ اتنا اچھا لکھتے ہیں کہ تنقید کا موقع ہی نہیں ملتا۔ آپ کا ناول "ہارچ" ہر لحاظ سے شاندار ناول تھا لیکن اس میں ایک بڑی غلطی بھی تھی کہ عمران میک اپ میں تھا لیکن اسے میک اپ کے باوجود بطور عمران پہچان لیا گیا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ خیال رکھا کریں گے"۔

محترم آفاق انصاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے غلطی کی جو تفصیل اپنے خط میں لکھی ہے اس میں ہارچ کے پہلے حصے کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن یہ تفصیل ہارچ کے دوسرے حصے میں ہے۔ جہاں تک غلطی کا تعلق ہے تو انسانی تحریر میں غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ غلطی سے کوئی انسان یا اس کی تحریر مبرا نہیں ہو سکتی۔ میں کوشش تو کرتا ہوں کہ امکانی حد تک کوئی غلطی نہ ہو اور انشاء اللہ اب مزید کوشش کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جھنگ سے سیدہ بشریٰ ایمان ہمدانی لکھتی ہیں۔ "آپ کو جب بھی خط لکھا۔ آپ نے ہمیشہ اس کا جواب دیا۔ جس کے لئے میں بے حد مشکور ہوں۔ آپ کے ناول "ڈومنائی" نے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے جس خوبصورت اور ایمان افروز انداز میں یہ ناول لکھا ہے اس کا واقعی جاسوسی ادب میں کوئی جواب نہیں ہو سکتا لیکن آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ عمران جولیا کو جس انداز میں اور مسلسل ذلیل کرتا ہے اور جس طرح اسے جذباتی بنا کر پھر خود ہی اس کی توہین کرتا ہے۔ یہ اب ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اب جولیا کو عمران کے ہاتھوں مزید ذلیل نہ ہونے دیں گے۔ میری طرف سے جولیا کو کہہ دیں کہ عمران کی بے معنی باتوں کو خود معنی پہنا کر خوش نہ ہوا کرے بلکہ اسے اگنور کرے تاکہ عمران کا ذہن ٹھکانے پر آسکے"۔

محترم سیدہ بشریٰ ایمان ہمدانی صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران اور جولیا کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ اب صرف آپ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اب تو یہ معاملہ نہ صرف قارئین بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کرداروں کو بھی محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ حتیٰ کہ اب عمران خود بھی اس معاملے

میں سنجیدہ ہوتا جارہا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ جلد ہی اس کا کوئی نہ کوئی مناسب حل بھی سامنے آجائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

راولپنڈی سے آصف بخاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے خیر و شر کی آویزش پر مبنی ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ نے جاسوسی ادب کے محدود دائرے میں رہتے ہوئے جس طرح ان ناولوں کے ذریعے قارئین کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا ہے یہ صرف آپ کے قلم کا اعجاز ہے حقیقتاً یہ ناول لکھ کر آپ نے موجودہ معاشرے کے نوجوانوں کے ایمان کو تروتازہ کر دیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ ان ناولوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوتے دکھایا کریں تاکہ نوجوان نسل کی مکمل رہنمائی ہوسکے۔ امید ہے آپ ضرور میری گزارش پر عمل کریں گے"۔

محترم آصف بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پر عمل کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کھلے آسمان تلے دور دور تک خیموں کی کثیر تعداد نظر آرہی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے خیموں کی بڑی سی بستی آباد کی گئی ہو لیکن ان خیموں میں فوجی یونیفارم پہنے ہوئے صرف فوجی موجود تھے۔ وہ سب خیموں کے اندر زمین پر بچھے ہوئے فوجی بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بالکل ساکت و صامت پڑے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ گہری نیند میں ہوں لیکن باہر دوپہر کا وقت تھا اور سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ خیموں سے ہٹ کر فوجی جیپوں اور ٹرکوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ ان جیپوں اور ٹرکوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ یہ کوئی بہت بڑا فوجی کانوائے ہے جو رات گزارنے کے لئے یہاں خیمہ زن ہے لیکن اب دن چڑھ آنے کے باوجود پورے کا پورا کانوائے نیند

میں ڈوبا ہوا پڑا تھا۔ اچانک دور سے ایک جیپ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس طرف آتی دکھائی دی ۔ یہ نیلے رنگ کی کروزر جیپ تھی ۔ جیپ فوجی کانوائے کے قریب آکر رک گئی اور اس میں سے چار افراد نیچے اترے ۔ ان چاروں کے جسموں پر سوٹ تھے ۔ ان چاروں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے مارٹن کہ آٹھ ہزار آدمیوں کو بیک وقت بے ہوش کر دیا جائے " ...... ایک لمبے تڑنگے آدمی نے دوسرے درمیانے قد کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ خود دیکھ لیں " ...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس لمبے قد والے نے سر ہلایا اور پھر وہ خیموں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دو آدمی ان دونوں کے پیچھے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے اور پھر وہ ایک خیمے میں داخل ہوئے ۔ اس بڑے خیمے کے اندر چار فوجی سوئے ہوئے تھے ۔ ان کی یونیفارمز ان کے جسموں پر موجود تھیں ۔ لمبے قد والا ان کے قریب پہنچ کر چند لمحے کھڑا رہا اور انہیں غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے جھک کر ایک آدمی کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور نبض چھوڑ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ واقعی بے ہوش ہے اور اس کی نبض بتا رہی ہے کہ یہ کم از کم مزید چوبیس گھنٹے بے ہوش رہے گا" ...... اس لمبے قد والے آدمی نے کہا۔

" جناب ۔ مزید چوبیس گھنٹے نہیں بلکہ بہتر گھنٹے ۔ یہ ہماری گارنٹی ہے " ...... مارٹن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو لمبے قد والے نے بغیر کوئی جواب دیئے صرف سر ہلا دیا اور پھر وہ خیمے سے باہر آ گئے ۔ اس کے بعد انہوں نے اس پوری خیمہ بستی کا راؤنڈ لگایا اور ایک بار پھر وہ واپس اپنی جیپ کے پاس پہنچ گئے ۔ جیپ کا ڈرائیور باہر نکل کر کھڑا تھا۔

" یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے مسٹر مارٹن ۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ بغیر کسی گیس یا ریز کے آٹھ ہزار صحت مند افراد کو اس طرح طویل عرصے کے لئے بے ہوش کیا جا سکتا ہے ۔ کیا آپ اس کی مکمل وضاحت کریں گے " ......لمبے قد والے نے کہا۔

" جناب ۔ آپ نے چیکنگ کر لی ہے یا ابھی مزید کرنی ہے "۔ مارٹن نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے " ......لمبے قد والے نے کہا۔

" تو پھر آئیے تاکہ فاصلے پر پہنچ کر انہیں پہلے ہوش میں لایا جائے ورنہ فوج کے اعلیٰ حکام تک اگر رپورٹ پہنچ گئی تو معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں"...... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں دوبارہ جیپ میں سوار ہو گئے ۔ چاروں کے بیٹھنے پر ڈرائیور نے جیپ کو واپس موڑا اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر مارٹن کے کہنے پر جیپ روک دی گئی ۔ یہاں قریب ہی مٹی کا ایک اونچا ٹیلا موجود تھا۔

" آئیے مسٹر بارکر ۔ اس ٹیلے پر چڑھ کر نظارہ کریں تاکہ آپ کو

معلوم ہو سکے کہ کیسے یہ لوگ ہوش میں آتے ہیں"....... مارٹن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ٹیلے پر چڑھتا چلا گیا۔ لمبے قد کا بارکر اس کے پیچھے تھا جبکہ دو آدمی اور جیپ کا ڈرائیور نیچے ہی کھڑے رہے تھے۔ ٹیلے سے خیموں کی بستی بخوبی نظر آ رہی تھی۔ مارٹن نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسسٹر سا نکالا اور اس کو آن کر دیا۔ اس میں سے سائیں سائیں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ بارکر غور سے اس ٹرانسسٹر کو دیکھ رہا تھا۔ پھر مارٹن نے اس پر موجود ناب کو گھمایا تو ٹرانسسٹر سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے سوئی مختلف ریڈیو اسٹیشنز کی آوازوں کو کراس کرتی جا رہی ہو۔ پھر اچانک ایک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو مارٹن نے ہاتھ اٹھا لیا۔ سیٹی کی آواز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی گہرے کنوئیں کی تہہ سے نکل رہی ہو۔ مارٹن نے ٹرانسسٹر آف کیا اور سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو مارٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسسٹر واپس کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"اب دیکھیں نظارہ"....... مارٹن نے کسی مجمع باز کے سے انداز میں کہا تو دوسرے لمحے بارکر جس کی نظریں خیموں پر جمی ہوئی تھیں بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ خیمہ بستی میں یکلخت زندگی جاگ اٹھی تھی۔ فوجی تیزی سے خیموں سے نکل رہے تھے۔ گو اتنے فاصلے سے ان کے چہروں پر موجود کیفیات تو نہ دیکھی جا سکتی تھیں لیکن

فوجیوں کے باہر نکل کر سورج کو دیکھنے کے انداز سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سب اتنی دیر تک سوئے رہنے پر حیران ہو رہے ہیں۔

"آئیے جناب۔ اب چلیں"....... مارٹن نے کہا اور ٹیلے سے نیچے اترنے لگا۔ بارکر نے بے اختیار کاندھے اچکائے اور مارٹن کے پیچھے نیچے اترنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ تیزی سے واپس ایک چھوٹی سی سڑک پر دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ جیپ میں خاموشی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک شہر کے آثار نظر آنے لگ گئے اور پھر جیپ شہر میں داخل ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے بند گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو کوٹھی کا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور ڈرائیور جیپ اندر لے گیا۔ پورچ میں جیپ روک دی گئی اور وہ سب نیچے اترے آئے۔ تھوڑی دیر بعد مارٹن اور بارکر ایک کمرے میں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا تھا مسٹر مارٹن"....... بارکر نے کہا۔

"آئی ایم سوری جناب۔ مجھے ایسے سوالوں کے جواب دینے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ نے مظاہرہ دیکھ لیا اور چیکنگ بھی کر لی۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ جو کچھ آپ کہیں گے وہ میں اپنے بڑوں تک پہنچا دوں گا"....... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے فون کرنا ہو گا"....... بارکر نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ آپ ہمارے انتہائی معزز کسٹمر ہیں"۔
مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف تپائی پر رکھا ہوا فون
اٹھا کر اس نے بارکر کے سامنے رکھ دیا۔
"شکریہ "....... بارکر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ مارٹن لاتعلق انداز
میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز
سنائی دینے لگی تو بارکر چونک پڑا۔
"اس میں لاؤڈر کا سسٹم موجود ہے اور وہ مستقل آن رہتا ہے"۔
مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہیلو "....... اسی لمحے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ
آواز سنائی دی۔
"بارکر بول رہا ہوں گوانا سے ۔ چیف سے بات کرائیں"۔ بارکر
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو ۔ چیف بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری
سی آواز سنائی دی ۔ لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔
"چیف ۔ میں بارکر بول رہا ہوں گوانا سے ۔ میں نے ڈاؤن اپ
کا مظاہرہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور چیکنگ بھی کی ہے ۔ جو
کچھ بتایا جا رہا ہے وہ سو فیصد درست ہے"....... بارکر نے کہا۔
"کیا ہوا ہے ۔ تفصیل بتاؤ ۔ یہ بہت بڑا اور انتہائی اہم معاملہ ہے

اسی لئے تو تمہیں گوانا بھجوایا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"چیف ۔ میں نے گوانا پہنچ کر مسٹر مارٹن سے رابطہ کیا ۔ مسٹر
مارٹن نے برن کی فوجی چھاؤنی سے رابطہ کیا اور معلوم کیا کہ کیا کوئی
فوجی کمپنی گوانا سے باہر کسی جگہ موجود ہے ۔ انہیں بتایا گیا کہ گوانا
سے پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک فوجی کمپنی دفاعی مشقوں کے لئے
موجود ہے جس پر مارٹن نے ایک ہیلی کاپٹر منگوایا اور پھر اس ہیلی
کاپٹر پر سوار ہو کر ہم اس جگہ کے اوپر سے گزرے ۔ یہاں واقعی کھلے
میدان میں لاتعداد فوجی خیمے نصب تھے اور فوجی وہاں دفاعی مشقوں
میں مصروف تھے ۔ پھر رات ہونے پر مسٹر مارٹن نے اپنی رہائش گاہ
پر ایک چھوٹے سے ٹرانسسٹر کو ایڈجسٹ کیا اور پھر جب اس
ٹرانسسٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو انہوں نے ٹرانسسٹر
بند کر کے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا اور کہا کہ اب اس پوری خیمہ
بستی میں موجود آٹھ ہزار فوجی بے ہوش ہو چکے ہیں ۔ میں چاہوں تو جا
کر چیک کر سکتا ہوں لیکن چونکہ رات کا وقت تھا اس لئے میں نے
صبح چیکنگ کے لئے کہا۔ رات میں اور مسٹر مارٹن نے شراب پی کر
اور جاگتے ہوئے گزاری ۔ پھر آج صبح تقریباً گیارہ بجے ہم جیپ میں
سوار ہو کر وہاں پہنچے تو گیارہ بجنے کے باوجود تمام خیموں میں موجود
فوجی بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ میں نے تقریباً تمام فوجیوں کو
چیک کیا ۔ بے ہوش پڑے ہوئے فوجیوں کی نبضیں چیک کیں،
ان کے دل چیک کئے، ان کی آنکھیں کھول کر چیک کیا گیا۔ وہ سب

واقعی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کے آئندہ کم از کم چوبیس گھنٹوں تک ہوش میں آنے کا کوئی سکوپ نہ تھا جبکہ بقول مسٹر مارٹن کہ وہ مزید بہتر گھنٹوں تک اسی طرح بے ہوش پڑے رہتے ۔ پھر ہم واپس آئے اور اس خیمہ بستی سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر میں اور مسٹر مارٹن ایک ٹیلے پر چڑھ گئے جہاں سے خیمہ بستی واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ مسٹر مارٹن نے جیب سے وہی ٹرانسسٹر نکالا اور اس کو آن کر کے اس نے اس کی ناب گھمائی۔ جب تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے ٹرانسسٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا اور چیف اس کے ساتھ ہی حیرت انگیز طور پر تمام فوجی جاگ پڑے اور وہ خیموں سے باہر نکل کر آسمان کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں حیرت ہو رہی ہو کہ وہ اس وقت تک سوئے رہے ہیں ۔ پھر ہم واپس آگئے اور اب مسٹر مارٹن کی رہائش گاہ پر موجود ہیں"۔ بارکر نے تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

" مسٹر مارٹن سے میری بات کراؤ"...... چیف نے کہا تو بارکر نے رسیور مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔

" یس ۔ مارٹن بول رہا ہوں "...... مارٹن نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مسٹر مارٹن ۔ آپ کا مظاہرہ تو کامیاب رہا ہے لیکن کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ اس کی رینج کیا ہے اور باقی سائنسی تفصیلات کیا ہیں تاکہ ہم یہ جائزہ لے سکیں کہ یہ ہمارے ملک کے دفاع کے لئے کس

حد تک کام آسکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

" جناب چیف صاحب ۔ آپ کو پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ اس کی رینج آپ کی ضرورت کے مطابق بڑھائی جا سکتی ہے ۔ فاصلے کی بھی اور زمین کی وسعت کی بھی۔ ڈاؤن اپ چار مختلف رینج میں تیار کیا گیا ہے سب سے کم رینج بیس کلومیٹر اور کارکردگی کا دائرہ ایک کلومیٹر ہے جبکہ سب سے وسیع رینج ڈیڑھ سو کلومیٹر اور کارکردگی کا دائرہ پچاس کلومیٹر ہے۔ باقی اس سے کم رینج کے ہیں اور ان چاروں کی تفصیل بھی آپ کو بتا دی گئی تھی اور یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ ان کو زیادہ سے زیادہ دو بار استعمال کیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اب یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ آپ کو کس رینج کا ڈاؤن اپ چاہئے "۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر ہم چاروں خرید لیں تو کیا آپ کوئی رعایتی پیکج دیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آئی ایم سوری سر ۔ یہ بزنس ہے ۔ اس میں کوئی رعایتی پیکج نہیں ہے۔ آپ فائنل بات کریں"۔ مارٹن کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

" اوکے ۔ آپ میری مسٹر بارکر سے بات کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹن نے رسیور بارکر کی طرف بڑھا دیا۔

" یس چیف ۔ میں بارکر بول رہا ہوں"...... بارکر نے کہا۔

" بارکر ۔ چاروں ڈاؤن اپ خرید لو ۔ تمہارے پاس گارنٹڈ چیک بک موجود ہے ۔ مسٹر مارٹن کو چیک دے دو اور پہلی فرصت میں

واپس آجاؤ"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... بارکر نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو بارکر نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"آپ ڈیلیوری کہاں کریں گے مسٹر مارٹن"...... بارکر نے رسیور رکھ کر مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہیں۔ ابھی اسی وقت"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ دیں ڈیلیوری۔ میں آپ کو گارنٹڈ چیک دیتا ہوں"۔ بارکر نے جیب سے چیک بک نکال کر اس کا ایک چیک علیحدہ کیا اور پھر اس پر رقم لکھ کر دستخط کئے اور چیک مارٹن کی طرف بڑھا دیا۔ مارٹن نے ایک نظر غور سے چیک کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ریمنڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن بول رہا ہوں ریمنڈ۔ پوائنٹ ون سے۔ مسٹر بارکر نے چاروں رینج کے ڈاؤن اپ خریدنے کے لئے گارنٹڈ چیک دے دیا ہے تم فوری طور پر چاروں آلات پوائنٹ ون پر پہنچا دو"۔ مارٹن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ابھی چاروں ڈاؤن اپ یہاں پہنچ جاتے ہیں"...... مارٹن نے کہا تو بارکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کار تیزی سے دارالحکومت سے باہر جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر چوہان اور سائیڈ سیٹ پر خاور بیٹھا ہوا تھا۔ ان کی منزل دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک شہر تھا جس کا نام ہاگر تھا۔ ہاگر میں ایک نیورو سرجن ڈاکٹر احسن رہتے تھے اور ڈاکٹر احسن اب ریٹائر زندگی گزار رہے تھے جبکہ کسی زمانے میں وہ پاکیشیا کے بہترین دماغی سرجن سمجھے جاتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ ڈاکٹر احسن کے ہاتھ میں قدرت نے جادو بھر رکھا ہے کیونکہ انتہائی پیچیدہ ترین دماغی آپریشن بھی وہ اس سہولت اور اطمینان سے کرتے تھے کہ غیر ملکی ماہرین بھی ان کی مہارت دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ انہیں غیر ممالک میں بڑی بڑی مالی آفرز ہوئیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ ان کا نظریہ تھا کہ وہ اپنی مہارت کو اپنے ملک کے لوگوں پر استعمال کر

کے انہیں صحت مند بنانا چاہتے تھے اور ویسے بھی وہ اپنے والد کے
اکلوتے بیٹے تھے اور ان کے والد کی وسیع و عریض زرعی جائیدادیں
تھیں ۔ باغات تھے اس لئے دولت ان کا کبھی مسئلہ نہ رہی تھی بلکہ وہ
دل کے بھی سخی تھے اور اکثر غریب مریضوں کا نہ صرف آپریشن مفت
کرتے تھے بلکہ ان کے تمام اخراجات بھی وہ خود ادا کر دیتے تھے اور نہ
صرف اخراجات بلکہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب وہ مریض صحت یاب ہو
کر واپس جانے لگتے تو ڈاکٹر احسن انہیں معقول رقم نقد دے دیتے
تھے ۔یہی وجہ تھی کہ غریب لوگ انہیں ڈاکٹر فرشتہ کہا کرتے تھے ۔
اب ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے دماغی امراض پر ریسرچ کرنے کا
شغل اپنایا ہوا تھا اور اس سلسلے میں وہ بے شمار ممالک کے دورے
بھی کر چکے تھے ۔بے شمار سائنسی کانفرنسوں میں شرکت کر چکے تھے
اور ان کے تحقیقاتی مضامین بھی انتہائی مؤقر بین الاقوامی رسائل
میں شائع ہوتے رہتے تھے ۔یہی وجہ تھی کہ پوری دنیا میں انہیں
انسانی دماغ پر اتھارٹی بھی کہا جاتا تھا۔ ڈاکٹر احسن گو بوڑھے آدمی
تھے لیکن ان کی صحت بہت شاندار تھی اور وہ بوڑھے ہونے کے
باوجود نوجوانوں سے زیادہ مستعد اور چست تھے ۔ان کے سرخ و
سفید اور جھریوں سے بے نیاز چہرے پر چھوٹی سی سفید داڑھی، سفید
مونچھیں اور سر پر برف کی طرح سفید بال بے حد خوبصورت لگتے تھے
ان کی بیگم اور بچے دارالحکومت میں رہتے تھے جبکہ وہ خود ہاگر میں اپنی
آبائی حویلی میں رہائش پذیر تھے کیونکہ انہیں اپنی ریسرچ کے لئے

مکمل تنہائی کی ضرورت رہتی تھی ۔ دو نوکر ضرور حویلی میں رہتے تھے
لیکن ان کی ٹریننگ اس انداز میں کی گئی تھی کہ وہ ڈاکٹر احسن کو
کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کرتے تھے بلکہ ڈاکٹر احسن کو ان کی وجہ
سے ہر چیز بروقت مل جاتی تھی ۔ ڈاکٹر احسن اپنے بچوں سے ملنے کے
لئے اکثر دارالحکومت آیا کرتے تھے اور بچوں کی وجہ سے وہ اکثر بعض
فنکشنز میں بھی شامل ہوتے رہتے تھے ۔ ایسے ہی ایک فنکشن میں
خاور بھی کسی کے مہمان کے طور پر شامل تھا اور وہاں اتفاق سے
خاور اور ڈاکٹر احسن کی کرسیاں اکٹھی تھیں اس لئے ان دونوں کے
درمیان خوب گپ شپ رہی ۔ خاور نے ڈاکٹر احسن کو اپنے بارے
میں بتایا کہ اس کا تعلق ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے اور پھر
کافی دیر کی گپ شپ کے بعد ڈاکٹر احسن نے خاور کو ہاگر آنے کی
دعوت دی کیونکہ انہوں نے خاور سے کہا کہ وہ ایک انتہائی دلچسپ
تجربہ خاور کے ذہن پر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس تجربے کے لئے ایسا
آدمی چاہئے تھا جو کسی سیکرٹ ایجنسی سے تعلق رکھتا ہو ۔ ان کے کہنے
کے مطابق ایسے آدمی کی دماغی ساخت عام آدمیوں کے دماغوں کی
ساخت سے مختلف ہوتی ہے اور خاور نے بھی ان سے وعدہ کر لیا کہ وہ
ضرور کبھی نہ کبھی آئے گا ۔ آج صبح خاور نے ناشتے کے بعد اخبار اٹھایا
تو اس کی نظر ایک چھوٹی سی خبر پر پڑی کہ ہاگر میں بین الاقوامی
شہرت کے مالک ڈاکٹر احسن پر رات کو قاتلانہ حملہ کیا گیا لیکن ان کا
ایک ملازم اس حملے میں ہلاک ہو گیا اور ڈاکٹر احسن بال بال بچ گئے

تو خاور نے ان سے ملنے کا سوچ لیا۔ وہ انہیں بچ جانے پر مبارک باد
دینا چاہتا تھا اور یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ حملہ آوروں کا ان پر حملے
کا کیا مقصد تھا کیونکہ ظاہر ہے یہ حملہ صرف دولت حاصل کرنے کے
لئے نہیں ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے ڈاکٹر احسن ہاگر کی پرانی حویلی میں
بھاری رقومات تو رکھنے سے رہا تھا۔ اس کے تمام اکاؤنٹس
دارالحکومت میں تھے اور پھر یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ ایک ملازم
بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ خاور کی چونکہ چوہان کے ساتھ سب سے زیادہ
انڈر سٹینڈنگ تھی اس لئے خاور چوہان کے فلیٹ پر پہنچ گیا اور پھر
چوہان نے ساری تفصیل سن کر اس کے ساتھ ہاگر جانے کی حامی بھر
لی اور اس وقت وہ دونوں چوہان کی کار میں سوار ہاگر کی طرف بڑھے
چلے جا رہے تھے۔ ابھی ان کی کار دارالحکومت کی حدود میں ہی تھی اور
وہ دونوں خاموش بیٹھے اپنے اپنے خیالات میں مگن تھے کہ اچانک
چوہان نے کار کو سائیڈ پر کر کے روک دیا۔

" کیا ہوا "...... خاور نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ "...... چوہان نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر وہ
نیچے اترا اور تیزی سے سڑک کی ایک سائیڈ میں بنے ہوئے فٹ پاتھ
کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک بوڑھا دیہاتی آدمی ہاتھ میں ایک لمبی
سی لاٹھی پکڑے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہو۔
اس کے جسم پر صاف لیکن سادہ سا لباس تھا۔ آنکھوں پر موٹے
شیشوں کی عینک تھی جس کی کمانیاں بھی موٹی اور پلاسٹک کی بنی

ہوئی تھیں۔ اس نے سر پر گہرے براؤن رنگ کی پگڑی باندھ رکھی
تھی۔ خاور، چوہان کو اس بوڑھے کی طرف بڑھتے دیکھ کر حیران ہو رہا
تھا کیونکہ اسے اس بوڑھے میں کوئی خاص بات نظر نہ آ رہی تھی۔
بوڑھا سادہ سا دیہاتی آدمی تھا۔

" آپ تھک گئے ہیں شاید "...... چوہان نے قریب جا کر اس
بوڑھے سے کہا تو بوڑھے نے جو شاید آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا آنکھیں
کھول دیں۔

" مم۔ مم۔ مجھے چکر آنے لگ گئے ہیں۔ نجانے کیا ہوا ہے "۔
بوڑھے نے آہستہ سے لیکن انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" آپ نے کہاں جانا ہے۔ آئیے میں آپ کو چھوڑ آؤں "۔ چوہان
نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوڑھے
کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔ بوڑھے کے چہرے پر تکلیف کے
تاثرات ابھر آئے۔

" تم۔ تم کون ہو بیٹے "...... بوڑھے نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
چوہان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" آپ بیٹا بھی کہہ رہے ہیں اور پوچھ بھی رہے ہیں۔ آئیے "۔
چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بوڑھے کو بازو سے پکڑ کر
آہستہ آہستہ چلاتا ہوا کار کے قریب لے آیا۔ خاور بھی تیزی سے نیچے
اتر آیا۔ اس نے بوڑھے کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لاٹھی اس سے لے لی
اور چوہان نے بوڑھے کو پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا۔

"خاور تم بزرگ کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگتی۔ پہلے انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے"...... چوہان نے کہا تو خاور نے سرہلایا اور پھر لاٹھی کو ٹیڑھی کر کے اس نے کار کے اندر ایڈجسٹ کیا اور خود بوڑھے کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا۔ بس میرا سر چکرانے لگ گیا ہے۔ میں نے بس اڈے پر جانا ہے۔ مجھے وہاں پہنچا دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے گا"...... بوڑھے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ اطمینان سے بیٹھ جائیں بزرگوار۔ پریشان نہ ہوں"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر ایک چوک سے وہ کار موڑ کر قریب ہی ایک مارکیٹ کی طرف لے گیا۔ وہاں ایک ڈاکٹر کا کلینک موجود تھا۔ چوہان نے بوڑھے کو کار سے اتارا اور کلینک کے اندر لے گیا۔ ڈاکٹر نے بوڑھے کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ اس کا بلڈ پریشر ہائی ہے۔ ڈاکٹر نے انجکشن لگایا اور دو گولیاں پانی کے ساتھ انہیں کھلا دیں۔ پھر اس نے نسخہ لکھا اور چوہان کے ہاتھ میں دے کر اسے بتایا کہ یہ نسخہ پندرہ دن باقاعدگی سے استعمال کیا جائے۔ ویسے ڈاکٹر کے مطابق خطرے والی کوئی بات نہ تھی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد بوڑھا ٹھیک ہو گیا اور اس کو چکر آنا بند ہو گئے۔ چوہان نے نہ صرف ڈاکٹر کو فیس دی بلکہ قریبی میڈیکل سٹور سے اس نے پندرہ دن کی ادویات خرید کر کار میں لا کر رکھ لیں۔

"آپ نے کہاں جانا ہے"...... چوہان نے بوڑھے سے پوچھا۔

"میں نے ہاگر جانا ہے۔ بس اڈا کافی دور ہے اور میرے پاس صرف کرایہ کے پیسے تھے اس لئے میں پیدل جا رہا تھا کہ اچانک مجھے تیز چکر آنے لگ گئے اور میں بیٹھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے تم دو فرشتوں کو بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزا دے گا۔ تم مجھے بس اڈے پر اتار دو تمہاری مہربانی ہو گی۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں"...... بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاگر میں آپ کہاں رہتے ہیں۔ ہم بھی ہاگر جا رہے ہیں"۔ چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"اوہ۔ تم ہاگر جا رہے ہو۔ کس کے پاس"...... بوڑھے نے چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر احسن کے پاس"...... چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم۔ اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی۔ میں ان کی حویلی سے کچھ فاصلے پر رہتا ہوں۔ مجھے وہاں حویلی پر ہی اتار دینا"...... بوڑھا شاید کچھ کہتے کہتے بات بدل گیا تھا۔

"آپ کا نام کیا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"میرا نام شمس الدین ہے بیٹا۔ یہاں شہر میں میرا بیٹا ایک محکمے میں چپڑاسی ہے۔ میں اس سے ملنے آیا تھا اور اب واپس جا رہا تھا"۔ شمس الدین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈاکٹر احسن کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن پھر بات

بدل گئے ۔ کیا کوئی خاص بات ہے "....... چوہان نے کہا تو بوڑھا شمس الدین بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ نہیں بیٹے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ ڈاکٹر صاحب تو بے حد نیک اور بے حد اچھے آدمی ہیں ۔ وہ تو غریب لوگوں کے بے حد ہمدرد ہیں ۔ ان کی شادی غمی میں باقاعدہ شرکت کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں ۔ وہ واقعی بے حد نیک ہیں "....... بوڑھے نے ڈاکٹر احسن کی بھرپور انداز میں تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" آپ کب سے دارالحکومت میں ہیں "....... چوہان نے پوچھا۔

" مجھے ایک ہفتہ ہو گیا ہے "....... شمس الدین نے جواب دیا۔

" پھر تو آپ کو معلوم نہیں ہو گا ۔ آج اخبار میں خبر لگی ہے کہ رات کو ڈاکٹر احسن پر قاتلانہ حملہ ہوا جس میں وہ خود تو بچ گئے لیکن ان کا ایک ملازم ہلاک ہو گیا ہے اس لئے ہم وہاں جا رہے ہیں تاکہ ڈاکٹر صاحب کی خیریت پوچھیں اور ان کے ملازم کی تعزیت کر سکیں میں نے آپ کو جس انداز میں فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اس لئے میں کار روک کر آپ کے پاس گیا تھا۔ میرا نام چوہان ہے اور یہ میرا دوست خاور ہے ۔ ہم دارالحکومت میں کاروبار کرتے ہیں "....... چوہان نے تفصیل سے ساری بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کام یقیناً شوکے کا ہو گا ۔ شوکا بہت خطرناک آدمی ہے ۔ ہاگر کا بہت بڑا بدمعاش ہے ۔ ایک بار اس نے ڈاکٹر صاحب

کے ساتھ بے حد بدتمیزی کی تھی تو ڈاکٹر صاحب نے اسے پولیس کو کہہ کر پکڑوا دیا تھا لیکن وہ بڑا بدمعاش ہے اس لئے وہ پولیس کو رشوت دے کر واپس آ گیا اور اس نے ڈاکٹر صاحب کو کھلے عام دھمکیاں دی تھیں کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو ہلاک کر دے گا ۔ میں پہلے ہی یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ کہیں کوئی شوکا کا مسئلہ تو نہیں ہے کیونکہ شوکا کے ہوٹل میں دارالحکومت سے بہت سے غنڈے ٹائپ لوگ کاروں میں آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ اکثر ڈاکٹر صاحب کی حویلی کے گرد بھی چکراتے ہوئے دیکھے گئے تھے "....... شمس الدین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو آپ ہمیں شوکا کے ساتھی سمجھے تھے "....... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ بس اچانک ایک خیال آ گیا تھا ورنہ تم جیسے ہمدرد اور بے لوث لوگ بھلا ان بدمعاشوں کے ساتھی کیسے ہو سکتے ہیں "۔ شمس الدین نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" اس شوکے کا ہوٹل کہاں ہے "....... خاور نے پوچھا۔

" وہیں شہر میں ہے بیٹے ۔ شوکا ہوٹل مشہور ہے "....... شمس الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر طویل سفر کر کے وہ ہاگر پہنچ گئے ۔ انہوں نے بوڑھے شمس الدین کو اس کے گھر پر اتارا۔ چوہان اور خاور نے اسے دوا کے ساتھ نقد رقم بھی دینا چاہی لیکن شمس الدین نے رقم لینے سے صاف انکار کر دیا۔

اس کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تھوڑی سی زمین دے رکھی ہے جس پر کاشت کر کے وہ اپنا پیٹ پال لیتا ہے اس لئے وہ اس رقم کا مستحق نہیں ہے اور باوجود ان دونوں کے اصرار پر اس نے صاف انکار کر دیا تو خاور اور چوہان اس سے اجازت لے کر واپس حویلی میں آ گئے حویلی پر اس وقت گہری خاموشی طاری تھی ۔ چوہان نے کار ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے تو ایک ادھیڑ عمر آدمی ان کی طرف بڑھا۔

" جی صاحب "....... اس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں "....... خاور نے پوچھا۔

" جی ۔ ان کے ملازم کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ آج قرآن خوانی ہے ساتھ ہی ایک بڑی جامع مسجد ہے وہاں ڈاکٹر صاحب بھی موجود ہیں "۔ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ ہماری کار یہاں رہے گی ۔ ہم بھی جا کر قرآن خوانی میں شامل ہوتے ہیں ۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں "۔ خاور نے کہا تو ملازم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر خاور اور چوہان دونوں حویلی سے نکل کر پوچھتے ہوئے اس بڑی جامع مسجد میں پہنچ گئے ۔ مسجد خاصی قدیم تھی لیکن صاف ستھری اور خاصی وسیع تھی اور پوری مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور قرآن خوانی جاری تھی ۔ چوہان اور خاور نے وضو کیا اور پھر وہ دونوں ہی ایک کونے میں خالی جگہ پر بیٹھ کر قرآن خوانی میں مصروف ہو گئے ۔ البتہ خاور نے ڈاکٹر احسن

کو بیٹھے دیکھ لیا تھا ۔ پھر قرآن خوانی کے اختتام پر دعا مانگی گئی اور ڈاکٹر صاحب کی طرف سے چاول وغیرہ لوگوں کو کھلائے گئے ۔ اس کے بعد لوگ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھ موجود ملازم کے والد سے مل کر واپس جانے لگے ۔ چوہان اور خاور ایک طرف کھڑے ہو گئے ۔ جب تقریباً مسجد لوگوں سے خالی ہو گئی تو خاور آگے بڑھا اور اس نے ڈاکٹر احسن سے ملاقات کی ۔ ان کے ملازم کی وفات پر تعزیت کی اور چوہان کا بھی بحیثیت دوست تعارف کرایا۔

" آؤ ۔ تم بروقت آئے ہو ۔ میں تم سے خاص طور پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں "....... ڈاکٹر صاحب نے خاور سے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو لئے مسجد سے نکل کر حویلی میں آ گئے ۔

" تمہارا یہ دوست مسٹر چوہان ۔ کیا ان کے سامنے بات ہو سکتی ہے "....... ڈاکٹر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ یہ بھی میرے ساتھ ہی کام کرتے ہیں ۔ آپ بے فکر ہو کر بات کریں "....... خاور نے کہا تو ڈاکٹر صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں ان دنوں ایک خصوصی آلے پر کام کر رہا ہوں ۔ اس آلے کا نام میں نے مائینڈ بلاسٹر رکھا ہے ۔ اس آلے کے ذریعے کسی بھی انسان پر گہری نیند طاری کی جا سکتی ہے ۔ اس کے ذہن کے ان خلیات کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے جو نیند لے آتے ہیں اور رات کو جو کچھ یہاں ہوا ہے وہ انتہائی حیرت

انگیز ہے۔ پولیس نے تو اسے مجھ پر قاتلانہ حملہ قرار دیا ہے لیکن اصل
میں یہ چوری کی واردات تھی۔ میرا وہ آلہ اور اس کا فارمولا بھی رات
کو چرا لیا گیا ہے۔ میرے چونکہ ذہن میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا
ہے یا کسی کو میری اس ریسرچ سے کوئی دلچسپی ہو سکتی ہے اس لئے
میں نے کوئی حفاظتی انتظامات بھی نہیں کئے تھے۔ آلہ اور اس کا
فارمولا کمرے میں موجود تھے۔ فارمولا ایک فائل کی شکل میں تھا
جس میں مین فارمولے کے ساتھ ساتھ اس پر تحقیقات کے نوٹس
بھی شامل تھے اور جو آلہ میں نے خود تیار کیا تھا اور جو ابھی ابتدائی
شکل میں تھا وہ بھی وہیں موجود تھا۔ میرا ملازم اسلم جو ہلاک ہوا ہے
رات کو اس کمرے کے ساتھ والے کمرے میں سوتا تھا اور صبح وہ مردہ
پایا گیا۔ اس کی گردن توڑی گئی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے سوتے
ہوئے اس کی گردن توڑی گئی ہو جبکہ دوسرا ملازم اس رات اپنے گھر
گیا ہوا تھا اور میں بھی حویلی میں موجود نہ تھا۔ میں یہاں اپنی ایک
دوست فیملی کے فنکشن میں گیا ہوا تھا اور دیر تک وہاں گپ شپ
میں کافی رات گزر گئی تھی اس لئے میں وہیں رہ کر صبح واپس آیا تو
ملازم کی ہلاکت کا علم ہوا۔ میں اس کمرے میں گیا تو وہاں میں نے
آلہ اور فارمولا دونوں غائب پائے۔ میں نے پولیس کو خود ہی اس
بارے میں کچھ نہیں بتایا کیونکہ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آسکتی تھی۔
اب تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہارا تعلق ایسی ہی کسی سرکاری
ایجنسی سے ہو گا جو اس کی نہ صرف اہمیت سمجھ سکتی ہے بلکہ اسے

برآمد بھی کر سکتی ہے"...... ڈاکٹر احسن نے تفصیل سے بات کرتے
ہوئے کہا۔

"وہ آلہ حجم میں کتنا بڑا ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"ایک چھوٹے سے ٹرانسسٹر جیسا"...... ڈاکٹر احسن نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب۔ کیا اس سے کوئی ریز نکلتی ہیں یا کوئی گیس
وغیرہ جس سے ٹارگٹ کو فوراً نیند آجاتی ہے"...... اس بار چوہان
نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہ کوئی ریز اور نہ ہی کوئی گیس وغیرہ۔ یہ آواز کی
مخصوص لہریں ہیں۔ یہ ایسی لہریں ہیں جو انسانی کان نہیں سن سکتے
لیکن دماغ کے مخصوص خلیات انہیں فوراً قبول کر لیتے ہیں اور اس
کے ساتھ ہی ان مخصوص لہروں کے ٹارگٹ سو جاتے ہیں۔ گہری بے
ہوشی کی نیند اور جب آواز کی ان لہروں کو ختم کر دیا جائے تو ٹارگٹ
فوراً جاگ اٹھتے ہیں"...... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"ابھی تو یہ ابتدائی سٹیج پر ہے لیکن میں اس پر کام کر رہا تھا۔ اگر
اس کی رینج وسیع ہو جائے اور لہروں میں اتنی قوت پیدا ہو جائے کہ
طویل فاصلے پر بھی کام کر سکے تو اسے دفاع میں استعمال کیا جا سکتا
ہے۔ کسی بھی فوجی اڈے، فوجی چھاؤنی یا فوجی کیمپ پر ایک چھوٹے
سے آلے کی مدد سے خاصے طویل فاصلے سے نیند طاری کی جا سکتی ہے

اس کے بعد ان کی گرفتاری کس قدر آسانی ہو گی اور ان کا تمام دفاعی سازو سامان بھی بغیر کسی نقصان کے ہاتھ آ سکتا ہے ۔ بہرحال یہ میری اپنی سوچ ہے ۔ اس سے مزید بھی کوئی مفید کام لیا جا سکتا ہے "...... ڈاکٹر احسن نے کہا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ڈاکٹر احسن نے جو کچھ بتایا تھا یہ واقعی انتہائی اہم تھا اور یہ واقعی انتہائی اہم ترین دفاعی آلہ بن سکتا تھا۔

" لیکن ڈاکٹر صاحب ۔ اس آلے یا فارمولے میں کسی کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ ایسے فارمولے پر کام کر رہے ہیں "...... خاور نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے بھی اس پوائنٹ پر سوچا ہے اور میرے خیال کے مطابق ایسا اس لئے ہوا ہے کہ میں نے پچھلے دنوں ایک بین الاقوامی رسالے کے ایک آدمی کو جو مجھ سے انٹرویو لینے آیا تھا اس بارے میں تفصیل بتائی تھی لیکن میں نے اسے اس بات کو اوپن نہ کرنے کے لئے کہا تھا کیونکہ ابھی یہ ایجاد ابتدائی سٹیج پر تھی ۔ اس آدمی نے اس میں کافی دلچسپی لی اور کافی دیر تک باتیں کرتا رہا۔ پھر وہ چلا گیا اور اب یہ حملہ ہو گیا۔ اس نے یقیناً اس سلسلے میں کسی سے بات کی ہو گی "۔ ڈاکٹر احسن نے کہا۔

" کون تھا وہ اور کس ملک سے اس کا تعلق تھا "...... چوہان نے پوچھا۔

" انٹرنیشنل میگزین کا مقامی ایجنٹ تھا۔ اس کا نام لارسن تھا اور

اس نے مجھے اپنا کارڈ بھی دیا تھا۔ اگر تم کہو تو میں اسے تلاش کر کے لے آتا ہوں "...... ڈاکٹر احسن نے کہا اور پھر ان دونوں کے اثبات میں سر ہلانے پر ڈاکٹر احسن اٹھ کر چلے گئے۔

" یہ تو پلاننگ ہے اور باقاعدہ منصوبے کے تحت فارمولا اور آلہ چوری کیا گیا ہے اور یقیناً یہ کام عام بدمعاش اور مجرموں کا نہیں ہو سکتا "...... چوہان نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ کسی تنظیم کا کام ہے یہ "...... خاور نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا کام تربیت یافتہ لوگ ہی کر سکتے ہیں "...... چوہان نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر احسن واپس آئے اور انہوں نے ایک کارڈ خاور کے ہاتھ میں دے دیا ۔ خاور نے کارڈ دیکھا اور پھر جیب میں ڈال لیا۔

" پولیس نے کیا انکوائری کی ہے "...... خاور نے پوچھا۔

" پولیس نے کیا انکوائری کرنی ہے ۔ وہ اسے عام سی واردات سمجھ رہے ہیں اور انہوں نے مقامی کھوجیوں کو بلایا اور ان کھوجیوں نے رپورٹ دی ہے کہ دو آدمی حویلی میں داخل ہوئے ہیں اور یہ دونوں واردات کر کے واپس گئے ہیں اور ان کے پیروں کے نشانات سڑک پر پہنچ کر غائب ہو گئے ہیں اور بس "...... ڈاکٹر احسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے پختہ سڑک پر پیروں کے نشانات کیسے نظر آ سکتے ہیں

لیکن پولیس نے چوکیداروں سے تو معلوم کیا ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں ۔ وہاں ایک آدمی نے بتایا ہے کہ دو آدمی جو کہ مقامی تھے اور انہوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے وہاں سے سیاہ رنگ کی کار میں سوار ہو کر گئے ہیں اور بس "...... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

"کار کے بارے میں کوئی تفصیل "...... چوہان نے کہا۔

" نہیں ۔ چوکیدار ٹائپ آدمی ان پڑھ ہوتے ہیں "...... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

" کون سا تھانہ اس بارے میں تفتیش کر رہا ہے "...... خاور نے پوچھا۔

" تھانہ گلشن آباد کیونکہ یہ علاقہ جہاں میری حویلی ہے گلشن آباد تھانہ یہاں سے قریب ہی ہے اور وہاں کا ایس ایچ او بھی مجھے جانتا ہے اس کا بھائی دارالحکومت میں میرے ایک بیٹے کے ملنے والوں میں سے ہے ۔ کسی آفس میں کام کرتا ہے ۔ وہ جب یہاں آیا تو مجھ سے ملنے خصوصی طور پر آیا تھا "...... ڈاکٹر احسن نے کہا۔

" او کے ڈاکٹر صاحب ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ہم اب اس سلسلے میں باقاعدہ کام کریں گے ۔ البتہ ہماری ایک درخواست ہے "...... خاور نے کہا۔

" وہ کیا "...... ڈاکٹر احسن نے چونک کر پوچھا۔

" جب تک اس واردات کے بارے میں صورت حال سامنے نہ آئے آپ یہاں نہ رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ فارمولا چوری کیا ہے وہ آپ کو بھی اغوا کرا لیں یا آپ کو ہلاک کر دیں ۔ دونوں میں سے کوئی بھی کام ہو سکتا ہے "...... خاور نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔ نجانے کون لوگ تھے ۔ بہرحال میں ویسے چند روز دارالحکومت میں رہوں گا لیکن میں وہاں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا ۔ یہ میری طبیعت کے خلاف ہے ۔ مجھے دوبارہ اس آئیڈیئے پر کام کرنا ہو گا "...... ڈاکٹر احسن نے کہا تو خاور اور چوہان نے ڈاکٹر صاحب سے اجازت لی ۔ گو ڈاکٹر احسن نے انہیں کھانے پر روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن خاور اور چوہان نے مناسب نہ سمجھا کہ وہاں رکیں اس لئے وہ باوجود اصرار کے نہ رکے اور کار لے کر حویلی سے باہر آ گئے ۔

" چوہان ۔ تھانے چلو ۔ ہمیں اس ایس ایچ او سے ملنا ہو گا "۔ خاور نے کہا۔

" کیوں "...... چوہان نے چونک کر کہا۔

" میں اس کے ذریعے اس چوکیدار سے ملنا چاہتا ہوں جس نے کار دیکھی تھی "...... خاور نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ تھانے پہنچ گئے ۔ وہاں ایس ایچ او تو کیا سوائے ایک محرر کے اور کوئی موجود نہ تھا ۔ پھر اس محرر سے انہیں اس آدمی کے بارے میں معلوم ہو گیا تو تھانے سے نکل کر وہ

اس کے گھر پہنچ گئے۔ اس آدمی کا نام عارف تھا اور وہ کسی سینما میں ملازم تھا اور آخری شو ختم ہونے کے بعد وہ بہت رات گئے گھر واپس آیا تھا۔ اس کے گھر سے معلوم ہوا کہ وہ ابھی سینما گیا ہے۔ اس سینما کا نام معلوم کر کے وہ دونوں وہاں پہنچ گئے تو عارف انہیں وہاں مل گیا۔ چوہان اور خاور نے اس سے اپنے طور پر پوچھ گچھ کی تو پہلے تو وہ بے حد پریشان سا ہو گیا لیکن پھر اس نے بتایا کہ وہ دونوں مقامی افراد تھے۔ البتہ ایک آدمی کو وہ پہچانتا ہے لیکن اسے یاد نہیں آ رہا کہ وہ کون ہے جس پر چوہان نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ڈال دیا۔

" تمہارا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا "...... چوہان نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ میں بے حد غریب آدمی ہوں۔ وہ تو شوکا کا ساتھی ہے۔ وہ تو مجھے میرے خاندان سمیت ہلاک کر دے گا"۔ عارف نے ڈرتے ڈرتے شوکا کا نام لیا تو وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ شوکا کے بارے میں انہیں شمس الدین بھی بتا چکا تھا۔

" تم بے فکر رہو۔ وعدہ کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا "۔ چوہان نے کہا۔

" تو جناب۔ ان میں سے ایک کو میں پہچانتا ہوں۔ وہ اکثر سینما پر آتا جاتا رہتا ہے۔ اس کا نام ہاشم ہے لیکن سب اسے ہاشو کہتے ہیں۔ وہ شوکا کے ہوٹل میں اٹھتا بیٹھتا ہے اور بڑا بدمعاش ہے۔ سینما کی

وجہ سے مجھے اس کے بارے میں معلوم ہے "...... عارف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اسے دیکھا تھا۔ کیا اس نے بھی تمہیں دیکھا تھا"۔ چوہان نے پوچھا۔

" اوہ نہیں جناب۔ میں رات کو دیر سے گھر جا رہا تھا کہ اس چوک پر میں نے سیاہ رنگ کی کار اندھیرے میں سڑک کے کنارے کھڑی دیکھی تو میں چونک پڑا کیونکہ کار بے حد مشکوک انداز میں کھڑی تھی۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ یہ کار یہاں کیوں کھڑی ہے کہ میں نے دور سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں تو میں ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ پھر میں نے دو آدمیوں کو جنہوں نے سیاہ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے حویلی کی طرف سے بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ دوسرا سائیڈ سیٹ پر اور پھر انہوں نے کار آگے بڑھا دی تو ساتھ ہی آگے بجلی کا کھمبا تھا۔ اس کی روشنی جب کار پر پڑی تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہاشو کو میں پہچان گیا۔ دوسرا آدمی کوئی اجنبی لگتا تھا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی واردات کر کے آئے ہوں گے اور پھر میں نے دل میں تہیہ کر لیا کہ کسی کو کچھ نہ بتاؤں اور ساتھ ہی گلی میں میرا گھر ہے۔ میں گھر جا کر سو گیا۔ دوسرے روز صبح ہی مجھے اطلاع مل گئی کہ ڈاکٹر صاحب کے گھ واردات ہوئی ہے اور ان کا ایک ملازم ہلاک ہو گیا ہے۔ چونکہ معاملہ

ایک آدمی کی ہلاکت کا تھا اس لئے میں بالکل خاموش نہ رہ سکا ۔ میں نے ایس ایچ او صاحب کو ازخود یہ بتایا کہ میں نے دو آدمی سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھ کر جاتے ہوئے دیکھے ہیں ۔ اس سے زیادہ میں نے انہیں بھی کچھ نہیں بتایا کیونکہ مجھے اپنی اور اپنے بچوں کی جان بھی عزیز تھی "....... عارف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ اب تم سب کچھ بھول جاؤ "....... چوہان نے کہا اور پھر وہ دونوں کار میں سوار ہو کر سینما سے باہر آ گئے ۔

" اب کیا پروگرام ہے "....... خاور نے کہا۔

" ہم نے اس ہاشو کو کور کرنا ہے اور اسے اغوا کر کے دارالحکومت لے جاتے ہیں ۔ اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا "....... چوہان نے کہا۔

" دارالحکومت لے جانے کی کیا ضرورت ہے ۔ یہیں کہیں کسی ویران جگہ پر اس سے پوچھ گچھ کر لیتے ہیں "....... خاور نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پہلے اسے چیک تو کر لیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہر چیز سے انکار کر دینا ہے اور انکار سننا ہماری عادت نہیں "....... چوہان نے کہا۔

" تم بے فکر رہو ۔ میں انہیں ڈیل کر لوں گا ۔ ہم دارالحکومت کے شوبرا سینڈیکیٹ کے آدمی ہیں اور ہم نے یہاں ہاگر میں ایک بڑی واردات کرنی ہے "....... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے ۔ ویسے بھی یہ تمہارا کیس ہے "....... چوہان نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیس تو واقعی بنتا جا رہا ہے لیکن آگے معلوم نہیں کہ کیس رہتا ہے یا نہیں "....... خاور نے کہا۔

" دیکھو پہاڑ کی کھدائی سے کیا نکلتا ہے ۔ مرا ہوا چوہا یا کوئی خزانہ فی الحال کھدائی تو کریں "....... چوہان نے کہا اور پھر دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں شہر کے تقریباً وسط میں واقع شوکا ہوٹل پہنچ گئے ۔ یہ دو منزلہ ہوٹل تھا جس میں آنے جانے والے شکل و صورت سے ہی جرائم پیشہ دکھائی دے رہے تھے ۔ وہ دونوں کار ایک سائیڈ پر روک کر نیچے اترے اور ہوٹل کے اندر پہنچ گئے ۔ ہال تقریباً بھرا ہوا تھا اور وہاں منشیات کا دھواں اور سستی شراب کی بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی ۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو آدمی موجود تھے ۔ دونوں ہی اپنی شکل و صورت اور انداز سے غنڈے دکھائی دے رہے تھے ۔ ان میں سے ایک تو ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا سٹول پر بیٹھا ویسے ہی ہال کو دیکھ رہا تھا اور جب خاور اور چوہان دونوں ہال میں داخل ہوئے تو اس کی نظریں ان دونوں پر ہی جمی رہیں ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور جب وہ دونوں ایک نظر ہال پر ڈال کر کاؤنٹر کی طرف بڑھے تو وہ سٹول سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تمہارا کیا نام ہے مسٹر "....... خاور نے کاؤنٹر کے قریب جا کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" میرا نام رستم ہے ۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو " ۔ رستم نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

" ہمارا تعلق دارالحکومت کے شوبرا سینڈیکیٹ سے ہے ۔ ہم نے یہاں شوکا سے ملنا ہے ۔ اسے ایک بڑا کام دینا ہے "...... خاور نے کہا۔

" کیا تمہارا پہلے سے رابطہ ہے "...... رستم نے کہا۔

" نہیں ۔ ہم اس سے ملنے کے لئے تو دارالحکومت سے آئے ہیں "...... خاور نے جواب دیا۔

" باس تو ہوٹل میں نہیں ہے ۔ وہ تو کسی کام سے دارالحکومت گیا ہوا ہے "...... رستم نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ پھر تو ہمارا آنا بے کار ثابت ہوا۔ ٹھیک ہے ۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے "...... خاور نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"یہاں میرا ایک دوست کام کرتا ہے ۔ اکثر اس سے دارالحکومت میں ملاقات ہو جاتی ہے ۔ اس کا نام ہاشو ہے ۔ کیا وہ یہاں موجود ہے چلو اس سے ہی مل لیتے ہیں "...... چوہان نے کہا۔

" ہاشو ۔ ہاں وہ موجود ہے ۔ ٹھہرو میں اسے بلاتا ہوں "...... رستم نے کہا اور ایک طرف کھڑے غنڈے کو اس نے اشارے سے بلایا۔

" ہاشو کو بلاؤ ۔ یہ صاحب اس سے ملنا چاہتے ہیں ۔ دارالحکومت سے آئے ہیں "...... رستم نے کہا۔

" اچھا ۔ اس آدمی نے کہا اور مڑ کر ایک سائیڈ راہداری میں داخل

ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" ہاشو راہداری میں ہوتا ہے "...... چوہان نے کہا۔

" نہیں ۔ نیچے تہہ خانہ ہے ۔ وہ وہاں ہوتا ہے "...... رستم نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ پھر ہم وہیں اس سے مل لیتے ہیں "...... چوہان نے کہا۔

" نہیں ۔ وہاں اجنبی افراد نہیں جا سکتے ۔ ہاں اگر ہاشو چاہے تو تمہیں وہاں لے جا سکتا ہے ۔ وہ وہاں کا انچارج ہے "...... رستم نے کہا تو خاور اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی جو ہاشو کو بلانے گیا تھا اکیلا واپس آگیا۔

" سر ۔ وہ ہاشو کہہ رہا ہے کہ اس کے دوستوں کو ہال میں بھجوا دو ۔ وہ فارغ نہیں ہے "...... اس آدمی نے رستم سے کہا۔

" اوہ اچھا "...... رستم نے کہا اور پھر اس نے دراز کھولی اور اس میں سے دو سرخ رنگ کے کارڈ نکالے اور ان پر ہاشو کا نام لکھ کر اس نے کارڈ خاور اور چوہان کی طرف بڑھا دیئے ۔

" یہ لو اور جا کر مل لو ہاشو سے اور چاہو تو جوا بھی کھیل لینا ۔ اونچا داؤ لگتا ہے یہاں "...... رستم نے کہا۔

" اچھی بات ہے "...... خاور نے کہا اور کارڈ لے کر وہ دونوں اس راہداری کی طرف مڑ گئے ۔ چوہان اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے سامنے ایک مشین گن بردار موجود تھا۔ اس نے کارڈ دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔ یہ دونوں اندر داخل ہو گئے تو

یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں جوئے کی بڑی بڑی چار میزیں لگی ہوئی تھیں۔ ایک طرف جوئے کی دو مشینیں بھی موجود تھیں اور وہاں واقعی انتہائی زور شور سے جوا کھیلا جا رہا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے خاصے مندمل شدہ نشانات موجود تھے۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ سفاک اور خطرناک آدمی ہے۔ چوہان اور خاور دونوں اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

" یہ کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا ہوا ہاشو لگتا ہے "...... خاور نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" تمہارا نام ہاشو ہے "...... خاور نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا۔

" ہاں۔ تم کون ہو "...... اس نے چونک کر کہا۔

" ہم دارالحکومت سے آئے ہیں۔ ہمارا تعلق شوبرا سینڈیکیٹ سے ہے۔ ہم ملنے تو شوکا سے آئے تھے لیکن شوکا کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ اس کے بعد تمہارا نام بتایا گیا کہ تم شوکا کے بعد یہاں کے ذمہ دار آدمی ہو۔ کیا تم کچھ وقت علیحدگی میں ہمیں دے سکتے ہو۔ دس لاکھ روپے کا کام ہے۔ بڑا کام "۔ خاور نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ایک منٹ "...... ہاشو نے دس لاکھ کا سنتے ہی

مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ماکو "...... اس نے ایک طرف کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں "...... اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں کاؤنٹر پر ٹھہرو اور خیال رکھنا کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ میں ان سے چند باتیں کر لوں "...... ہاشو نے کہا۔

" اچھا۔ بے فکر ہو کر جاؤ۔ یہاں کوئی گڑبڑ کیسے ہو سکتی ہے "۔ ماکو نے کہا۔

" آؤ جی "...... ہاشو نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک طرف بنے ہوئے کمرے میں آ گیا تو خاور اور چوہان یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

" یہ کمرہ تو ساؤنڈ پروف ہے "...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں۔ باس شوکا کا یہ خاص کمرہ ہے۔ یہاں وہ خاص لوگوں سے ملتا ہے "...... ہاشو نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے "...... خاور نے جواب دیا۔ جبکہ چوہان خاموش رہا تھا۔

" ہاں بتاؤ۔ کیا بات ہے۔ دس لاکھ روپے کا کیا کام ہے اور یہ سن لو کہ رقم تمہیں پیشگی دینا ہو گی "...... ہاشو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" فکر مت کرو ۔ پیشگی مل جائے گی ۔یہاں ایک پرانی حویلی میں ڈاکٹر احسن رہتا ہے ۔ اسے ہلاک کرنا ہے "....... خاور نے کہا تو ہاشو بے اختیار اچھل پڑا۔

" ہلاک کرنا ہے ۔ اوہ کیوں ۔ کیا مطلب ۔ وہ تو "....... ہاشو نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم جو کچھ کہنا چاہتے تھے ہمیں معلوم ہے ۔ پچھلے دنوں اس کا ایک ملازم ہلاک ہو گیا ہے اور اس کا ایک فارمولا اور ایک سائنسی آلہ بھی چوری کیا گیا ہے لیکن اب ہم نے اسے ہلاک کرانا ہے اور دس لاکھ روپے نقد ادا کرنے ہیں لیکن اس سے جس نے اس پہلی کارروائی میں حصہ لیا ہے کیونکہ اس نے کارروائی بڑی صاف ستھری کی ہے ۔ وہ آدمی بے حد سمجھ دار، ہوشیار اور تیز ہے "....... خاور نے کہا تو ہاشو کے چہرے پر یکلخت چمک ابھر آئی ۔

" وہ کارروائی میں نے کی تھی ۔ نکالو دس لاکھ روپے ۔ آج رات وہ ہلاک ہو جائے گا ۔ یہ میری کارگزاری ہے "....... ہاشو نے کہا۔

" لیکن ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ یہ کام دو آدمیوں نے کیا ہے جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ تم اکیلے تھے "....... خاور نے کہا۔

" دوسرا آدمی تو دارالحکومت سے آیا تھا ۔ وہ تو بس ساتھ رہا تھا۔ اصل کام تو میں نے کیا تھا "....... ہاشو نے کہا۔

" وہ کون تھا ۔ کہاں سے آیا تھا اور اس کی تفصیل کیا ہے "۔ خاور نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیوں ۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو "....... ہاشو نے چونک کر کہا۔ اس بار اس کے چہرے پر شک کی پرچھائیاں ابھری تھیں ۔

" تم بتاؤ تو سہی "....... خاور نے کہا۔

" نہیں ۔ پہلے رقم دو ۔ پھر آگے بات ہو گی "....... ہاشو نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے "....... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا ۔ دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

" کک ۔ کک ۔ کیا مطلب "....... ہاشو نے مشین پسٹل دیکھتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا ۔ خاور کے زوردار تھپڑ سے کمرہ گونج اٹھا تھا ۔ نیچے گرتے ہی ہاشو نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن خاور کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب کھا کر اس کے جسم نے یکے بعد دیگرے دو جھٹکے کھائے اور سیدھا ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا ۔ خاور نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا۔

" یہاں رسی تو نہیں ہے اس کی جیکٹ اس کی پشت پر نیچے کر دیتے ہیں "....... چوہان نے کہا۔

" ہاں "....... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چوہان نے آگے بڑھ کر اس کی جیکٹ اس کی پشت کی طرف نیچے کر دی اور خاور نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد اس

کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو خاور نے ہاتھ ہٹا لئے۔

" تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ چوہان ۔ اس پر شاید تشدد کرنا پڑے گا "...... خاور نے کہا۔

" اس کی ایک آنکھ نکال دو ۔ پھر یہ سیدھا ہو جائے گا " ۔ چوہان نے اس کرسی کے عقب میں جاتے ہوئے کہا جس پر ہاشو بیٹھا ہوا تھا اور چند لمحوں بعد ہی ہاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" سنو ۔ تم ایک چھوٹی مچھلی ہو ۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں ہلاک کر دیں اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سب کچھ بتا دو۔ ورنہ " ۔ خاور نے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا کر دباتے ہوئے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے نہیں معلوم "...... ہاشو نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں صرف پانچ تک گنوں گا پھر ٹریگر دبا دوں گا "...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی گننا شروع کر دی۔

" مم ۔ مم ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے "...... تین تک خاور کے پہنچتے ہی ہاشو نے چیختے ہوئے کہا۔

" بولتے جاؤ ورنہ گنتی جاری رہے گی "...... خاور نے کہا۔

" وہ ۔ وہ دارالحکومت کے راکس کلب کے مینجر اور مالک راکس کا

آدمی تھا۔ اس کا نام مارٹی تھا۔ راکس نے باس شوکا سے فون پر بات کی تو باس شوکا نے یہ کام میرے ذمے لگا دیا۔ پھر مارٹی آ گیا۔ ہم دونوں حویلی میں گئے تو وہاں ایک ہی ملازم تھا۔ اسے ہم نے سوتے میں گردن توڑ کر ہلاک کر دیا اور پھر مارٹی ڈاکٹر احسن کے کمرے میں گیا۔ وہاں سے اس نے ایک ٹرانسسٹر اٹھایا اور ایک فائل اور پھر ہم واپس آ گئے ۔ مارٹی کی کار باہر موجود تھی ۔ ہم کار میں بیٹھ گئے ۔ مارٹی نے مجھے ہوٹل کے سامنے اتارا اور پھر وہ کار لے کر واپس دارالحکومت چلا گیا ۔ مجھے باس شوکا نے دس ہزار روپے دیئے تھے " ۔ ہاشو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس مارٹی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ "...... خاور نے کہا تو ہاشو نے حلیہ بتا دیا۔

" کار کا نمبر اور ماڈل وغیرہ "...... خاور نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ نہ میں نے دیکھا۔ ویسے کار نئی لگتی تھی " ۔ ہاشو نے جواب دیا۔

" تو اب بتاؤ کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا تم خاموش رہو گے " ۔ خاور نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم ۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا ۔ ویسے بھی میں نے باس شوکا کو بتا دیا تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا ۔ وہ ان معاملات میں بے حد سخت ہے "...... ہاشو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اٹھو اور باہر چلو "...... خاور نے پیچھے ہٹ کر

مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو ہاشو اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے عقب میں موجود چوہان نے اس کی جیکٹ اوپر کر دی ۔

" شکریہ "...... ہاشو نے کہا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم نے زبان کھولی تو تم دوسرے لمحے قبر میں اتر جاؤ گے "...... خاور نے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا "...... ہاشو نے کہا اور پھر وہ دونوں ہاشو کے ساتھ باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" میں نے جان بوجھ کر اسے ہلاک نہیں کیا ورنہ ہمارے بارے میں انکوائری شروع ہو جاتی "...... خاور نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے ۔ اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے ۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ ہاشو اپنی زبان نہیں کھولے گا کیونکہ وہ خود قتل کی واردات کا مجرم ہے لیکن اگر اس نے زبان کھول بھی دی تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا "...... چوہان نے کہا۔

" وہ راکس کلب فون کر کے انہیں ہوشیار نہ کر دے ۔ بس اور کوئی بات نہیں "...... خاور نے کہا۔

" نہیں ۔ اس میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ براہ راست راکس کو فون کر سکے "...... چوہان نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سائنسی رسالہ تھا اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا ۔ چونکہ ان دنوں نہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام تھا اور نہ ہی فورسٹارز کے پاس اس لئے عمران کا سارا زور مطالعے پر ہی تھا۔ پچھلے دنوں وہ چونکہ کافی عرصے تک ملک سے باہر ایک مشن کے سلسلے میں رہا تھا اس لئے پوری دنیا سے آنے والے رسالوں کی کافی تعداد جمع ہو گئی تھی جو اس نے نہ پڑھے تھے ۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" یس ۔ علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "...... عمران نے ایک ہاتھ سے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بدستور رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔

" سلطان بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" جی فرمائیے "...... عمران نے بدستور رسالے پر نظریں جمائے ہوئے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" انتہائی خوفناک واردات ہوئی ہے عمران بیٹے۔ فوجیوں کی کثیر تعداد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ڈیڑھ سو فوجی کمانڈوز کی بیک وقت ہلاکت نے پوری حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے "...... سر سلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ڈیڑھ سو فوجی کمانڈوز کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے۔ کب "...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسالہ میز پر رکھ دیا۔

" تم میرے پاس آجاؤ فوراً۔ جلدی کرو۔ معاملات انتہائی پریشان کن ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ ڈیڑھ سو فوجی کمانڈوز کو بیک وقت ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے "...... عمران نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس خبر نے واقعی اس کے ذہن کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ آخر ڈیڑھ سو فوجی اور وہ بھی کمانڈوز بیک وقت کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے

سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سر سلطان اپنے آفس میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ ان کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ ہم نے اس جگہ پہنچنا ہے جہاں یہ واردات ہوئی ہے۔ تفصیل راستے میں بتاؤں گا "۔ سر سلطان نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر میں سوار شمالی پہاڑی علاقوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" ہوا کیا ہے۔ آپ کچھ بتائیں تو سہی "...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" شمالی علاقے میں ایک پہاڑی ہے جسے توشی پوسٹ کہا جاتا ہے یہاں ڈیڑھ سو کمانڈوز پر مبنی ایک یونٹ موجود تھا۔ رات کو گروپ نارمل تھا لیکن صبح اس پورے کیمپ میں سے کوئی نہ اٹھا تو نیچے ایک اور پوسٹ ہے جس کا نام کرم پوسٹ ہے۔ وہاں سے چند کمانڈوز اوپر بھیجے گئے تو پہلی بار یہ انکشاف ہوا کہ کیمپ میں موجود ڈیڑھ سو کمانڈوز اپنے اپنے بستروں میں ہلاک ہوئے پڑے ہیں۔ ان سب کے سینوں میں گولیاں ماری گئی ہیں اور یہ سب اس طرح پڑے تھے جیسے معمولی سی مزاحمت بھی نہ کی گئی ہو۔ ان کا ساز و سامان بھی موجود تھا لیکن سب ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کا کمانڈر اعظم بھی اپنے خیمے کے بستر پر ہلاک ہوا پڑا تھا۔ یہ خبر جب جی ایچ کیو تک پہنچی تو ایک زلزلہ سا آگیا۔ پھر حکومت کو اطلاع دی گئی لیکن باوجود

کوشش کے نہ ایسا کرنے والوں کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا اور نہ ہی اس کی وجہ ۔ صدر مملکت نے فوری ہنگامی میٹنگ کال کی اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شاہ کو حکم دیا کہ وہ فوری طور پر اس واردات کی تحقیقات کر کے رپورٹ دیں اور مجھے انہوں نے کہا کہ میں اس سلسلے میں چیف ایکسٹو سے بات کروں ۔ مجھے معلوم تھا کہ تم وہاں جانا چاہو گے اور میں خود بھی اس ہولناک واردات کی جگہ کو دیکھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ ہم اکٹھے ہی وہاں جائیں"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ توشی پوسٹ کافرستان سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کافی فاصلے پر ہے ۔ مجھے پوری طرح تو معلوم نہیں ہے لیکن بہرحال فاصلہ کافی ہے اور اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ کافرستان والوں نے یہاں حملہ کر کے انہیں ہلاک کیا ہے تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ اس معاملے کو سب سے پہلے چیک کیا گیا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر ایک چوکی کے قریب ایک کھلی جگہ پر اتر گیا۔ وہاں بے شمار کمانڈوز سٹائل خیمے لگے ہوئے تھے اور کئی فوجی اور دوسرے ہیلی کاپٹرز بھی وہاں موجود تھے اور وہاں بے شمار فوجی اور اور غیر فوجی افسران بھی موجود تھے ۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر سر سلطان اور عمران آگے بڑھے تو سر سلطان کا وہاں باقاعدہ استقبال کیا گیا۔ ملٹری انٹیلی جنس

کے چیف کرنل شاہ بھی وہاں موجود تھے ۔ عمران خاموشی سے خیموں کے اندر داخل ہو گیا۔ ابھی تک لاشیں ہٹائی نہیں گئی تھیں۔ پہاڑوں پر خاصی سردی پڑتی تھی اس لئے لاشوں کے خراب ہونے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ عمران نے تمام خیموں کو بغور چیک کیا ۔ وہاں موجود لاشوں کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ ان لوگوں کو گہری نیند کے دوران ہلاک کیا گیا ہے لیکن اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ کسی ایک آدمی کے چہرے پر بھی موت کی تکلیف کے تاثرات نہیں تھے اور نہ ہی ان کے جسم ٹیڑھے میڑھے ہوئے تھے ۔ اس کے ذہن میں طویل عرصہ پہلے کا ایک کیس جسے اس نے خاموش چیخوں کا نام دیا تھا، آ گیا جس میں کافرستانی سائنس دان نے آواز کی انتہائی طاقتور لہروں سے سینکڑوں افراد کو ہلاک کر دیا تھا لیکن ان لوگوں کے کانوں اور ناک سے خون نکلا تھا اور وہ ان لہروں کی شدت کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے جبکہ یہاں موجود لاشوں کے چہروں پر کوئی تاثرات نظر نہ آ رہے تھے اور انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ عمران غور سے لاشوں کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر وہ واپس آ گیا۔

"ان میں سے کسی کا پوسٹ مارٹم ہوا ہے"...... عمران نے کرنل شاہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ ابھی تک تو نہیں ہوا لیکن پوسٹ مارٹم رپورٹ میں تو ظاہر ہے یہی کچھ آئے گا کہ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... کرنل شاہ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ گہری نیند سوتے رہے ہیں اور مرنے کے باوجود ان کی نیند نہیں ٹوٹی حالانکہ طبعی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ایک تو یہ کمانڈوز تھے، انتہائی چوکنا اور ہوشیار لوگ۔ دوسری بات یہ کہ گولی لگنے کے بعد لازماً ان کی نیند ختم ہو جاتی اور پھر پھڑکنے اور اٹھنے کی کوشش کرتے لیکن ان میں ایسے آثار بھی نہیں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کو کھانے میں کوئی انتہائی تیز نشہ آور دوا استعمال کرائی گئی ہے جس کے بعد انہیں ہلاک کیا گیا یا پھر پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی اور پھر انہیں ہلاک کیا گیا۔ میں نے ان دونوں باتوں پر انکوائری کا حکم دیا ہے"....... کرنل شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی صورت میں بھی ان کے معدوں میں موجود مواد کے اجزاء کا کیمیائی تجزیہ ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

"سب ہو جائے گا"....... کرنل شاہ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرسلطان کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر واپس دارالحکومت کے لئے روانہ ہو گیا۔

"انتہائی ہولناک اور عجیب واردات ہے"....... سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ دیکھیں کیا نتائج نکلتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ کوئی خاص

تجربہ کیا گیا ہے ورنہ ایسی وارداتیں ناممکن ہیں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سرسلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کوئی سائنسی تجربہ کیا گیا ہے جیسے طویل عرصہ پہلے وہ آواز کی لہروں والا تجربہ کیا گیا تھا"....... سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن اس کی علامات مختلف تھیں۔ یہاں باقاعدہ ان کے سامنے آکر سوتے ہوئے ہلاک کیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سرسلطان ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ دارالحکومت پہنچ کر عمران نے سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ سے اپنی کار لی اور دانش منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ دانش منزل پہنچ کر وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"انتہائی ہولناک واردات ہوئی ہے"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا"....... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی ہولناک واردات ہے۔

آپ وہاں گئے تھے ۔ وہاں کوئی کلیو ملا ۔ آخر انہیں ہلاک کرنے والے کسی نہ کسی ذریعے سے تو وہاں پہنچے ہی ہوں گے "....... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں نے ساری چیکنگ کی ہے ۔ پہلے میرا خیال تھا کہ یہ کارروائی کافرستان کی طرف سے ہوئی ہے لیکن کافرستان کی سرحد وہاں سے تقریباً سات میل کے فاصلے پر ہے اور راستے میں ہماری کئی کمانڈوز پوسٹس ہیں اس لئے وہاں سے ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غدار ہم میں سے ہی ہیں ۔ اس کا پتہ بہرحال ملٹری انٹیلی جنس لگائے گی ۔ ہمارا وہاں کام نہیں ہے "۔ عمران نے کہا۔

" لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی تعداد میں کمانڈوز معمولی سی مزاحمت بھی نہ کر سکیں اور سوتے ہوئے ہلاک کر دیئے جائیں "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی اور اسی بات پر میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ گھمبیر اور سنجیدہ ہے جتنا ہم سمجھ رہے ہیں "....... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" ناٹران بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی ۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

" پاکیشیا کے شمالی پہاڑی علاقے میں ایک ہولناک لیکن عجیب واردات ہوئی ہے ۔ یہاں کی توشی پوسٹ پر ڈیڑھ سو فوجی کمانڈوز کو ان کے خیموں میں سوتے ہوئے دل میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاشیں اس انداز میں پائی گئی ہیں جیسے وہ ہلاکت کے وقت گہری نیند یا بے ہوشی میں رہے ہوں لیکن ان کے چہروں پر گیس سے بے ہوش ہونے یا کسی دوا کی وجہ سے بے ہوش ہونے کے قطعاً کسی قسم کے آثار نہیں پائے گئے ۔ گو کافرستان کی سرحد اور توشی پوسٹ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے اس لئے بظاہر تو ممکن نہیں ہے کہ یہ ورادات کافرستان کی طرف سے کی گئی ہو لیکن اس کے باوجود تم اس معاملے میں معلومات حاصل کرو "....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اب اور کیا کیا جا سکتا ہے "....... چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی ۔

" عمران بول رہا ہوں ۔ سر سلطان سے بات کراؤ "....... عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں سر سلطان صاحب۔ آپ ہلاک ہونے والوں کی پوسٹ مارٹم رپورٹ اور ان کے معدوں اور دیگر اعضاء کے کیمیائی تجزیہ کی رپورٹ حاصل کر کے مجھے فوری ارسال کریں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں"....... سر سلطان نے کہا۔

"یہ تمام رپورٹس سلیمان کو فلیٹ پر بھجوا دیں"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں لائبریری میں اس پورے علاقے کو مزید چیک کرتا ہوں۔ تم سلیمان کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ سر سلطان کی طرف سے رپورٹ ملنے پر اسے فوراً دانش منزل پہنچا دے"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لائبریری کے لئے مخصوص تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد جب بلیک زیرو نے اسے رپورٹ آنے کی اطلاع دی تو وہ اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آگیا۔ اس نے رپورٹ کا لفافہ کھولا اور اس میں سے رپورٹ نکال کر پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے رپورٹ واپس میز پر رکھ دی۔

"سب کچھ نارمل تھا۔ نہ کسی بے ہوش کرنے والی گیس کے اثرات پائے گئے ہیں اور نہ ہی کسی بے ہوش کر دینے والی دوا کے معدے میں اثرات موجود ہیں۔ مرنے والے ہر لحاظ سے صحت مند اور نارمل تھے۔ البتہ گولیاں مارنے والے انتہائی منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ افراد تھے کیونکہ تمام گولیاں عین دل کے اندر ماری گئی ہیں اور اسلحہ کے ماہر کی رپورٹ کے مطابق یہ فائرنگ مشین پسٹل سے کی گئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ رپورٹ تو نارمل اور صاف آئی ہے"۔ بلیک زیرو نے رپورٹ پڑھنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب بہرحال یہ معلوم کرنا پڑے گا اور اس کے لئے مجھے دوبارہ وہاں جانا ہوگا۔ اس وقت تو وہاں سب موجود تھے اس لئے زیادہ چیکنگ نہیں ہو سکی"....... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو۔ عمران وہاں پہنچ رہا ہے۔ تم تینوں نے فوری طور پر شمالی علاقے کی ایک پہاڑی پر پہنچنا ہے۔ وہاں پاکیشیائی ڈیڑھ سو کمانڈوز کو رات کو سوتے ہوئے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہاں اس واردات کی چیکنگ کر کے کلیو حاصل کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں جولیا کے فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔ تم ایئر کمانڈر کو کہہ دو کہ وہ ہمارے لئے ایک ہیلی کاپٹر تیار رکھے ۔ ہم ملٹری ایئر پورٹ پر پہنچ جائیں گے "....... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

" ٹھیک ہے "....... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دارالحکومت کا راکس کلب دو منزلہ عمارت پر مشتمل تھا اور دارالحکومت کے بدنام کلبوں میں سے ایک کلب سمجھا جاتا تھا۔ اس کا مالک راکس معروف غنڈہ اور بدمعاش ہونے کے ساتھ ساتھ منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ میں بھی ملوث تھا لیکن چونکہ سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں یہ جرائم نہیں آتے تھے اس لئے سیکرٹ سروس نے کبھی ادھر کا رخ نہیں کیا تھا لیکن اس وقت خاور اور چوہان کار ایک سائیڈ پر روک کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ وہ ہاگر سے دارالحکومت پہنچ کر سیدھے ادھر ہی آئے تھے ۔ البتہ راستے میں ان دونوں نے ماسک میک اپ کر لئے تھے اس لئے گو وہ تھے تو مقامی لیکن ان کے چہرے بدلے ہوئے تھے ۔ آگے خاور تھا جبکہ چوہان اس کے پیچھے تھا۔ کلب میں داخل ہو کر وہ دونوں کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے ۔ کاؤنٹر پر تین افراد موجود تھے جن میں سے دو ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھے جبکہ ایک ویسے ہی سینے

پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ تینوں افراد شکل وصورت سے ہی عام سے غنڈے اور بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔

" راکس سے کہو کہ ملٹن کلب کا شیر کا ماسٹر اور فلپس آئے ہیں۔ ہم نے راکس سے ایک بڑے دھندے کی بات کرنی ہے "...... خاور نے کاؤنٹر پر کھڑے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

" کیا باس تمہاری آمد کے بارے میں جانتا ہے "...... اس نے ہاتھ کھولتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں۔ لیکن وہ ملٹن کلب کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہو گا "...... خاور نے کہا تو اس آدمی نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

" کاؤنٹر سے ماگی بول رہا ہوں باس۔ کاشیر کے ملٹن کلب سے دو آدمی آئے ہیں اور وہ آپ سے کسی بڑے دھندے کی بات کرنا چاہتے ہیں "...... ماگی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... ماگی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے آدمی کو اشارے سے بلایا۔

" انہیں باس کے آفس لے جاؤ "...... ماگی نے اس آدمی سے کہا۔

" جی آیئے "...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ خاور اور چوہان اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس کے انداز

میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے جس میں ایک بڑی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر درشتگی اور خشونت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آؤ۔ میرا نام راکس ہے "...... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

" میرا نام ماسٹر ہے اور یہ میرا ساتھی ہے فلپس "...... خاور نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

" بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے "...... راکس نے کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات کچھ اور بڑھ گئے تھے۔

" تمہارا آدمی مارٹی کہاں ہے "...... خاور نے کہا تو راکس چونک پڑا۔

" کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو "...... راکس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ خاور کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راکس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... راکس نے رسیور اٹھاتے ہی انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کام درست طور پر ہو گیا ہے ناں "...... راکس نے سرد لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" مارٹی نے ہاگر میں ایک واردات کی ہے۔وہاں کے ایک مقامی آدمی کے ساتھ مل کر۔اس واردات سے ہمارے باس کو بھی دلچسپی ہے اس لئے ہم پوچھ رہے ہیں "...... خاور نے کہا۔

" کیسی واردات۔کیا کہہ رہے ہو "...... راکس نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مارٹی نے وہاں کے ایک مقامی آدمی سے مل کر ڈاکٹر احسن کی حویلی میں داخل ہو کر ان کے ملازم کو ہلاک کیا اور پھر وہاں سے ایک سائنسی فارمولے کی فائل اور ایک سائنسی آلہ اڑایا ہے اور اس فارمولے میں ہمارا باس بھی دلچسپی لے رہا ہے اس لئے ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ فارمولا کہاں ہے "...... خاور نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہارا تعلق کس سرکاری ایجنسی سے ہے "...... راکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ملٹن کلب کا شیر اگر سرکاری ایجنسی ہے تو ہمارا تعلق بھی سرکاری ایجنسی سے ہے "...... خاور نے جواب دیا۔

" مارٹی دو روز سے چھٹی پر ہے۔اس کا بھائی بیمار تھا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے گھر کا ایڈریس بتا دیتا ہوں۔وہاں سے معلوم کر لو "...... راکس نے کہا۔

" چھٹی پر تو ہو گا لیکن ظاہر ہے وہ تمہارے لئے کام کرتا ہے اور یہ فارمولا اور آلہ بھی لا کر اس نے تمہیں دیا ہو گا۔تم بولو کتنی رقم میں

سودا کرتے ہو "...... خاور نے کہا تو راکس ایک بار پھر چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سوری۔مجھے کسی فارمولے کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اس لئے تم جا سکتے ہو "...... راکس نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور وہاں موجود دو مشین گن بردار قدم بڑھاتے ہوئے آگے بڑھے۔

" چلو اٹھو اور باہر جاؤ "...... ان میں سے ایک مشین گن بردار نے کہا تو خاور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے اٹھتے ہی چوہان بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔اگر کہو تو ہم تمہیں پچاس لاکھ روپے نقد دے سکتے ہیں۔ہمارے پاس ہیں "...... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح جیب میں ہاتھ ڈال دیا جیسے نوٹ نکالنا چاہتا ہو۔

" جب مجھے کسی فارمولے کا علم ہی نہیں ہے تو میں رقم کو کیا کروں گا۔تم جاؤ۔اب میں نے اہم کام کرنے ہیں "...... راکس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے خاور کا ہاتھ باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور دونوں مشین گن بردار چیختے ہوئے نیچے گرے۔

" کیا۔کیا مطلب "...... راکس ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوا

ہی تھا کہ سامنے کھڑے چوہان کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے میں راکس چیختا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے قالین پر گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن خاور کی لات پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ چیخ مار کر دوبارہ گر گیا۔ اسی لمحے چوہان نے لات گھمائی اور اس بار اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا راکس کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ خاور نے جھک کر اسے اٹھایا اور صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا۔ چوہان تیزی سے مڑ کر کرسی کے عقب میں آیا اور پھر خاور اور چوہان دونوں نے مل کر اس کا کوٹ اس کی پشت کی طرف سے نیچے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی خاور آگے بڑھا اور اس نے آفس کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے وہ سب کام انتہائی اطمینان اور سکون سے کر رہے تھے۔ خاور نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور ایک ہاتھ سے اس نے راکس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد راکس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ چند لمحوں بعد راکس کو ہوش آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرسی کے عقب میں موجود چوہان نے دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر رکھ کر اسے اٹھنے سے باز رکھا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یہ بتا دو کہ فارمولا اور آلہ کہاں ہے

ورنہ ایک لمحے میں تمہاری آنکھ غائب ہو جائے گی "....... خاور نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ ہٹ جاؤ ۔ مجھے کچھ نہیں معلوم "....... راکس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ خاور نے ایک لمحہ ہچکچائے بغیر خنجر سے اس کی بائیں آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا اور راکس نے دائیں بائیں سر مارنا شروع کر دیا لیکن خاور نے اس کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ لیا۔

" اب بولو ورنہ ایک لمحے میں دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا ۔ بولو "....... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ ۔ فارمولا اور آلہ دونوں کافرستان پہنچ چکے ہیں ۔ اس وقت جو فون آیا تھا وہ اسی کیس کے متعلق تھا۔ درشن سنگھ کا فون تھا ۔ وہ کافرستان کی سرحد کے اندر سے کال کر رہا تھا "....... راکس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" درشن سنگھ کون ہے ۔ بولو "....... خاور نے کہا۔

" وہ ۔ وہ کافرستان انٹیلی جنس کا خاص آدمی ہے ۔ وہی مارٹی بن کر ہاگر گیا تھا۔ مشن اس کا تھا۔ مجھے تو اس نے ایک لاکھ روپے دیئے تھے اور میں نے ہاگر میں شوکا کو کہہ دیا کہ وہ اس کی مدد کرے "۔ راکس نے کہا۔

" درشن سنگھ کا حلیہ بتاؤ "....... خاور نے کہا۔

" وہ میک اپ میں رہتا ہے ۔ اصل چہرے کا کسی کو نہیں معلوم "۔ راکس نے جواب دیا۔

" اس کا رابطہ کافرستان میں کس سے ہے "....... خاور نے پوچھا۔

" سوجاش کلب سے ۔ بس میں اتنا ہی جانتا ہوں ۔یہاں وہ مارٹی کے نام سے آتا رہتا ہے "....... راکس نے جواب دیا تو خاور نے خنجر اس کے سینے میں اتار دیا اور راکس نے چیخ ماری اور بری طرح تڑپنے لگا ۔ خاور نے خنجر واپس کھینچا اور تڑپتے ہوئے راکس کے لباس سے صاف کر کے اس نے خنجر واپس جیب میں ڈال لیا۔ راکس کا جسم اب جھٹکے کھا رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی راکس ساکت ہو گیا۔

" آؤ چلیں ۔ اب چیف کو رپورٹ دینا ہو گی "....... خاور نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

توشی پوسٹ پر عمران، جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے ۔ وہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچے تھے ۔یہاں خیمے تو ویسے ہی موجود تھے البتہ تمام لاشیں وہاں سے ہٹا لی گئی تھیں ۔ ملٹری انٹیلی جنس کا میجر اسلم اپنے چند ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا ہوا تھا۔ چونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے عمران کے پوچھنے پر اس نے جو کچھ یہاں چیک کیا تھا اس کی تفصیل بتا دی لیکن اس کی تمام باتوں سے یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے بھی یہاں اس ہولناک واردات کا کوئی کلیو نہیں مل سکا۔

" یہاں سے قریب ترین پوسٹ کرم پوسٹ ہے ۔ تم نے وہاں سے معلومات حاصل کی ہیں "....... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن وہاں سے بھی کوئی کلیو نہیں مل سکا "....... میجر اسلم نے جواب دیا جبکہ اس دوران عمران کے ساتھی خیموں کے اندر اور

باہر چیکنگ کرتے اور گھومتے پھرتے رہے۔

"اوکے۔اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ پراسرار واردات ہے جس کا کوئی کلیو موجود نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔لگتا تو ایسا ہی ہے"....... میجر اسلم نے کہا اور پھر وہ عمران سے اجازت لے کر اپنے ساتھیوں سمیت ملٹری انٹیلی جنس کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر واپس چلا گیا تو عمران خیموں کی طرف بڑھ گیا۔اس نے ایک ایک خیمے کا بغور جائزہ لیا۔خیموں سے باہر کا علاقہ بھی چیک کیا لیکن کہیں بھی کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ اچانک صفدر ایک طرف سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف آتا دکھائی دیا تو عمران چونک کر رک گیا۔

"کیا ہوا۔کوئی خاص بات"....... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔یہ کارڈ دیکھیں۔یہ آخری خیمے کے باہر ایک پتھر کے نیچے دبا ہوا پڑا تھا"....... صفدر نے ہاتھ میں موجود سرخ رنگ کا ایک کارڈ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے چونک کر وہ کارڈ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔کارڈ گہرے سرخ رنگ کا تھا۔اس کے درمیان میں کالے رنگ کا دائرہ تھا جس کے اندر اٹھارہ کا ہندسہ تھا اور نیچے پی ایکس کے حروف تھے۔

"پی ایکس۔یہ کیا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف موجود فوجی کرنل کی طرف بڑھ گیا۔

یہ فوجی کرنل پاکیشیائی تھا اور یہ اپنے ساتھیوں سمیت خصوصی ڈیوٹی پر تھا۔

"کرنل افتخار یہ کارڈ دیکھیں۔کیا آپ اس بارے میں کچھ جانتے ہیں"....... عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ کرنل افتخار کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔یہ کارڈ تو کرم پوسٹ پر تعینات کمانڈوز دستے کا ہے۔پی ایکس ان کا خصوصی کوڈ ہے"....... کرنل افتخار نے چونک کر کہا۔

"یہ اٹھارہ نمبر کس کا ہوتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہ کسی کمانڈو کا ہی کوڈ ہو گا۔اگر آپ کہیں تو میں ان کے کمانڈر میجر شہاب سے ٹرانسمیٹر پر معلوم کروں"....... کرنل افتخار نے کہا۔

"ہاں۔لیکن انہیں بتا دیں کہ اٹھارہ نمبر جس کا بھی ہو اس تک اس کی اطلاع نہ پہنچے"....... عمران نے کہا تو کرنل افتخار نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنے ایک کیپٹن کو ٹرانسمیٹر لانے کا کہہ دیا۔چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر لا کر اسے دے دیا گیا۔اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"کرنل افتخار فرام توشی پوسٹ کالنگ۔اوور"....... کرنل افتخار نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔میجر شہاب اٹنڈنگ یو فرام کرم پوسٹ۔اوور"۔چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میجر صاحب ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی جناب علی عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اس سانحہ کی انکوائری کے لئے موجود ہیں ۔ علی عمران صاحب آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ آپ برائے مہربانی ان سے مکمل تعاون کریں ۔ اوور "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" جی میں کیوں تعاون نہیں کروں گا ۔ بالکل کروں گا جناب ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل افتخار نے ٹرانسمیٹر علی عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو میجر شہاب ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ۔ اوور " ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی فرمائیے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" آپ اپنے پورشن میں اکیلے ہیں یا آپ کے ماتحت بھی آپ کے ساتھ ہیں ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" جی میں اکیلا ہوں ۔ کیوں ۔ اوور "....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" اس لئے کہ میں جو کچھ آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ آپ تک ہی محدود رہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" جی میں سمجھ گیا ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کی کمپنی کا کوڈ پی ایکس ہے ۔ اوور "....... عمران نے پوچھا ۔

" یس سر ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کا کوڈ نمبر کیا ہے ۔ اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" میرا کوڈ نمبر ایک سو ایک ہے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ کوڈ نمبر کس لحاظ سے الاٹ کئے جاتے ہیں ۔ کیا سینارٹی کے لحاظ سے یا سروس کے لحاظ سے یا ناموں کے حروف تہجی کے لحاظ سے اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" سنیارٹی کے لحاظ سے جناب ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اس کا مطلب ہے کہ کوڈ نمبر گیارہ کوئی بہت بڑے رینک کا آفیسر ہو گا ۔ اوور "....... عمران نے جان بوجھ کر غلط نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ گیارہ نمبر کمپنی کے لیفٹیننٹ یا کرنل کا ہو گا ۔ اوور " ۔ میجر شہاب نے کہا۔

" کوڈ نمبر اٹھارہ کس کا ہو گا ۔ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں ۔ اوور " ۔ عمران نے کہا۔

" اٹھارہ ۔ یہ ہیڈ کوارٹر کے کسی آفیسر کا ہو گا لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کا مطلب ہے کمپنی کا رابطہ ہیڈ کوارٹر کے ساتھ رہتا ہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ مسلسل رہتا ہے ۔ اوور "....... میجر شہاب نے جواب

دیا۔

" ٹرانسمیٹر کے ذریعے یا کوئی اور ذریعہ ہے ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" جی ۔ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ۔ اوور"....... میجر شہاب نے جواب دیا۔

" فریکونسی بتائیں ۔ اوور "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر میجر شہاب کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ توشی پوسٹ سے نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کالنگ پی ایکس ہیڈ کوارٹر ۔ اوور"۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔آپ کے بارے میں مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ آپ توشی پوسٹ پر اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہیں۔ فرمائیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیڈ کوارٹر انچارج کون ہیں ۔اوور "....... عمران نے کہا۔

" جنرل یوسف ہیں ۔اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان کا کوڈ نمبر کیا ہے ۔اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" پی ایکس ون جناب ۔اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پی ایکس اٹھارہ کون ہے ۔اوور "....... عمران نے کہا۔

" کوڈ نمبر اٹھارہ ۔ مجھے ریکارڈ چیک کرنا پڑے گا ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" چیک کریں ۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گا ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" عمران صاحب ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے خوفناک سانحہ میں کوئی مقامی فوجی ملوث ہو "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کام فرشتوں نے کیا ہو گا "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل افتخار ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ٹرانسمیٹر کال کی۔

" ریکارڈ چیک کیا آپ نے ۔اوور "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ریکارڈ کے مطابق کوڈ نمبر اٹھارہ کرنل قاسم کا ہے لیکن وہ گزشتہ ایک ماہ سے میڈیکل چھٹی پر ہیں ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کہاں ہیں وہ ۔اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" وہ دارالحکومت ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں ۔ان کا کمرہ نمبر بارہ ہے جناب ۔ وہ کسی پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں ۔اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کا وہاں رابطہ ہے ۔اوور "....... عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ فون پر رابطہ کیا جا سکتا ہے ۔ اوور "....... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

" آپ فون پر رابطہ کر کے ان سے معلوم کریں کہ ان کا کوڈ کارڈ یہاں توشی پوسٹ سے ایک خیمے کے باہر پڑا ہوا ملا ہے ۔ وہ یہاں کیسے پہنچا ہے ۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" کرنل قاسم کا کارڈ ۔ یہ کیسے ممکن ہے سر ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اسی ناممکن کو ممکن بنانے کے چکر میں تو آپ سے بات ہو رہی ہے ۔ آپ معلوم کریں ۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ آپ کو کال کروں گا ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس کا تو سیدھا اور صاف مطلب ہے کہ کرنل قاسم کا کارڈ چوری کیا گیا ہے "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" کیوں ۔ کیا کرم پوسٹ پر کارڈ کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے "۔ عمران نے کہا۔

" جی نہیں ۔ پوسٹ پر تو نہیں ہوتی لیکن ہیڈ کوارٹر سے خصوصی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچا جاتا ہے اور وہاں بغیر کوڈ کارڈ کے کوئی بھی سوار نہیں ہو سکتا "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" اور کرنل قاسم کو تو ہیڈ کوارٹر والے جانتے ہوں گے "۔ عمران نے کہا۔

" یس سر ۔ لازماً جانتے ہوں گے "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ جو آدمی اس کرنل قاسم کے کارڈ سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا اس نے کرنل قاسم کا میک اپ کیا ہوا ہو گا اور یہ بھی سب جانتے ہوں گے کہ کرنل قاسم ہسپتال میں ہے اور جب وہ یہاں توشی پوسٹ پر پہنچا ہو گا تو یہاں بھی اسے جانتے ہوں گے ۔ ویسے بھی وہ انچارج میجر شہاب سے کہیں زیادہ سینئر آفیسر ہے "۔ عمران نے کہا تو کرنل افتخار کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں ۔

" اوہ ۔ واقعی جناب آپ درست کہہ رہے ہیں "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" معاملات بے حد پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر کمپنی ہیڈ کوارٹر کو کال کیا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ کرنل قاسم کی طرف سے ۔ اوور "۔ عمران نے رابطہ ہونے کے بعد کہا۔

" سر ۔ کرنل قاسم سے بات ہوئی ہے ۔ ان کا کارڈ یہاں ہیڈ کوارٹر میں ان کے سامان میں رہ گیا ہے اور ان کے کہنے پر میں نے ان کا سامان چیک کرایا ہے اور کارڈ ان کی خصوصی کٹ بیگ میں موجود ہے ۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ کارڈ آپ اپنے پاس رکھیں ۔ میں آپ سے حاصل کر لوں گا ۔ اوور اینڈ آل "....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس کرنل افتخار کی طرف بڑھا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ کارڈ جعلی ہے "....... کرنل افتخار نے کہا۔

" ہاں ۔ لگتا تو ایسا ہی ہے ۔ بہرحال اب اس کی چیکنگ ہو گی "....... عمران نے کہا اور کرنل افتخار کے خیمے سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی ویسے ہی باہر رہے تھے ۔

" کیا ہوا عمران صاحب ۔ کیا کوئی بات سامنے آئی ہے "۔ صفدر نے کہا۔

" یہ کوڈ کرنل قاسم کا ہے اور کرنل قاسم ایک ماہ سے دارالحکومت کے ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہے اور اس کا کارڈ اس کے ہیڈ کوارٹر میں اس کے بیگ میں موجود ہے"....... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا مطلب ۔ کیا یہ کارڈ جعلی ہے "....... صفدر نے کہا۔

" یہ تو چیکنگ پر ہی معلوم ہو گا لیکن اصل بات سوچنے کی یہ ہے کہ اس کارڈ سے مجرم کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ ہمیں اب کرم پوسٹ جانا ہو گا "....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کرم پوسٹ پہنچ گئے ۔ یہ توشی پوسٹ سے چھوٹی پوسٹ تھی اور یہاں صرف پچاس کے قریب کمانڈوز موجود تھے جو مختلف مشقوں میں مصروف تھے ۔

" تم سب یہاں کا باریک بینی سے جائزہ لو ۔ جن لوگوں نے

کمانڈوز کو ہلاک کیا ہے وہ لامحالہ یہیں سے اوپر گئے ہیں ۔ میں میجر شہاب سے بات کر لوں "....... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ پر موجود خیمے سے ایک نوجوان میجر باہر آیا ۔ اسے شاید ہیلی کاپٹر کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے "....... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو میجر شہاب بے اختیار اچھل پڑا۔

" ڈی ایس سی (آکسن) کیا مطلب ۔ کیا آپ سائنس دان ہیں حالانکہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں "....... میجر شہاب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا قانون کی کسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کسی ڈی ایس سی کو اپنا نمائندہ خصوصی مقرر نہیں کر سکتا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر شہاب کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

" اوہ نہیں ۔ میرا مطلب تھا ۔ بہرحال چھوڑیں ۔ آئیے ادھر خیمے میں آجائیے "....... میجر شہاب بات کرتے کرتے بات کا رخ بدل گیا اور اس کے ساتھ ہی کاندھے اچکا کر اس نے عمران کو خیمے میں آنے کی دعوت دی ۔

" ضرور چلیں ۔ میں بھی آپ سے ہی ملنے آیا ہوں "....... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں خیمے میں داخل ہو کر اندر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے ۔یہاں مشروبات تو نہیں ہیں البتہ دودھ یا چائے مل سکتی ہے "....... میجر شہاب نے کہا۔

"نہیں شکریہ ۔ ہم ڈیوٹی پر ہیں اور ڈیوٹی کے دوران ہم کچھ نہیں کھاتے پیتے ۔آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ کرنل قاسم کو جانتے ہیں ۔ آپ کی کمپنی پی ایکس کے کرنل قاسم "....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ بہت اچھی طرح ۔ وہ آج کل بیمار ہیں اور ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں۔ کیوں ۔آپ ان کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں "....... میجر شہاب نے کہا۔

"یہ دیکھیں ۔یہ ان کا کوڈ کارڈ ہے "....... عمران نے جیب سے کارڈ نکال کر میجر شہاب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کوڈ کارڈ۔اوہ ۔یہ کیسے آپ کے پاس آگیا۔یہ واقعی کرنل قاسم کا کوڈ کارڈ ہے "....... میجر شہاب نے کارڈ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس کوڈ کارڈ ہے "....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔یہ ہمیں لازماً ساتھ رکھنا پڑتا ہے "....... میجر شہاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی یونیفارم کی ایک جیب سے کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ دونوں ایک جیسے کارڈ ہیں ۔کرنل قاسم ہسپتال میں ہے اور ان کا کارڈ توشی پوسٹ پر پڑا ہوا ملا ہے جبکہ ان کا دوسرا کارڈ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے ۔ یہ سب کیا ہے "....... عمران نے تجزیہ کرنے کے انداز میں کہا۔

"اوہ ۔اوہ جناب ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کرنل قاسم کا کارڈ کہیں گر گیا ہو اور انہوں نے دوسرا کارڈ جاری کروا لیا ہو اور پھر پہلا بھی مل گیا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے "....... میجر شہاب نے کہا۔

"لیکن یہ کارڈ مجرموں کے ہاتھ کیسے لگ گیا "....... عمران نے کہا۔

"مجرموں کے ہاتھ ۔ کیا مطلب "....... میجر شہاب نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جن لوگوں نے ڈیڑھ سو کمانڈوز کے سینوں میں گولیاں ماری ہیں اور انہیں ہلاک کیا ہے انہیں مجرم نہیں کہا جائے گا تو اور کیا کہا جائے گا "....... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ۔ لیکن اس کارڈ سے وہ کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں "۔ میجر شہاب نے کہا۔

"آپ نے صبح چیکنگ کے لئے کسے اوپر بھیجا تھا جنہوں نے اس سانحہ کی خبر دی تھی "....... عمران نے کہا۔

"کیپٹن ایاز اور کمانڈو سلیم کو "....... میجر شہاب نے کہا۔

"انہیں بلوائیں "....... عمران نے کہا تو میجر شہاب اٹھ کر خیمے

سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دو آدمی خیمے کے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے میجر شہاب کو فوجی سیلوٹ کیا۔

"آپ دونوں کے پاس کوڈ کارڈ موجود ہیں"....... عمران نے کہا تو ان دونوں نے میجر شہاب کی طرف اس طرح دیکھا جیسے پوچھ رہے ہوں کہ عمران کے اس سوال کا جواب دیا جائے یا نہیں۔

"ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے جو یہ پوچھیں اس کا درست اور فوری جواب دو"....... میجر شہاب نے کہا۔

"یس سر"....... دونوں نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں ۔ دکھائیں"....... عمران نے کہا تو ان دونوں نے کارڈز نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے ۔ عمران نے کارڈز لے کر انہیں غور سے دیکھا اور پھر انہیں واپس کر دیا۔

"اب آپ یہ بتائیں کہ جب آپ اوپر پہنچے تو وہاں موجود کمانڈوز کو ہلاک ہوئے کتنی دیر ہو چکی تھی۔ آپ کا کیا اندازہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جناب ۔ میرا ذاتی اندازہ ہے کہ انہیں رات کے پچھلے پہر ہلاک کیا گیا ہے ۔ ہم تو خاصی صبح ہو جانے کے بعد وہاں گئے تھے ۔ کم از کم پانچ یا چھ گھنٹے پہلے انہیں ہلاک کیا گیا ہے"....... کیپٹن ایاز نے جواب دیا۔

"کیا وہاں کوئی اسلحہ ، کوئی گولی ، کوئی چیز ایسی آپ کو نظر آئی جو

خلاف معمول ہو"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"....... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کیپٹن ایاز نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ میجر شہاب بھی چونک پڑا۔

"کیا"....... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ جب ہم پہلے خیمے میں داخل ہوئے تو ہم دونوں چیخ پڑے اور میں نے خیمے سے باہر کسی کے دوڑنے کی واضح آواز سنی تھی لیکن اس وقت تو ہمیں ہوش نہ رہا تھا اور ہم دوسرے خیمے چیک کرنے لگ گئے لیکن اب آپ کی بات پر مجھے یاد آگیا ہے کہ کوئی آدمی باہر دوڑا تھا"....... کیپٹن ایاز نے کہا۔

"کیا اس کے دوڑنے کی آواز سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ نیچے کی طرف دوڑا تھا یا اوپر کی طرف جا رہا تھا"....... عمران نے کہا تو کیپٹن ایاز کے ساتھ ساتھ میجر شہاب بھی چونک پڑا۔

"جی وہ نیچے کی طرف دوڑ رہا تھا"....... کیپٹن ایاز نے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ خیمے سے باہر آگیا۔ باقی ساتھی بھی باہر آگئے تھے ۔

"آپ میرے ساتھ اوپر توشی پوسٹ پر چلیں گے اور مجھے بتائیں گے کہ آپ پہلے کس خیمے میں داخل ہوئے تھے اور کس طرف سے آپ نے دوڑنے کی آواز سنی تھی"....... عمران نے کہا۔

"یس سر"....... کیپٹن ایاز نے کہا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں اور کیپٹن ایاز سمیت دوبارہ واپس توشی پوسٹ پر پہنچ گیا۔

" یہ ہے وہ خیمہ جناب جہاں ہم پہلے داخل ہوئے "....... کیپٹن ایاز نے ایک خیمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اور دوڑنے کی آواز آپ کے اندازے کے مطابق کہاں سے پیدا ہوئی تھی "....... عمران نے کہا۔

" اوپر چٹان کے قریب "....... کیپٹن ایاز نے کہا۔

" مجھے کارڈ بھی وہیں سے ملا تھا عمران صاحب ۔ ایک پتھر کے نیچے آدھا دبا ہوا تھا"....... صفدر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر غور سے دیکھا۔ وہاں سے واقعی ڈھلوان جا رہی تھی۔ عمران غور سے اسے دیکھتا رہا اور پھر نیچے اترنے لگا ۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھے ۔ کافی نیچے جانے کے بعد عمران اچانک رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ جھکا اور اس نے ایک پتھر کے ساتھ پڑی ہوئی ایک نیم پلیٹ اٹھا لی۔ یہ نیم پلیٹ ہر فوجی کی یونیفارم کی سائیڈ کی جیب کے اوپر کلپ کی مدد سے لگی ہوتی ہے اور اس پر اس کا نام لکھا ہوتا ہے ۔ عمران نے وہ نیم پلیٹ اٹھائی تو اس پر منصور لکھا ہوا تھا اور پلیٹ کا مخصوص کلر بتا رہا تھا کہ یہ کسی کیپٹن کی نیم پلیٹ ہے جو گر گئی۔ عمران نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر واپس اوپر آ گیا۔

" کیپٹن ایاز صاحب ۔ آئیں واپس چلیں "....... عمران نے کہا اور پھر وہ سب واپس کرم پوسٹ پہنچ گئے ۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ جا سکتے ہیں "....... عمران نے کیپٹن ایاز سے

کہا اور پھر وہ دوبارہ میجر شہاب کے خیمے میں پہنچ گیا۔

" کیا کچھ معلوم ہوا عمران صاحب "....... میجر شہاب نے کہا۔

" بے گناہوں کا خون چھپ نہیں سکتا میجر صاحب ۔ شرط صرف کوشش اور جدوجہد کی ہوتی ہے ۔ بہرحال آپ بتائیں کہ یہاں جو آفیسرز موجود ہیں کیا ان کی تفصیل آپ کے پاس ہوتی ہے "۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ مگر "....... میجر شہاب نے چونک کر کہا۔

"یہاں کتنے کیپٹن ہیں "....... عمران نے کہا۔

"آٹھ "....... میجر شہاب نے کہا۔

" آپ ان آٹھوں کو یہاں کال کریں اپنے خیمے میں "....... عمران نے کہا تو میجر شہاب نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر خیمے سے باہر جانے لگا۔

" میرے ساتھیوں کو بھی یہاں کال کر لیں "....... عمران نے کہا تو میجر شہاب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خیمے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر شہاب واپس آیا تو اس کے پیچھے عمران کے ساتھی بھی اندر آ گئے ۔ وہاں چونکہ کافی تعداد میں کرسیاں موجود تھیں اس لئے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد آٹھ کیپٹن ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے میجر شہاب کو فوجی انداز میں سلوٹ کیا اور میجر شہاب نے عمران کی طرف دیکھا ۔ عمران کی تیز نظریں ان آٹھوں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر ان میں سے

ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کے مالک نوجوان کے سینے پر اسے منصور نام کی نیم پلیٹ لگی ہوئی نظر آ گئی۔

" صفدر ۔ میرے ساتھ آؤ "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر تیزی سے اٹھ کر عمران کے پیچھے چل پڑا۔

" آپ میں سے کیپٹن منصور کون ہیں "...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

" میں ہوں "...... ایک نوجوان نے کہا۔

" آپ باقی صاحبان جا سکتے ہیں ۔ ہم نے کیپٹن منصور سے چند باتیں کرنی ہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھ سے صفدر کو مخصوص اشارہ کیا تو صفدر تیزی سے آگے بڑھ کر خیمے کے دروازے کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ باقی سات کیپٹن خاموشی سے واپس چلے گئے جبکہ وہی نوجوان وہاں کھڑا رہا جس کے سینے پر منصور نام کی نیم پلیٹ موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ پریشان ہو گیا ہے۔

" آپ کا نام کیپٹن منصور ہے "...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... کیپٹن منصور نے جواب دیا۔

" صفدر ۔ اس کے ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دو "۔ عمران نے اچانک خیمے کے دروازے کے قریب کھڑے صفدر سے فرانسیسی زبان میں کہا تو صفدر تیزی سے کیپٹن منصور کی طرف

بڑھا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے کیپٹن منصور یکلخت چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گرا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سمٹا لیکن پھر جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔

" یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیا کیا آپ نے "...... میجر شہاب نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" آپ خاموش رہیں ورنہ آپ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو سکتا ہے "...... عمران نے مڑ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو میجر شہاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ اس دوران صفدر نے کیپٹن منصور کو پلٹ کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔ کلپ ہتھکڑی اس کی بیلٹ کے ساتھ چھلے میں موجود تھی۔

" اس کی تلاشی لو "...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر اس کی تلاشی لی لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

" اس کے پاس کچھ نہیں ہے "...... صفدر نے کہا۔

" او کے ۔ اسے ہوش میں لے آؤ "...... عمران نے کہا تو صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کیپٹن منصور کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد کیپٹن

منصور نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" اسے اٹھا کر کھڑا کر دو "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

" تم نے توشی پوسٹ پر ڈیڑھ سو کمانڈوز کو سوتے ہوئے ہلاک کیا ہے کیپٹن منصور۔ تمہارے ساتھ اور کون تھا "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اس نے۔ کیا مطلب۔ اس نے کیسے "...... میجر شہاب نے چونک کر کہا۔

" آپ خاموش رہیں پلیز "...... عمران نے کہا تو میجر شہاب نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

" میں نے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے اور کیوں "...... کیپٹن منصور نے کہا۔

" سنو کیپٹن منصور۔ تمہارے خلاف ایک حتمی ثبوت میری جیب میں موجود ہے ورنہ میں تمہیں جانتا تک نہیں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں اور چیف کے تمام اختیارات میرے پاس ہیں۔ میں چاہوں تو تمہیں بغیر کسی کارروائی کے یہاں گولی مار سکتا ہوں اور چاہوں تو تمہیں وعدہ معاف گواہ بنا کر رہا کرا سکتا ہوں۔ یہ بات تو طے ہے کہ تم نے یہ کارروائی اوپر جا کر کی ہے لیکن تم اکیلے یہ سب کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہارے ساتھ اور کون تھا اور تم نے یہ کارروائی کیوں کی۔ پوری تفصیل بتا دو تو

تمہاری زندگی بچ سکتی ہے ورنہ "...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

" مم۔ مم۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ یہ تم غلط کہہ رہے ہو "۔ کیپٹن منصور نے کہا۔

" تمہارے پاس خنجر تو ہو گا صفدر "...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا جو کیپٹن منصور کے عقب میں موجود تھا۔

" ہاں ہے "...... صفدر نے کہا اور جیب سے خنجر نکال لیا۔

" آخری موقع دے رہا ہوں تمہیں بچ جانے کا۔ بولو۔ ورنہ ایک لمحے میں تمہاری دونوں آنکھیں باہر ہوں گی اور اتنی بات تو تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ اندھے آدمی کی کیا زندگی ہوتی ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا تم واقعی مجھے بچا سکتے ہو "...... کیپٹن منصور نے یکلخت ممناتے ہوئے لہجے میں کہا تو میجر شہاب جو ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تھا یکلخت چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں۔ وعدہ کہ تمہارا کورٹ مارشل نہیں ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" میں نے اور کیپٹن سراج نے کمانڈوز کو ہلاک کیا ہے "۔ کیپٹن منصور نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی "...... میجر شہاب نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے کہا کہ آپ خاموش رہیں اور دوسری بات یہ کہ آپ کے خلاف بھی کورٹ مارشل ہو سکتا ہے ۔ سمجھے آپ ۔ آپ کی یہاں موجودگی کے دوران یہ لوگ جا کر اتنی بڑی کارروائی کر کے واپس آ جائیں اور آپ کو علم تک نہ ہوا۔ ایسی غفلت پر آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی ہے "...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب "...... میجر شہاب نے کہا۔

" آپ میرے ساتھیوں کے ساتھ جا کر اس کیپٹن سراج کو یہاں لے آئیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل اور جولیا کو میجر شہاب کے ساتھ جانے کے لئے کہا۔ میجر شہاب زہریلی نظروں سے کیپٹن منصور کو دیکھتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور کیپٹن منصور نے سر جھکا لیا۔

" سنو ۔ سب کچھ صاف صاف بتا دو تاکہ تمہیں بچایا جا سکے "۔ عمران نے کہا۔

" میرا اور کیپٹن سراج دونوں کا تعلق کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے ۔ ہم دونوں ان کے مخبر ہیں اور یہاں سے خفیہ اطلاعات وہاں پہنچاتے رہتے ہیں اور ہمارے پاس خصوصی ٹرانسمیٹر ہیں جو کہ بظاہر عام سی ٹارچیں ہیں ۔ اچانک رات کے پہلے پہر مجھے کاشن ملا تو میں خیموں سے نکل کر قضائے حاجت کرنے کافی دور نکل گیا ۔ دوسری طرف سے کرنل چوپڑا بات کر رہا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ توشی پوسٹ پر موجود تمام کمانڈوز کو بے ہوش کر دیا گیا ہے

اور ہم دونوں اوپر جا کر خاموشی سے انہیں ہلاک کر دیں ۔ میرے حیران ہونے پر اس نے بتایا کہ یہ کارروائی ان کے آدمیوں نے کی ہے ۔ ان کمانڈوز کو رات کھانے میں ایسی دوائی دی گئی ہے جس سے یہ مکمل بے ہوش ہو چکے ہیں ۔ اس نے کہا کہ ہم نے اس انداز میں گولیاں مارنی ہیں کہ گولیاں ٹھیک ان کے دلوں میں اتر جائیں اس نے وعدہ کیا کہ وہ ایک کمانڈو کی موت کے بدلے میں ایک لاکھ دے گا۔ میں نے کیپٹن سراج کو یہ بات بتائی تو وہ بھی تیار ہو گیا۔ پھر پچھلی رات ہم دونوں خاموشی سے اوپر چلے گئے ۔ وہاں واقعی سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا لیکن چونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لئے انہیں ہلاک کرتے کرتے صبح ہو گئی ۔ پھر اوپر آدمی آ گئے تو ہم دونوں واپس نیچے آ گئے ۔ نجانے تم نے کیسے معلوم کر لیا کہ یہ کارروائی ہم نے کی ہے "...... کیپٹن منصور نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تمہاری نیم پلیٹ دوڑ کر واپس آتے ہوئے راستے میں گر گئی تھی "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ میں سمجھا تھا کہ ویسے ہی کہیں گم ہو گئی ہے اس لئے میں نے دوسری لگا لی تھی "...... کیپٹن منصور نے جواب دیا۔ اسی لمحے میجر شہاب واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک نوجوان کیپٹن تھا جس کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھے گئے تھے اور کیپٹن شکیل اور جولیا اس کے پیچھے تھے ۔

"کیا بتایا ہے اس نے "....... میجر شہاب نے منصور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تفصیل یہ کیپٹن سراج بتائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر وہ کیپٹن سراج سے مخاطب ہو گیا۔

"سنو۔ میں نے کیپٹن منصور سے وعدہ کیا ہے کہ اس کے خلاف کورٹ مارشل نہیں ہو گا بشرطیکہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا دے۔ اس نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب یہی آفر تمہیں بھی کر رہا ہوں ورنہ دوسری صورت میں یہ بچ جائے گا اور تمہیں گولی مار دی جائے گی۔ بولو"....... عمران نے کیپٹن سراج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بولوں۔ میں تو سمجھا ہی نہیں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔ کیپٹن سراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

"تم نے اور کیپٹن منصور نے مل کر توشی پوسٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈیڑھ سو کمانڈوز کے سینوں میں گولیاں اتاری ہیں۔ اس کے بارے میں تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"....... کیپٹن سراج نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ مشین پسٹل لو اور اس کی کنپٹی سے لگا کر پانچ تک گنو۔ اگر یہ سچ نہ بولے تو ٹریگر دبا دینا۔ میں بحیثیت نمائندہ خصوصی پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہیں اجازت دے رہا ہوں"۔

عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوکے"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے کیپٹن سراج کی کنپٹی سے لگا دیا۔

"کیا۔ کیا تم مجھے واقعی بچا لو گے"....... اچانک کیپٹن سراج نے کہا۔

"ہاں۔ بشرطیکہ تم سب کچھ سچ بتا دو"....... عمران نے کہا تو کیپٹن سراج نے بھی وہی کچھ بتا دیا جو اس سے پہلے کیپٹن منصور بتا چکا تھا۔ میجر شہاب کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار پیدا ہو گئے تھے۔

"اب یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا کرنل قاسم سے کیا تعلق ہے"۔ عمران نے کہا تو میجر شہاب کے ساتھ ساتھ یہ دونوں کیپٹن بھی چونک پڑے۔

"کک۔ کک۔ کوئی تعلق نہیں"....... اس بار کیپٹن منصور نے اٹک اٹک کر کہا۔

"تم معاہدے کی خلاف ورزی کر رہے ہو جبکہ میرے پاس اس تعلق کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ ہمارا انچارج ہے۔ پورے گروپ کا انچارج"۔ کیپٹن منصور نے کہا۔

"اس کا کوڈ کارڈ کس کام آتا ہے"....... عمران نے کہا تو دونوں کیپٹن بے اختیار چونک پڑے۔

" تم ۔ تم کیا کہہ رہے ہو "...... اس بار کیپٹن سراج نے کہا۔

" اس کا ایک کوڈ کارڈ میری جیب میں ہے اور وہ اس جگہ سے ملا ہے جہاں سے تم بھاگے تھے اور کرنل قاسم خود ایک ماہ سے ہسپتال میں داخل ہے ۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو "۔ عمران نے کہا۔

" وہ ۔ وہ اس کا کورڈ کارڈ ڈبل ہے ۔ ایک وہ اپنی شناخت کے طور پر استعمال کرتا ہے اور وہ ہسپتال میں اس لئے داخل ہے کہ وہاں اس سے کافرستان کے ایجنٹ آسانی سے مل سکتے ہیں ۔ یہ کوڈ کارڈ رقم کی وصولی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ہمارے پاس رہتا ہے لیکن یہ کوڈ کارڈ میری جیب سے گر گیا اور پھر نہ مل سکا"...... کیپٹن سراج نے کہا۔

" اوکے ۔ میجر شہاب آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل ان دونوں کو ہیلی کاپٹر میں بٹھاؤ"...... عمران نے میجر شہاب سے بات کرنے کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا۔

" میں ڈیوٹی چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں عمران صاحب "...... میجر شہاب نے کہا۔

" میں آپ کو یہاں سے دور نہیں لے جا رہا بلکہ ہم اوپر توشی پوسٹ پر کرنل افتخار کے پاس چلیں گے ۔ پھر آپ واپس آ جائیں "۔ عمران نے کہا تو میجر شہاب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر پر واپس توشی پوسٹ پر پہنچ گئے اور وہاں جب

کرنل افتخار کو سب کچھ بتایا گیا تو اس کی حالت دیکھنے والی ہو گئی ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ لوگ تھے ۔ ویری سیڈ "...... کرنل افتخار کی حالت دیکھنے والی تھی ۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ کیپٹن منصور اور کیپٹن سراج دونوں کی گردنیں اپنے ہاتھوں سے دبا دیتے ۔

" آپ ٹرانسمیٹر مجھے دیں "...... عمران نے کہا تو کرنل افتخار نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر منگوا کر عمران کو دے دیا ۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور "...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا ۔

" ایکسٹو ۔ اوور "...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" سر ۔ میں توشی پوسٹ سے بول رہا ہوں ۔ میں نے کارروائی کرنے والے دو مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کا انچارج ملٹری ہسپتال میں کمرہ نمبر بارہ میں کرنل قاسم ہے ۔ آپ فوری طور پر ریڈ الرٹ کروا کر اسے گرفتار کر لیں ورنہ اسے معمولی سی اطلاع بھی مل گئی تو وہ غائب ہو جائے گا ۔ وہ انچارج ہے ۔ اس سے ساری سازش کے بارے میں مکمل طور پر معلوم ہو جائے گا ۔ اوور "...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

" تم ان دونوں کو کہاں لے جاؤ گے ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" میں کرنل شاہ کو کال کر کے انہیں سب کچھ بتا دوں گا ۔ باقی کام وہ خود کریں گے ۔ ابھی انہوں نے اس آدمی کو بھی ٹریس کرنا ہے جس نے ان شہید ہونے والے کمانڈوز کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملائی تھی ۔ ایسی دوا جو کیمیائی تجزیہ میں بھی ظاہر نہیں ہو سکی ۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

" او کے ۔ اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اوز ایک بار پھر اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ ۔ اوور "...... عمران نے اس بار اپنے نام کے ساتھ ڈگریاں بھی دوہراتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ کرنل شاہ اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شاہ کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو یہ سب ہمارے اپنے ہی لوگ ہیں ۔ میں پہنچ رہا ہوں ۔ اوور "...... کرنل شاہ نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے کی کرسی پر ایک سفید بالوں اور انتہائی خشک چہرے والا ایک بوڑھا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں والی عینک تھی ۔ چہرے مہرے سے وہ سائنس دان یا فلاسفر دکھائی دیتا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم اندر داخل ہوئے ۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی بوڑھا میکانکی انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

" تشریف رکھیں "...... نو منتخب وزیراعظم نے کہا اور خود وہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گئے ۔ وزیراعظم کے بیٹھتے ہی وہ بوڑھا بھی بیٹھ گیا۔

" مشن نمبر ایک کی کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر کرشن چند " ۔ وزیراعظم نے بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا تو بوڑھا کرسی سے اٹھنے لگا ۔

" بیٹھے رہیں ۔ آپ کافرستان کے معروف سائنس دان ہیں ۔ میں

آپ کی دل سے قدر کرتا ہوں اس لئے کسی پروٹوکول کی ضرورت نہیں ہے "...... وزیراعظم نے کہا تو ڈاکٹر کرشن چند دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میں اور میرے رفقاء آپ کے بے حد مشکور ہیں جناب وزیراعظم ۔ آپ نہ صرف سائنس دانوں کی اس قدر عزت افزائی فرماتے ہیں بلکہ آپ کافرستان کو دنیا کا طاقتور ترین ملک بنانے کے لئے بھی جدوجہد فرما رہے ہیں ۔ ہم سب آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم سب ہر لحاظ سے آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں گے "۔ ڈاکٹر کرشن چند نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر کرشن چند "...... وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جناب پرائم منسٹر صاحب ۔آپ نے مشن نمبر ایک کے بارے میں پوچھا ہے تو میں عرض کروں کہ مشن نمبر ایک سو فیصد کامیاب رہا ہے "...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا تو وزیراعظم کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" تفصیل بتائیں "...... وزیراعظم نے کہا۔

" جناب ۔ ڈاؤن اپ جو جنوبی ایکریمیا کے ایک ملک گوانا کے ایک سائنس دان کی ایجاد ہے اور جسے وہاں کی ایک پرائیویٹ تنظیم نے تیار کیا ہے اور جس کے بارے میں آپ کو میں نے رپورٹ دی تھی اور جسے آپ نے خریدنے اور اس کا تجربہ کرنے کا حکم ہمیں دیا

تھا۔ اس کی چار رینج پر مبنی آلات تھے جو ہم نے چاروں خرید لئے ۔ ان میں سے سب سے محدود رینج کا ڈاؤن اپ جسے یہاں ڈاؤن اپ نمبر ایک کا نام دیا گیا اس کی رینج بارہ میل ہے، تجربہ مشن نمبر ایک کے تحت کیا گیا اور اس تجربے کے لئے ہم نے اپنے ملک کے جنوبی پہاڑی علاقوں کو منتخب کیا ۔ پھر پاکیشیائی فوج میں موجود ہمارے مخبروں نے اطلاع دی کہ ایک پہاڑی پوسٹ ہے جسے توشی پوسٹ کہا جاتا ہے جو کافرستانی حدود سے تقریباً سات میل کے فاصلے پر ہے وہاں ڈیڑھ سو کمانڈوز موجود ہیں ۔ ہم نے انہیں ٹارگٹ بنانے کا فیصلہ کیا اور پھر ہم نے ڈاؤن اپ کا تجربہ کیا جس کے نتیجے میں توشی پوسٹ پر موجود ڈیڑھ سو پاکیشیائی کمانڈوز اپنے خیموں میں موجود بستروں پر ہی گہری نیند سو گئے ۔ ہم نے اس نیند کو چیک کرنے کے لئے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے ان سب کے دلوں میں گولیاں اتروا دیں اور وہ ڈیڑھ سو صحت مند کمانڈوز رپورٹ کے مطابق گولیاں لگتے ہی ہلاک ہو گئے اور معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے ۔ اس طرح ہمارا مشن نمبر ایک سو فیصد کامیاب رہا "...... ڈاکٹر کرشن چند نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو ۔ لیکن وہاں اس طرح کی ہلاکتوں پر تو ہنگامہ برپا ہو گیا ہو گا "...... وزیراعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں ۔ بہت زیادہ ہنگامہ ہوا ہے ۔ فوجی اور سول تمام اعلیٰ ترین افسران وہاں پہنچے لیکن اصل بات کا کسی کو بھی علم نہ ہو سکا

کیونکہ ڈاؤن اپ کا ٹارگٹ ہونے کا کوئی ثبوت تو وہاں موجود ہی نہ
تھا۔ پھر ان مرنے والوں کی پوسٹ مارٹم رپورٹس تیار کی گئیں لیکن
کوئی بھی اصل بات تک نہ پہنچ سکا۔ البتہ بعد میں ایک اطلاع ملی ہے
کہ ہمارے دو بہترین مخبر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لئے
ہیں اور ان کے سربراہ ایک کرنل کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ یہ دونوں
مخبر اس کلنگ میں ملوث تھے لیکن انہیں بھی یہ علم نہ تھا کہ اصل
تجربہ کیا تھا اس لئے انہوں نے بھی صرف یہ بتایا کہ ان تمام کمانڈوز
کو رات کے کھانے میں کوئی ایسی دوا دی گئی ہے جس سے وہ بے
ہوش ہو گئے اور انہوں نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے انچارج کا
بھی یہی بیان تھا۔ پھر ان تینوں کا کورٹ مارشل ہوا اور انہیں موت
کی سزا دے دی گئی لیکن اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑا اور نہ پڑ
سکتا ہے"...... ڈاکٹر کرشن چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ڈاؤن اپ بہترین آلہ ہے جس کی مدد سے
پاکیشیا کے ایٹمی دفاعی نظام کو آسانی سے سبوتاژ کیا جا سکتا ہے"۔
وزیراعظم نے کہا۔

" یس سر۔ جہاں پاکیشیا کے ایٹمی توانائی مراکز ہیں وہاں سے
کافرستانی سرحد ایک سو اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے لیکن ڈاؤن اپ
فور کی رینج دو سو میل ہے اس لئے ڈاؤن اپ فور کی مدد سے کامیابی
سے ایٹمی توانائی مراکز میں موجود تمام انسانوں کو بہتر گھنٹوں کے
لئے گہری نیند سلایا جا سکتا ہے۔ لیکن سر۔ اصل بات یہ ہے کہ

انہیں سوتے میں ہلاک کیسے کیا جائے اور کون کرے کیونکہ وہاں
کسی اجنبی کا داخلہ ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔

" ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس آلے کو
فل رینج پر آپریٹ کیا جائے اور یہ لوگ بے ہوش ہونے کی بجائے
ہلاک ہو جائیں"...... وزیراعظم نے کہا۔

" نہیں جناب۔ فی الحال ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ پاکیشیا
کے ایک سائنس دان ڈاکٹر احسن ہیں۔ وہ اپنی پرائیویٹ لیبارٹری
میں ڈاؤن اپ ٹائپ کا تجربہ کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک محدود رینج
کا آلہ بھی تیار کر لیا تھا اور وہ اپنے فارمولے کو آپریٹ کرنے اور اس
کی رینج وسیع کرنے میں مصروف تھے کہ ایک سائنسی کانفرنس میں
انہوں نے اپنے اس تجربے کے بارے میں یورپ کے ایک ساتھی
سائنس دان کو بتا دیا جہاں سے بات ہم تک پہنچ گئی اور ہمیں اس
خبر سے انتہائی پریشانی ہوئی کیونکہ اگر پاکیشیائی سائنس دان ایسا آلہ
خود تیار کر لیتے تو پھر کافرستان کے لئے گوانا سے خریدا ہوا آلہ بے کار
ہو جاتا جبکہ اس تنظیم سے جس سے ڈاؤن اپ خریدا گیا ہے باقاعدہ
معاہدہ کیا گیا کہ وہ براعظم ایشیا میں ہمارے علاوہ اور کسی کو یہ آلہ
فروخت نہیں کریں گے۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں سنٹرل انٹیلی
جنس کے ڈائریکٹر جنرل پرتاب سنگھ سے بات کی تو انہوں نے فوری
طور پر اس کیس پر کام شروع کر دیا اور پھر اس سائنس دان کا پتہ چلا
لیا گیا اور اس سے وہ آلہ اور فارمولا حاصل کر کے کافرستان بھجوا دیا

گیا۔ بعد ازاں اس سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ یہ فارمولا اس انداز سے ہمارے پاس پہنچ گیا۔ یہ بھی ڈاؤن اپ فارمولے پر مبنی ہے لیکن یہ اس سے اس لئے مختلف ہے کہ اس سے ذہن جس پر یہ آلہ استعمال کیا جاتا وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے جبکہ ڈاؤن اپ صرف نیند لاتا ہے اور ذہن کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا لیکن اس پاکیشیائی فارمولے کی رینج بے حد کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک سو گز اور اس کو بڑھانے کے لئے کافی طویل ریسرچ کی ضرورت ہے جو شروع کر دی جائے گی"...... ڈاکٹر کرشن چند نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ پاکیشیائی فارمولا تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ تو مائینڈ بلاسٹر ہے کیونکہ اگر اس سے وسیع رینج کا آلہ تیار ہو جائے تو اس سے پاکیشیا کے نہ صرف ایٹمی سائنس دانوں کے ذہن ہمیشہ کے لئے بلاسٹ کئے جا سکتے ہیں بلکہ پاکیشیائی فوج کے اعلیٰ ترین افسران کے ذہن بھی ختم کئے جا سکتے ہیں۔ جس فوج کے اعلیٰ افسران کے ذہن ختم ہو جائیں تو وہ کسی صورت بھی نہیں لڑ سکتے۔ پھر آسانی سے پاکیشیا پر کافرستان قبضہ کر سکتا ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن جس طرح ہم نے مشن نمبر ایک پر تجربہ کیا ہے اسی طرح پاکیشیا کے ایٹمی مرکز پر بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ وہاں کے تمام سائنس دانوں اور ٹیکنیشنز اور دیگر تمام عملے کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے اور پھر جس طرح ہمارے ایجنٹوں نے مشن نمبر ایک میں

کارروائی کر کے ڈیڑھ سو کمانڈوز کو ہلاک کیا ہے اسی طرح انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔

" باقی ہر جگہ تو کارروائی ہو سکتی ہے لیکن ایٹمی مراکز پر نہیں۔ وہاں اس قدر سخت ترین انتظامات ہوتے ہیں کہ وہاں بیرونی آدمی کسی صورت داخل نہیں ہو سکتا ورنہ اب تک پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو ایک ہزار بار تباہ کیا جا چکا ہوتا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ وہاں تجربہ کیا جائے۔ یہ تجربہ ہی انہیں کافی حد تک ذہنی طور پر پریشان کر دے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ حکم دیں تو اس کا تجربہ کر دیا جائے"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔

" ہاں۔ ضرور کیا جائے بلکہ آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کا تجربہ کریں لیکن اصل کام پاکیشیائی فارمولے پر مزید ریسرچ ہے کیونکہ یہ زیادہ کامیاب اور بہتر ہے۔ اس کا کیا کیا ہے آپ نے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

" اس پر ریسرچ کے لئے انسانی ذہن کے ماہرین کی ضرورت ہے۔ میں نے ایک کمیشن بنا دیا ہے جو پورے کافرستان میں ایسے ماہرین کو تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کریں گے اور پھر یہ ماہرین اس پر مزید ریسرچ کریں گے"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ اس پر مزید کام شروع کرا دیں۔ میں جلد از جلد اس کے مثبت نتائج دیکھنا چاہتا ہوں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی سر"....... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔

"آپ ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہیں گے۔اب آپ جا سکتے ہیں"....... پرائم منسٹر نے کہا تو ڈاکٹر کرشن چند اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر مڑ کر وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تو وزیراعظم نے میز پر موجود کئی رنگوں کے فون سیٹس میں سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔رائے پرشاد بول رہا ہوں"....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے رائے پرشاد مشن نمبر ایک کی"....... پرائم منسٹر نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔سر آپ۔سر انتہائی کامیاب رہا ہے یہ مشن۔البتہ آخری اقدامات میں مشن مکمل کرنے والے گرفتار کر لئے گئے اور انہیں موت کی سزا دے دی گئی لیکن اصل معاملے کا علم اب تک کسی کو بھی نہیں ہو سکا"....... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہ گرفتاریاں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کی ہیں۔کیا یہ رپورٹ درست ہے"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔لیکن اصل بات کی تہہ تک وہ بھی نہیں پہنچ سکے اور

یہی ہماری اصل کامیابی ہے"....... رائے پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب میں نے ڈاکٹر کرشن چند کو اجازت دی ہے کہ وہ ڈاؤن اپ فور کا تجربہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر کریں۔تم نے اس سلسلے میں وہاں ہونے والی تمام کارروائی کی رپورٹ مجھے دینی ہے"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"لیکن سر۔وہاں اختتامی ٹچ کیسے کامیاب ہو گا"....... رائے پرشاد نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔بہتر گھنٹوں تک تمام ایٹمی سائنس دانوں اور عملے کی مکمل بے ہوشی ہی ان کو حواس باختہ کرنے کے لئے کافی ہے۔البتہ ایک پاکیشیائی سائنس دان سے ایک ایسا فارمولا ملا ہے جو صرف نیند نہیں لاتا بلکہ ذہن کو بے کار بھی کر دیتا ہے۔اس پر مزید کام ہو گا اور پھر جب وہ وسیع رینج میں تیار ہو جائے گا تو پھر صحیح معنوں میں پاکیشیا کے خلاف کارروائی ہو گی"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے خاص طور پر یہ چیک کرنا ہے کہ پاکیشیائی ایجنسیوں کو اصل بات کا علم ہوتا ہے یا نہیں۔باقی وہ جو کرتے ہیں ہمیں اس سے غرض نہیں ہے"....... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ایسا ہی ہو گا سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب سے میری بات کراؤ"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وزیراعظم نے کہا۔

"جناب صدر صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ میں مہیش چند بول رہا ہوں"...... وزیراعظم نے اپنا نام بتاتے ہوئے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب۔ آپ نے بغیر کسی پیشگی اطلاع کے کال کی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے بھاری لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ ہم نے مشن نمبر ایک میں سو فیصد کامیابی حاصل کر لی ہے اور اب میں نے مشن نمبر فور کی اجازت بھی دے دی ہے۔ آپ کو اس سلسلے میں مبارک باد دینی تھی"...... وزیراعظم نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیا رپورٹ ملی ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو پرائم منسٹر نے پہلے ڈاکٹر کرشن چند سے ہونے والی بات چیت اور پھر سیکرٹ سر ایجنسی کے چیف رائے پرشاد سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس میں کود پڑی ہے حالانکہ یہ مشن خالصتاً فوجی تھا۔ اس میں ملٹری انٹیلی جنس تو حرکت میں آسکتی تھی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کیوں حرکت میں آئی ہے۔ یہ تو انتہائی تشویشناک بات ہے"...... صدر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی پریشانی کو سمجھتا ہوں سر۔ لیکن انہوں نے بھی کمانڈوز کو ہلاک کرنے والوں کو گرفتار کیا ہے۔ اصل معاملے تک تو وہ بھی نہیں پہنچ سکے اور نہ پہنچ سکتے ہیں کیونکہ وہاں نہ کسی ریز کے اثرات پائے گئے ہیں اور نہ ہی کسی گیس کے اس لئے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ نے پاکیشیائی فارمولے کی بات ہے۔ یہ کیا ہے"۔ صدر نے کہا تو پرائم منسٹر نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی کارآمد ہے بلکہ سچ پوچھیں تو اصل فارمولا یہی ہے ورنہ فوج کو صرف بے ہوش کر دینے سے تو کوئی بڑا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اسی لئے تو میں نے ڈاکٹر کرشن چند کو اس پر مزید

" او
...سرچ کرنے کا حکم دے دیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ انہیں کہہ دیں کہ اس میں کسی صورت کوتاہی نہ کریں ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے حصول کے لئے یہاں پہنچ جائے گی"...... صدر نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ انہیں تو اس کا علم تک نہیں ہو سکتا۔ ویسے آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں انہیں خصوصی ہدایات جاری کر دوں گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ اب مشن فور کی رپورٹ بھی آپ مجھے فوری اور تفصیل سے دیں گے۔ خاص طور پر اس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ردعمل ہمارے لئے انتہائی اہم ہو گا"...... صدر نے کہا۔

" یس سر"...... پرائم منسٹر نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو پرائم منسٹر نے بھی رسیور رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ کیا اس بات کا پتہ چلا کہ توشی پوسٹ کے تمام کمانڈوز کیسے بے ہوش ہوئے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کہا تو یہی جا رہا ہے کہ انہیں کوئی ایسی دوا رات کے کھانے میں دی گئی ہے جس کے اثرات تجزیہ میں بھی چیک نہیں ہو سکے لیکن یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی سے بھی اسے ڈسکس کیا ہے۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ ایسی ادویات ہیں تو سہی لیکن وہ ہر آدمی پر علیحدہ علیحدہ اثرات مرتب کرتی ہیں جبکہ اس واردات میں تمام کی صورت حال ایک جیسی ہے"...... عمران نے

کہا۔

" کھانا تیار کرنے والوں کے بارے میں بھی تو تحقیقات کی گئی ہوں گی ۔ کوئی کلیو "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ملٹری انٹیلی جنس نے تفصیلی تحقیقات کی ہیں لیکن کوئی ٹھوس بات سامنے نہیں آ سکی "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" خاور بول رہا ہوں سر "....... دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران سوائے کسی خاص ایمرجنسی کے براہ راست چیف سے کوئی بات نہیں کرتے تھے۔

" یس ۔ کیوں فون کیا ہے "....... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" سوری سر ۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے ۔ ہاگر میں ایک انسانی ذہن پر ریسرچ کے بین الاقوامی شہرت کے حامل ڈاکٹر احسن رہتے ہیں ۔ وہ ایسے فارمولے پر ریسرچ کر رہے تھے جس سے کسی بھی ذہن کو بغیر کسی ریز یا گیس کے سلایا جا سکتا ہے ۔ انہوں نے اس سلسلے میں ایک آلہ بھی ایجاد کیا تھا لیکن اس کی رینج بے حد کم تھی اس لئے وہ اپنے طور پر اپنی آبائی حویلی میں اس فارمولے پر ریسرچ کر

رہے تھے کہ کل رات ان کی حویلی میں دو آدمی داخل ہوئے ۔ وہاں ڈاکٹر صاحب کا صرف ایک ملازم موجود تھا جسے ہلاک کر دیا گیا اور وہ آلہ اور فارمولا چوری کر لیا گیا۔ میرے ڈاکٹر صاحب سے تعلقات تھے میں چوہان کے ساتھ ان سے ملنے گیا تو وہاں یہ واردات سامنے آ گئی ۔ میں نے اپنے طور پر اس پر کام کیا تو وہاں ہاگر کے شوکا ہوٹل کا ایک آدمی اس واردات میں ملوث ثابت ہوا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دارالحکومت کے راکس کلب کا مالک راکس کا آدمی اس کے ساتھ شامل تھا اور اصل آدمی وہی تھا۔ وہ آلہ اور فارمولا لے گیا ہے جس پر ہم وہاں سے راکس کلب پہنچے ۔ ہم نے راکس کو گھیر لیا تو راکس نے بتایا کہ وہ آدمی جس کا نام مارٹی تھا اصل میں کافرستان کا ایجنٹ درشن سنگھ ہے جو مارٹی کے نام سے یہاں آتا رہتا ہے اور یہاں وہ کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے ۔ وہ آلہ اور فارمولے کی فائل لے کر کافرستان جا چکا ہے ۔ اس راکس کو تو ہم نے ہلاک کر دیا اور اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس درشن سنگھ کے پیچھے کافرستان جا کر وہاں سے ڈاکٹر احسن کا فارمولا اور آلہ واپس لے آئیں "....... خاور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر احسن زندہ ہیں "....... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو پھر کافرستان جانے کی کیا ضرورت ہے ۔ ڈاکٹر احسن دوبارہ

اس فارمولے پر کام کر سکتے ہیں "....... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے سر "....... دوسری طرف سے خاور نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" یس ۔ انکوائری پلیز "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" دارالحکومت سے ہاگر کا رابطہ نمبر دیں "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ہاگر کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "....... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یہاں معروف ذہنی ماہر ڈاکٹر احسن صاحب اپنی آبائی حویلی میں رہتے ہیں ۔ ان کا فون نمبر دیں "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر احسن سے بات کرائیں ۔ میں دارالحکومت سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ آپ بھی سائنس دان ہیں شاید ۔ میں پولیس آفیسر بول رہا ہوں ۔ ڈاکٹر احسن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے "....... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں اچھل پڑے۔

" کب "....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ابھی چند گھنٹے پہلے ۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن ملزم کو بھی گولی مار دی گئی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ ٹھیک ہے ۔ شکریہ "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس کارروائی میں کافرستان کی ہی کسی ایجنسی کا ہاتھ تھا۔ پہلے ڈاکٹر احسن موجود نہ تھے اس لئے صرف آلہ اور فارمولا اڑایا گیا اور جب ڈاکٹر احسن آئے تو انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا اور آلہ اور فارمولا انسانی ذہن کو سلا دیتا ہے جبکہ توشی پوسٹ پر ایسی ہی کارروائی کی گئی ہے۔ حیرت ہے ۔ یہ کیا چکر چل گیا ہے "....... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

" عمران صاحب ۔ معاملات واقعی بے حد پیچیدہ ہیں لیکن اگر کسی ذریعے سے ذہن کو سلا دیا جاتا ہے تو اس سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ۔ ایک بات اور دوسری بات یہ کہ توشی پوسٹ پر ہونے والی کارروائی تو کل رات ہوئی تھی جبکہ ڈاکٹر احسن کا آلہ اور فارمولا بھی کل ہی چوری کیا گیا ہے ۔ ظاہر ہے اس آلے کے ذریعے تو یہ توشی

پوسٹ والی کارروائی نہیں کی جا سکتی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ اس لئے بھی کہ خاور کے مطابق اس کی رینج بے حد محدود تھی جبکہ توشی پوسٹ سے کافرستان کی حدود سات آٹھ میل کے فاصلے پر تھی "...... عمران نے کہا۔

" کمانڈوز کو ہلاک بھی کافرستان کی ایجنسیوں نے کیا ہے لیکن اس ساری کارروائی سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا اور یہ کارروائی کس طرح ہوئی ہو گی "...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" خاور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی خاور کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... اس بار دوسری طرف سے خاور کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر احسن کو چند گھنٹے پہلے ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ کل رات شمالی پہاڑی علاقوں پر اس سے ملتی جلتی واردات ہوئی ہے وہاں ڈیڑھ سو کمانڈوز کو رات کو سوتے میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہلاک کرنے والے کافرستانی ایجنٹ تھے ۔ عمران کی رہنمائی میں صفدر، جولیا اور کیپٹن شکیل نے وہاں تحقیقات کی تھیں لیکن یہ معاملہ ابھی تک بے حد الجھا ہوا ہے اس لئے میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہو سکے "۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں خاور سے مل لوں ۔ شاید مجھے ہاگر جانا پڑے ۔ تم نائران کو بریف کر دو کہ وہ وہاں اس خصوصی معاملے کی انکوائری کرے "۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے جو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا تھا اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاور کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اس رہائشی پلازہ جہاں خاور کی رہائش تھی، کی پارکنگ میں عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر واقع خاور کے فلیٹ کے بند دروازے پر موجود تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" کون ہے باہر "...... ڈور فون سے خاور کی آواز سنائی دی۔

" شہنشاہ خاور کے دربار کے باہر کوئی فریادی ہی ہو سکتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔ چونکہ خاور کا مطلب مشرق ہوتا ہے اور سورج بھی مشرق سے طلوع ہوتا ہے اس لئے اصطلاح میں سورج کو بھی شہنشاہ خاور کہا جاتا ہے۔

" اوہ ۔ عمران صاحب آپ "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا تو عمران اندر داخل ہو گیا۔

" آپ اتنی جلدی آ گئے ۔ لگتا ہے آپ چیف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے "....... سلام دعا کے بعد خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اصل میں ٹرانسمیٹر ایجاد کرنے والے کو گردن سے پکڑنا چاہئے جس نے یہ آلہ ایجاد کر کے ہم جیسے آزاد منش لوگوں کی گردن میں پھندہ ڈال دیا ہے ۔ اچھا بھلا ہوٹل شوگوار میں جا رہا تھا کہ تمہارے چیف کی کال آ گئی اور مجھے مجبوراً اپنی کار کا رخ تمہارے پلازہ کی طرف موڑنا پڑ گیا"....... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایسے ہوٹل کا نام لیا تھا جو اس پلازہ سے خاصا قریب تھا تا کہ خاور کا رہا سہا شک بھی ختم ہو جائے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ نے ہمیں تو یکسر بھلا دیا ہے ۔ آپ ہر کیس میں صفدر اور اس کے ساتھیوں کو بیرون ملک لے جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے "....... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سٹار رات کو ہی چمکتے ہیں اور تمہارے چیف کو رات کو سورج نظر نہیں آتا سٹارز کہاں سے نظر آ جائیں گے "....... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" رات کو سورج نظر نہیں آتا ۔ بہت خوب ۔ آپ تو اب باقاعدہ شاعر ہو گئے ہیں "....... خاور نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"چوہان آیا ہو گا ۔ چیف کی کال ملنے پر میں نے اسے یہاں بلا لیا

تھا "....... خاور نے اٹھتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد چوہان اندر داخل ہوا۔ اس نے عمران کو سلام کیا اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ خاور ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریفریجریٹر کھولا اور جوس کے ڈبے اور سٹرا اٹھا کر وہ واپس میز کی طرف آ گیا۔

" عمران صاحب ۔ چیف نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر احسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے جبکہ ہم جب وہاں سے واپس آئے تھے تو وہ زندہ تھے "۔ خاور نے کہا۔

" ظاہر ہے تم انہیں ہلاک کرنے کے مشن پر تو نہیں گئے تھے اس لئے تمہاری واپسی کے وقت انہیں زندہ ہی ہونا چاہئے تھا "۔ عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں ہنس پڑے ۔

" عمران صاحب ۔ اگر ہمیں اندازہ ہوتا کہ ایسا ہو سکتا ہے تو ہم انہیں اپنے ساتھ دارالحکومت لے آتے "....... خاور نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہونا چاہئے تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ جب فارمولا اور آلہ اڑایا گیا تو ڈاکٹر احسن وہاں موجود نہیں تھے اور لامحالہ ان کو یا تو اغوا کرا لیا جاتا یا ہلاک کر دیا جاتا۔ بہرحال یہ تو ہو چکا اب انہیں دوبارہ واپس نہیں لایا جا سکتا۔ اصل مسئلہ اور ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے توشی پوسٹ پر ہونے والی کارروائی اور ہلاک ہونے والے فوجیوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ لیکن یہ ہوا کیسے ۔ یہ سب کمانڈوز بے ہوش کیسے ہوئے "...... چوہان نے کہا۔

" گو عام طور پر تو یہی کہا جارہا ہے کہ انہیں رات کے کھانے میں کوئی ایسی دوا دی گئی جس کے اثرات کیمیائی تجزیہ میں ظاہر نہیں ہوتے اور تمہارا چیف بھی شاید اس بات پر یقین کر لیتا لیکن تمہاری کال نے اس کی سوچ کا رخ دوسری طرف موڑ دیا ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میری کال نے ۔ کیا مطلب عمران صاحب "...... خاور نے چونک کر کہا۔

" توشی پوسٹ سے کافرستانی سرحد سات میل کے فاصلے پر ہے اور پھر مرنے والے کمانڈوز پر کسی گیس یا ریز کے اثرات بھی چیک نہیں کئے جا سکے اور ان مرنے والوں پر طبعی طور پر بھی ایسے آثار موجود نہیں تھے کہ ان پر کسی گیس یا ریز سے ذہنی پریشر ڈال کر انہیں بے ہوش کیا گیا ہو لیکن تم نے بتایا ہے کہ مرحوم ڈاکٹر احسن ایسا آلہ تیار کر چکے تھے جو سو گز تک بغیر کسی ریز یا گیس کے کسی بھی انسان کو بے ہوش کر سکتا تھا اور وہ اب اس کی رینج وسیع کرنے کے لئے کام کر رہے تھے "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ بات تو انہوں نے خود مجھے بتائی تھی "...... خاور نے کہا۔

" اسی سے تو چیف کے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ کہیں یہ

سلسلہ بھی ایسی ہی کسی ایجاد کا نہ ہو اور اس کا تجربہ کیا گیا ہو ۔ چونکہ کمانڈوز کو ہلاک کرنے والے افراد کافرستان کے ایجنٹ تھے اس لئے لامحالہ یہ سوچا جا سکتا ہے کہ کمانڈوز کو بے ہوش کر دینے والی کارروائی بھی کافرستان کی طرف سے ہوئی ہے ۔ پھر تم نے بھی چیف کو یہی بتایا ہے کہ یہ آلہ اور فارمولا بھی کافرستانی ایجنٹوں نے حاصل کیا ہے اور کافرستان پہنچ گیا ہے لیکن بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ یہ کارروائی اس آلے سے نہیں ہو سکتی "...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے عمران صاحب ۔ اس کی رینج تو سو گز تھی جبکہ آپ رینج آٹھ میل بتا رہے ہیں ۔ دوسری بات یہ کہ یہ آلہ تو اب چوری ہوا ہے جبکہ توشی پوسٹ پر کارروائی پہلے ہی ہو چکی ہے "...... چوہان نے کہا۔

" ہاں ۔ اس کا مطلب ہے کہ کافرستان ایسا آلہ علیحدہ سے ایجاد کر چکا ہے جو آٹھ میل کی رینج میں بھی کام کر سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا ۔ اب بھی جو کچھ ہوا وہ ان ایجنٹوں نے کیا ورنہ نیند سے تو ظاہر ہے وہ بہرحال جاگ جاتے "۔ خاور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو خاور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" یس ۔خاور بول رہا ہوں "...... خاور نے کہا۔

" ایکسٹو "...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت چوہان بھی چونک پڑا۔

" عمران تمہارے پاس پہنچا ہے یا نہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس سر۔موجود ہے سر"...... خاور نے جواب دیا۔

" رسیور اسے دو "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا تو خاور نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ شہنشاہ خاور بول بلکہ عرض کر رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لیتے ہی بغیر کسی وقفے کے مسلسل اور نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا تو خاور اور چوہان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

" ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ایٹمی مراکز پر موجود سائنس دان، ٹیکنیشنز اور سیکورٹی کے افراد اور ان کی فیملیز تمام بے ہوش ہو چکے ہیں ۔ سر سلطان وہاں پہنچ رہے ہیں تم بھی وہاں پہنچ جاؤ اور مکمل اور بھرپور چیکنگ کے بعد مجھے رپورٹ دو "...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی کی تہہ چڑھتی چلی گئی ۔ خاور اور چوہان بھی ایسے بیٹھے ہوئے تھے جیسے جادو کی چھڑی سے کسی نے

ان دونوں کو پتھر کے مجسموں میں تبدیل کر دیا ہو۔

" ویری بیڈ ۔آؤ اب تم دونوں میرے ساتھ چلو ۔آؤ "...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہ تو بہت بڑا اقدام ہے ۔بہت بڑا "...... خاور نے بھی یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور چوہان بھی ہونٹ بھینچے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب ۔ میں خاور اور چوہان کو بھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں کیونکہ یہ بھی اس پراسرار معاملے میں پہلے سے ہی ملوث ہو چکے ہیں اور آپ ملٹری ایئر کمانڈر کو حکم دے دیں کہ وہ ہمارے لئے خصوصی ہیلی کاپٹر تیار رکھیں"...... عمران نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی انتظام کر دیا ہے "...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود تھے کہ سامنے پڑے ہوئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

" سیکرٹ سرایجنسی کے چیف رائے پرشاد آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب "....... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کراؤ بات "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ہیلو سر ۔ رائے پرشاد بول رہا ہوں سر "....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "....... پرائم منسٹر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" سو فیصد کامیابی سر "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تفصیل بتاؤ "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" جناب ۔ مشن نمبر فور مکمل طور پر کامیاب رہا ہے ۔ ایٹمی مراکز ں کام کرنے والے تمام لوگ اور وہاں رہنے والے تمام افراد بے ش ہو گئے تھے اور بہتر گھنٹوں بعد انہیں خود بخود ہوش آیا ہے ۔ ں دوران حکومت پاکیشیا جس بری طرح بوکھلائی رہی ہے اور جس رح وہاں کے سائنس دان اور ڈاکٹرز پریشان رہے ہیں وہ واقعی فرستان کی انتہائی کامیابی ہے ۔ پورے ایٹمی مراکز کے گرد اور دور ور تک فوج کے دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں اور لڑاکا طیارے فضا یں گھومتے رہے ۔ میزائل شکن نظام کو الرٹ کر دیا گیا اور پورے کیشیا میں انتہائی ہنگامی حالات پیدا ہو گئے ہیں اور یہ ساری ارروائی بہتر گھنٹوں تک ہوتی رہی ۔ پھر جب بہتر گھنٹوں بعد سب وگ اچانک خود بخود ہوش میں آ گئے تو وہ سب حیران رہ گئے "۔ رائے رشاد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ۔ یہ سب چیکنگ تم نے کی ہے یا تمہارے مخبر وہاں موجود تھے "....... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مخبر وہاں نہیں تھے جناب ۔ فضائی سیارے اور یہاں کی ایک مشین کے ذریعے یہ چیکنگ کی گئی ہے "....... رائے پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ ڈاکٹر کرشن چند کہاں ہیں "....... پرائم

منسٹر نے کہا۔

" وہ واپس آچکے ہیں اور اس وقت کراس ہاؤس میں موجود ہیں ان کے ساتھی سائنس دان بھی وہاں موجود ہیں "....... رائے پرشا نے جواب دیا۔

" او کے "....... پرائم منسٹر نے کہا اور کریڈل دبا کر انہوں نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آوا سنائی دی۔

" کراس ہاؤس میں ڈاکٹر کرشن چند سے بات کراؤ "....... پرائ منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کے تاثرات اور آنکھوں میں کامیابی کی فاتحانہ چمک موجود تھی۔ وہ تصور میں ہی پاکیشیائی ایٹمی مراکز میں ہونے والی اس کارروائی کا لطف لے رہے تھے۔ چند لمحوں بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ڈاکٹر کرشن چند سے بات کریں جناب "....... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کراؤ بات "....... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ہیلو سر۔ میں ڈاکٹر کرشن چند بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ڈاکٹر کرشن چند کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر کرشن چند۔ مشن فور کے بارے میں مجھے رپورٹ مل چکی ہے اور یہ بھی مشن نمبر ایک کی طرح انتہائی کامیاب رہا ہے "۔ پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ سو فیصد کامیاب رہا ہے "....... ڈاکٹر کرشن چند نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اب مزید تجربات کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ پاکیشیائی فارمولا سامنے نہ آتا تو ہم ان سے اپنے مطلب کا کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے لیکن اب جبکہ پاکیشیائی فارمولا سامنے آچکا ہے اور ہمارے پاس پہنچ چکا ہے لہذا اس کی رینج وسیع کی جائے۔ وہ واقعی ہمارے کام کا ہے کہ صرف بے ہوش نہیں کرے گا بلکہ بے ہوش ہونے والوں کے ذہنوں کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا اور کسی قسم کے کوئی اثرات بھی مرتب نہیں ہوں گے۔ آپ اس پر کام کریں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کی رینج وسیع کریں "۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر۔ اس سلسلے میں کام ہو رہا ہے۔ کمیشن نے رپورٹ دے دی ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے ماہرین موجود ہیں جو انسانی ذہن پر ریسرچ کرنے میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں اور یہ سب پاکیشیائی ڈاکٹر احسن کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور اس وقت میں ان سے ہی میٹنگ کر رہا تھا۔ انہوں نے پاکیشیائی فارمولے اور آلے کا بھی بغور جائزہ لیا ہے اور پھر اصل فارمولے کو بھی سمجھ گئے ہیں

لیکن ان میں سے سب سے بڑے ماہر ڈاکٹر بھگت سنگھ کا کہنا ہے
اس کی ریخ ڈاؤن اپ فورتک لے جانے کے لئے انہیں کم از کم ایک
ماہ کام کرنا پڑے گا"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔
" ایک ماہ صرف ۔ اوہ ۔ ویری گڈ ۔ آپ انہیں میری طرف
یقین دلا دیں کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو انہیں تمام مراعات د
جائیں گی جو قومی ہیروز کو دی جاتی ہیں اور ان سب کو کافرستان
سب سے بڑے اعزاز ویر چکر سے بھی نوازا جائے گا"...... پرائم منسٹر
نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" یس سر ۔ اس کے لئے انہیں کسی پر سکون جگہ پر پہنچانا ہو گا تا
انہیں کسی صورت ڈسٹرب نہ کیا جا سکے"...... ڈاکٹر کرشن چند
کہا۔
" کیا یہ جگہ کوئی لیبارٹری ہو گی"...... پرائم منسٹر نے چونک کر
کہا۔
" نہیں جناب ۔ اس ریسرچ کے لئے ایسی لیبارٹری کی ضرورت
نہیں ہے جیسی عام ایجادات کے لئے ہوتی ہے ۔ البتہ ضرور
مشینری چاہیئے ہو گی جس کا بندوبست کر لیا جائے گا ۔ البتہ کو
کوٹھی ان کے لئے ریزرو کرنا ہو گی"...... ڈاکٹر کرشن چند نے کہا۔
" آپ ان سے ڈسکس کر لیں ۔ جس انداز کی بھی کوٹھی چاہیئے
گی وہ انہیں مہیا ہو جائے گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔
" اوکے سر ۔ ٹھیک ہے ۔ میں آپ کو رپورٹ کر دوں گا

دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا
اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ صدر مملکت کے ساتھ ان کی ہاٹ
لائن تھی۔
" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی کافرستان کے صدر کی مخصوص
آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر نے اپنا تعارف کرا دیا۔
" اوہ ۔ کیا رپورٹ ہے مشن فور کی "...... کافرستان کے صدر نے
کہا۔
" سو فیصد کامیابی سر "...... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر رائے پرشاد
کی دی ہوئی رپورٹ دوہرا دی۔
" ویری گڈ ۔ اب مزید کیا پروگرام ہے "...... صدر نے کہا تو
پرائم منسٹر نے ڈاکٹر کرشن چند سے ہونے والی بات چیت دوہرا
دی۔
" اوہ ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے اور اس توشی پوسٹ والے چھوٹے
سے معاملے میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان ایجنٹوں کو گرفتار
کر لیا تھا جنہوں نے ان کمانڈوز کو ہلاک کیا تھا اس لئے لامحالہ ایٹمی
مراکز میں بہتر گھنٹوں تک ہونے والی اس کارروائی کا نوٹس پاکیشیا
سیکرٹ سروس نے لیا ہو گا ۔ چونکہ پہلے واقعہ میں ہمارے آدمی گرفتار
ہوئے تھے اس لئے لامحالہ انہوں نے یہی سمجھنا ہے کہ یہاں بھی
کارروائی کافرستان کر رہا ہے اور یقیناً پاکیشیائی فارمولے اور آلے کی

چوری اور پھر اس سائنس دان کی ہلاکت کی اطلاع بھی پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو ہو چکی ہو گی اس لئے ان کی ٹیم لامحالہ یہاں پہنچے گی
اور اگر یہ ٹیم ڈاکٹر کرشن چند اور اس کے ساتھیوں تک پہنچ گئی تو وہ
نہ صرف اپنا فارمولا واپس لے جائیں گے بلکہ وہ ڈاؤن اپ آپریٹ
کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کریں گے ۔ جو کارروائی
کافرستان نے پاکیشیا کے خلاف کی ہے وہی کارروائی پاکیشیا کافرستان
کے ساتھ کرے گا اس لئے آپ اسے روٹین معاملے کے طور پر نہ لیں
بلکہ ان سائنس دانوں کو ایسی جگہ رکھیں جہاں کسی صورت بھی
پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ پہنچ سکے اور یہ بھی سن لیں کہ میں نے جب
سیکرٹ سپر ایجنسی قائم کی تھی تو یہ طے ہوا تھا کہ اہم معاملات ان
کے ذریعے طے کئے جائیں گے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی آج تک کنٹرول نہیں کر
سکی اس لئے اس معاملے کو آپ نے اپنے تک رکھنا ہے ۔ سیکرٹ سپر
ایجنسی کے معاملے کو بھی ٹاپ سیکرٹ رہنا چاہئے ۔ آپ رائے پرشاد
کو حکم دے دیں کہ وہ ڈاکٹر کرشن چند سے مل کر سائنس دانوں کے
لئے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جس کا علم صرف ڈاکٹر کرشن چند،
رائے پرشاد اور آپ کو اور مجھے ہو ۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس
لاکھ ٹکریں مارے وہ ان تک نہ پہنچ سکے گی اور فارمولا بھی مکمل ہو
جائے گا"...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا ۔
"یس سر ۔ میں آپ کا مقصد سمجھ گیا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔

سب کچھ اس قدر خفیہ انداز میں ہو گا کہ کسی کو کانوں کان خبر تک
نہ ہو گی "...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم
کر دیا تو پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا ۔ ان کے چہرے پر غور و فکر
کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں موجود تھیں جبکہ بلیک زیرو کچن میں تھا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کچن سے باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں چائے کی دو پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے ہوئے وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کچھ سمجھ میں آیا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بغیر چائے پیئے کچھ کیسے سمجھ میں آ سکتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور چائے کی پیالی اٹھا لی اور پھر ایک گھونٹ لے کر اس نے پیالی واپس میز پر رکھی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ باوجود کوشش کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ یہاں سب کچھ نارمل ہے۔ البتہ ایک اطلاع ملی ہے کہ پچھلے دنوں کافرستان نے شمالی امریکہ کے ملک گوانا سے کوئی نیا دفاعی آلہ خریدا ہے جس کا نام ڈاؤن اپ ہے اور بس"...... ناٹران نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس آلے کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ آلہ پرائم منسٹر صاحب کی ذاتی تحویل میں ہے اس لئے کوئی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی"...... ناٹران نے کہا۔

"پرائم منسٹر کا سائنسی آلات کو ذاتی تحویل میں رکھنے کا کیا مقصد"...... عمران نے کہا۔

"یہی تو معلوم نہیں ہو سکا۔ میں کام کر رہا ہوں۔ امید ہے جلد ہی اس بارے میں مزید تفصیل معلوم کر لوں گا"...... ناٹران نے کہا۔

"جلد از جلد معلوم کر کے رپورٹ کرو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عجیب سا نام ہے ڈاؤن اپ۔ یہ کیسا نام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جس طرح صابن بنانے والوں کو صابن کے نئے نام نہیں ملتے
کیونکہ اس قدر ناموں سے صابن تیار ہو رہے ہیں کہ اب ان کے نئے
نام مکڑی صابن، لکڑی صابن، سپاہی صابن، صفائی صابن رکھنے پڑتے
ہیں اس طرح اب سائنسی آلات اس قدر ایجاد ہو چکے ہیں اور ہو رہے
ہیں کہ ان کے نام بھی فوجی انداز کے رکھے جا رہے ہیں ڈاؤن اپ ۔
واہ ۔ کیا خوبصورت نام ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری سیڈ ۔ اوہ ۔ واقعی ایسا ہی ہو سکتا ہے" ۔ عمران
نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔
" کیا ہوا عمران صاحب" ...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
" اوہ ۔ اوہ ۔ ڈاؤن اپ کا مطلب کہیں کسی کو بے ہوش کر کے
دوبارہ ہوش میں لے آنا تو نہیں" ...... عمران نے کہا تو اس بار
بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔
" اوہ ۔ آپ کا ذہن کہاں چلا گیا ہے لیکن ناٹران تو اسے دفاعی آلہ
کہہ رہا تھا۔ یہ کیسا دفاعی آلہ ہے کہ کوئی نقصان بھی نہیں کیا جا
سکتا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔
" کیوں نہیں کیا جا سکتا ۔ ہمارے ایٹمی مراکز پر بہتر گھنٹے جو
حالات رہے ہیں اور جس طرح حکومت پریشان ہوئی ہے اور جس
انداز کے ہنگامی حالات نافذ رہے ہیں کیا یہ نقصان کم ہے اور اگر
واقعی یہ کام ہو سکتا ہے تو اس سے پہلے کہ حکومت سنبھلے حکومت

کافرستان وہاں فل حملہ بھی کر سکتی ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ مجھے اس بارے
میں گوانا سے معلوم کرنا پڑے گا" ...... عمران نے کہا۔
" کیسے معلوم کریں گے ۔ کیا وہاں کی وزارت سائنس سے" ۔
بلیک زیرو نے کہا۔
" تم وہ سرخ ڈائری مجھے دو" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے
میز کی سب سے نچلی دراز کھول کر سرخ رنگ کی ڈائری نکالی اور
عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھول کر صفحات پلٹنے
شروع کر دیئے ۔ کافی دیر تک وہ صفحے پلٹتا رہا۔ پھر اس نے ایک صفحے
کو غور سے دیکھا اور پھر ڈائری اٹھا کر اس نے میز پر رکھی اور رسیور
اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے ۔
" یس ۔ انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
" پاکیشیا سے شمالی ایکریمیا کے ملک گوانا کا رابطہ نمبر اور اس کے
دارالحکومت جارج ٹاؤن کا رابطہ نمبر بتا دیں" ...... عمران نے کہا۔
" ہولڈ کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کرتی ہوں" ...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی ۔
" ہیلو سر ۔ کیا آپ لائن پر ہیں" ...... کچھ دیر بعد انکوائری آپریٹر کی
آواز دوبارہ سنائی دی۔
" یس" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا
دیئے گئے ۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے

پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی لیکن بلیک زیرو زبان اور لہجہ سن کر ہی سمجھ گیا کہ یہ انکوائری
گوانا کے دارالحکومت کی ہے۔
"سٹار کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے
نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔ لہجہ بے حد مہذب اور مؤدبانہ تھا۔
"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مادام جیزو سے بات
کرائیں"...... عمران نے کہا۔
"پاکیشیا سے۔ یہ کہاں ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر
کہا گیا۔
"براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے"...... عمران نے کہا۔
"اوہ اچھا۔ مادام جیزو تو دو سال قبل فوت ہو چکی ہیں۔ اب ان
کی جگہ ان کی بیٹی مس کینڈی کلب میں موجود ہیں"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"اوہ۔ ویری سیڈ نیوز۔ ٹھیک ہے مس کینڈی سے بات کرا
دیں"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔
"ہیلو۔ کینڈی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم

نسوانی آواز سنائی دی۔
"مس کینڈی۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ
کی ممی مادام جیزو کی وفات کا سن کر مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ آپ
کو یقیناً یاد ہو گا کہ آپ کے آبائی گھر وڈی جیزو میں ایک نجی فنکشن
میں آپ کی ممی اور آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی"...... عمران نے
کہا۔
"آپ وہ عمران تو نہیں جس کے پاس آکسفورڈ کی وہ بڑی بڑی
سائنسی ڈگریاں ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
"ہاں۔ میں وہی عمران ہوں۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی
(آکسن) آج پہلی بار میں نے ڈگریاں اپنے نام کے ساتھ نہیں
دوہرائیں اور آج پہلی بار مجھے ڈگریوں کی وجہ سے پہچانا گیا ہے"۔
عمران نے کہا۔
"اوہ۔ ممی تو آپ کی اتنی تعریفیں کرتی تھیں کہ بتایا نہیں جا سکتا
آپ نے پھر فون ہی نہیں کیا۔ بہرحال یہ سب کچھ قدرت کا نظام ہے
اس لئے سوائے افسوس کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ آپ بتائیں۔ آپ
نے کیسے فون کیا ہے۔ کوئی میرے لائق خدمت ہو تو میں حاضر
ہوں"...... مس کینڈی نے کہا۔
"آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ آپ کی ممی گوانا میں معلومات
فروخت کرتی تھیں"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ ویسے ان کی زندگی میں ان کا نیٹ ورک میں نے ہی

سنبھالا ہوا تھا اور اب بھی میں ہی اسے چلا رہی ہوں ۔ آپ فرمائیں
آپ کو کیسی معلومات چاہئیں" ...... مس کینڈی نے کہا۔
"کافرستان حکومت نے گوانا سے ایک دفاعی آلہ خریدا ہے جس کا
نام ڈاؤن اپ ہے ۔ مجھے اس بارے میں تفصیلات چاہئیں تھیں" ۔
عمران نے کہا۔
"اس آلے کی کوئی تفصیل" ...... مس کینڈی نے کہا۔
"بس اتنا معلوم ہے کہ اس کا نام ڈاؤن اپ ہے اور یہ دفاع کے
کام آنے والا آلہ ہے" ...... عمران نے کہا۔
"آپ اپنا فون نمبر بتا دیں ۔ میں معلومات حاصل کر کے آپ کو
کال کروں گی" ...... مس کینڈی نے کہا۔
"آپ کتنا وقت لیں گے ۔ ویسے یہ بتا دوں کہ آپ کی ممی کو بھی
میں معاوضہ ادا کرتا تھا اور آپ کو بھی دوں گا لیکن شرط یہی ہے کہ
معلومات فوری اور حتمی ہونی چاہئیں" ...... عمران نے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں ۔ ایسا ہی ہو گا اور میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گی
زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے لگیں گے" ...... مس کینڈی نے کہا۔
"اوکے ۔ میں اڑھائی گھنٹے بعد آپ کو خود فون کر لوں گا ۔ گڈ
بائی" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"عمران صاحب ۔ مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ گوانا
جیسے چھوٹے سے اور غیر اہم ملک میں کوئی ایسا آلہ ایجاد کیا جا سکتا ہے
کہ کافرستان وہاں سے اسے خرید رہا ہے اور نجانے کافرستان کو کیسے

اس کا علم ہو گیا ہو گا" ...... بلیک زیرو نے کہا۔
"کوئی نہ کوئی لنک ہو گیا ہو گا" ...... عمران نے جواب دیا اور
پھر وہ اڑھائی گھنٹے تک ایسی ہی مختلف باتیں کرتے رہے اور پھر
عمران نے دوبارہ مس کینڈی سے رابطہ کیا۔
"کیا معلوم ہوا ہے مس کینڈی" ...... عمران نے پوچھا۔
"عمران صاحب ۔ یہ آلہ یہاں کی ایک تنظیم جو بین الاقوامی سطح
پر ایسے آلات فروخت کرتی ہے، سے کافرستان نے خریدا ہے اور ان کا
یہ معاہدہ ہوا ہے کہ یہ آلہ براعظم ایشیا میں اور کسی کو فروخت نہیں
کیا جائے گا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس آلے کی چار مختلف رینجز
ہیں اور کافرستان نے انتہائی بھاری قیمت دے کر چاروں رینجز کے
آلات خریدے ہیں" ...... مس کینڈی نے جواب دیا۔
"پوری تفصیل بتائیں ۔ کون سی تنظیم ہے اور آلے کے بارے
میں کیا تفصیل ہے" ...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ۔ میرے اس کام پر اڑھائی لاکھ ڈالر خرچ ہوئے
ہیں تاکہ میں فوری معلومات حاصل کر سکوں ۔ آپ مجھے پانچ لاکھ
ڈالر دیں تو میں تفصیلی معلومات دے سکوں گی" ...... مس کینڈی
نے کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"آپ اپنا بینک اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیں ۔ رقم آپ کے اکاؤنٹ
میں ٹرانسفر کرا دی جائے گی ۔ بے فکر رہیں ۔ میں جو وعدہ کرتا ہوں
وہ انشاء اللہ پورا ہوتا ہے" ...... عمران نے کہا تو مس کینڈی نے

بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔
عمران نے کہا۔
" ٹھیک ہے ۔اب بتائیں " ......
" عمران صاحب ۔اس تنظیم کا نام کاریڈو ہے ۔ یہ پوری دنیا میں
عام روٹین سے ہٹ کر جو آلات تیار ہوتے ہیں وہ باقاعدہ تیار کراتی
ہے اور پھر انہیں انتہائی گراں قیمت پر فروخت کرتی ہے ۔ ویسے تو یہ
بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے لیکن اس کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا
تک ہی محدود ہے ۔ البتہ اب انہوں نے پہلی بار یہ آلہ براعظم ایشیا
کے ملک کافرستان کو فروخت کیا ہے اور اس آلے کا نام ڈاؤن اپ
ہے ۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اپنی مخصوص رینج میں آنے والے
تمام جانداروں کے ذہنوں کو سلا دیتا ہے اور پھر چاہے کچھ بھی کیوں
نہ کر لیا جائے اسے جگایا نہیں جا سکتا لیکن بہتر گھنٹوں کے بعد سلایا
ہوا ذہن خود بخود جاگ اٹھتا ہے ۔ اسے دفاع میں کس طرح کام میں
لایا جا سکتا ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں بہرحال اسے دفاعی آلہ کہا جاتا
ہے اور کافرستان نے اس کی چاروں رینجز خرید کی ہیں اور انتہائی
بھاری قیمت دے کر خرید کی ہیں " ...... مس کینڈی نے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔
" اس کا ہیڈ کوارٹر کیا جارج ٹاؤن میں ہی ہے " ...... عمران نے
پوچھا۔
" جی ہاں ۔ جارج ٹاؤن میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے جو بظاہر امپورٹ
ایکسپورٹ کرنے والی ایک فرم ہے ۔ کاریڈو امپورٹ ایکسپورٹ

آرگنائزنگ ۔ اس کا آفس تھری ٹرن روڈ پر ہے اور یہی اس کا
ہیڈ کوارٹر ہے ۔ اس کا روح رواں اس فرم کا جنرل مینجر ڈکسن ہے جو
بظاہر عام سا کاروباری آدمی ہے " ...... مس کینڈی نے کہا۔
" اس کا فون نمبر کیا ہے " ...... عمران نے پوچھا۔
" ایک منٹ " ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد
اس نے فون نمبر بتا دیا۔
" بے حد شکریہ ۔ ڈونٹ وری ۔ آپ کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر
ہو جائے گی " ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔
" طاہر ۔ اس اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کرنے کا کہہ دینا کیونکہ ہو
سکتا ہے کہ پھر بھی مس کینڈی کی خدمات حاصل کرنا پڑیں " ۔
عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے
کریڈل پر سے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
" کاریڈو امپورٹ ایکسپورٹ آرگنائزیشن " ...... رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
" میں پاکیشیا کی وزارت دفاع سے سیکرٹری راشد حسین بول رہا
ہوں ۔ جنرل مینجر صاحب ڈکسن سے بات کرائیں " ...... عمران نے
کہا۔
" یس سر ۔ ہولڈ کریں " ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ۔ ڈکسن بول رہا ہوں جنرل مینجر" ...... چند لمحوں بعد ایک
اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"جناب ڈکسن ۔ میں براعظم ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا کا
سیکرٹری وزارت دفاع راشد حسین بول رہا ہوں" ...... عمران نے
کہا۔

"جی فرمائیے ۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" ...... دوسری طرف
سے کاروباری لہجے میں جواب دیا گیا۔

"آپ نے کافرستان کو ڈاؤن اپ فروخت کئے ہیں ۔ ہم بھی اس
آلے کو خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ہمیں کیا کرنا
ہو گا" ...... عمران نے کہا۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے کہ ہم نے ایسا کیا ہے" ...... دوسری
طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کافرستان میں اس آلے کی باقاعدہ نمائش کی گئی ہے او
سیکرٹری دفاع نے ہی بتایا ہے یہ آلات آپ کی تنظیم کارڈو سے
خریدے گئے ہیں ۔ اس کا باقاعدہ اعلان کیا گیا ہے اور آپ کا نام ا
فون نمبر بھی انہوں نے دیا ہے ۔ ہمارے ان سے بے حد دوس
تعلقات ہیں اور دونوں ممالک دفاع میں بھی ایک دوسرے
تعاون کرتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے جبکہ ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا ان کا دشمن
... دوسری ... سوری جناب ۔ ہم نے باقاعدہ ان سے معا

ہے کہ ہم براعظم ایشیا کے کسی ملک کو یہ آلات فروخت نہیں کری
گے اور ہم معاہدے کی پابندی کرنے کے قائل ہیں" ...... ڈکسن نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ اچھا اصول ہے ۔ ہمارے پاکیشیائی سائنس
دان ڈاکٹر احسن نے بھی ایسا ہی ایک آلہ تیار کیا ہے لیکن اس کی
رینج بے حد محدود ہے کیا آپ اس سائنس دان کے بارے میں بتا
سکیں گے جنہوں نے ڈاؤن اپ کو ایجاد کیا ہے تاکہ ان سے ہمارے
سائنس دان مل کر اپنے آلے کی رینج وسیع کر سکیں" ...... عمران نے
کہا۔

"سوری جناب ۔ یہ ہمارا بزنس سیکرٹ ہے" ...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ توشی پوسٹ اور ایٹمی مراکز پر
ڈاؤن اپ کا ہی تجربہ کیا گیا ہے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ لگتا تو ایسا ہی ہے" ...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر
سیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز
ئی دی۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم نے جس دفاعی آلے کی خریداری کی رپورٹ دی ہے اس
بارے میں کنفرم کر لیا گیا ہے کہ یہ آلہ گوانا کی ایک پرائیویٹ
تنظیم کارڈیو سے خریدا گیا ہے اور ایسی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ
پاکیشیا کے ایٹمی مراکز اور توشی پوسٹ پر بھی اسی آلے کا تجربہ کیا گیا
ہے۔ یہ تمام صورت حال پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی خطرناک
ثابت ہو سکتی ہے اس لئے تم اپنی تمام توانائیاں اس آلے کو ٹریس
کرنے اور پاکیشیا سے چوری ہونے والے آلے اور فارمولے کے
بارے میں معلومات حاصل کرنے پر لگا دو اور مجھے زیادہ سے زیادہ چار
گھنٹوں کے اندر اندر ہر صورت اس بارے میں تفصیلی معلومات
چاہئیں کیونکہ کافرستان کو اب کسی صورت بھی مزید ڈھیل نہیں
دی جا سکتی" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کو ایک گھنٹے بعد کال کروں گا۔ امید تو ہے
کہ مکمل رپورٹ دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا کیونکہ میرے آدمیوں
کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جو انتہائی چونکا دینے والی ہیں لیکن ان کی
کنفرمیشن کی جا رہی ہے جو یقیناً ایک گھنٹے میں مکمل ہو جائے گی۔"
دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی
دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ جلد از جلد معلوم کرو" ...... عمران نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے ان اطلاعات کے بارے میں تو پوچھا نہیں"۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

"اگر کوئی خاص بات ہوتی تو وہ خود بتا دیتا" ...... عمران نے
جواب دیا تو بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نائران بول رہا ہوں سر" ...... دوسری طرف سے نائران کی
پرجوش آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی چونک پڑے۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے ایٹمی مراکز اور توشی پوسٹ پر اس دفاعی آلے جس کا
نام ڈاؤن اپ ہے سے کارروائی کی گئی ہے جسے مشن نمبر ایک اور
مشن نمبر چار کا نام دیا گیا ہے۔ یہ آلہ مختلف رینج کا ہے اور محدود رینج
کے آلے سے توشی پوسٹ پر اور سب سے وسیع رینج کے آلے سے
پاکیشیا کے ایٹمی مراکز میں کارروائی کی گئی ہے" ...... نائران نے تیز
لہجے میں کہا۔

"اس بات کی اطلاع تو تم مجھے پہلے ہی دے چکے ہو۔ اور کیا
رپورٹ ہے" ...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں پس منظر بتا رہا تھا۔ مزید رپورٹ کے مطابق کافرستان
کے نو منتخب وزیر اعظم نے سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی سے ہٹ
ایک نئی ایجنسی قائم کی ہے جس کا نام سیکرٹ سپر ایجنسی یا ایس

ں رکھا گیا ہے۔ اس کا چیف رائے پرشاد نامی ایک آدمی ہے جو
ے تو کافرستانی لیکن اس نے زندگی کا طویل عرصہ گریٹ لینڈ میں
ارا ہے اور وہ گریٹ لینڈ میں کسی باغی تنظیم میں بطور ایجنٹ کام
رتا رہا ہے اور انتہائی تیز، مستعد، ذہین، چالاک اور شاطر ایجنٹ سمجھا
جاتا ہے۔ وہ نو منتخب پرائم منسٹر کا قریبی عزیز ہے اس لئے اسے ایس
ایس کا چیف بنایا گیا ہے۔ اس ایجنسی میں کتنے افراد شامل ہیں اور
اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس بارے میں باوجود کوشش کے کچھ
معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ گوانا سے جو آلہ خریدا
گیا ہے وہ بھی رائے پرشاد کے کہنے پر خریدا گیا ہے اور پرائم منسٹر نے
اپنے صوابدیدی فنڈ سے اس کی پیمنٹ کی ہے اور وہ اسے پاکیشیا کے
خلاف اس انداز میں استعمال کرنا چاہتے تھے کہ پہلے اس آلے سے وہ
پاکیشیا کے کسی مرکزی دفاعی اڈے پر موجود تمام افراد کو سلا دیں اور
پھر وہاں کافرستانی فوج حملہ کر دے۔ اس طرح وہ آسانی سے اس
اڈے پر قبضہ کر کے اس اڈے کی مدد سے پورے پاکیشیا کے دفاع
کو درہم برہم کر سکیں لیکن توشی پوسٹ پر انہیں پہلی بار یہ اندازہ ہوا
کہ اس آلے سے وہ کوئی بڑا فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ ٹارگٹ کی
ہلاکت کے لئے انہیں آدمیوں کو حرکت میں لانا پڑا۔ اس دوران
پاکیشیا کے ڈاکٹر احسن کا فارمولا اور آلہ کافرستان پہنچ گیا۔ اس کا
کھوج بھی رائے پرشاد نے لگایا تھا کیونکہ ڈاکٹر احسن نے کسی سائنس
کانفرنس میں اپنے کسی ساتھی سائنس دان کو اس بارے میں بریف

کیا تھا۔ وہاں سے بات نکل گئی اور پھر رائے پرشاد نے فوری
کارروائی کرتے ہوئے یہ فارمولا اور آلہ اڑا لیا اور اسے مزید محفوظ
رکھنے کے لئے ڈاکٹر احسن کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ یہ فارمولا ان کے
نزدیک گوانا والے آلے سے زیادہ فائدہ مند تھا کیونکہ اس کے
ٹارگٹ میں جو بھی آتا تھا وہ صرف سو نہیں جاتا تھا بلکہ اس کے ذہنی
خلیات بھی گڑبڑ کر جاتے تھے اور وہ آدمی ذہنی طور پر ہمیشہ کے لئے
ختم ہو جاتا تھا لیکن اس آلے کی رینج بے حد محدود تھی اس لئے پرائم
منسٹر صاحب نے فیصلہ کیا کہ اس آلے پر مزید ریسرچ کر کے اس کی
رینج وسیع کی جائے اور پھر اسے پاکیشیا کے خلاف استعمال میں لایا
جائے۔ اس کے لئے کافرستان کے ایک بین الاقوامی ماہر دماغ ڈاکٹر
کرشن چند کی خدمات حاصل کی گئیں اور پھر پورے کافرستان سے
انہیں آٹھ ایسے سائنس دان تلاش کرنے پر مل گئے جو اس آلے پر
مزید ریسرچ کر کے اس کی رینج وسیع کر سکیں گے۔ چونکہ بنیادی
فارمولا انہیں مل چکا تھا اس لئے اطلاع کے مطابق انہوں نے اس کام
کی تکمیل کے لئے ایک ماہ کی مہلت طلب کی ہے اور چونکہ انہیں
باقاعدہ کسی لیبارٹری کی ضرورت نہیں ہے اس لئے انہیں عام سی
رہائش گاہ میں رکھا جانا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچاؤ کے
لئے انہیں کافرستان کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے روناچل میں
بھجوا دیا گیا ہے۔ روناچل بھوٹان سے ملحقہ علاقہ ہے اور انتہائی دشوار
گزار پہاڑی علاقہ ہے"...... ناٹران نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے

ہوئے کہا۔

"یہ ساری معلومات تمہیں کیسے ملی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر کی پرسنل سیکرٹری مس شیاما پرائم منسٹر کے بے حد قریب ہے اور مس شیاما گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ تنظیم سے منسلک ہے۔ وہ کافرستان کے راز گریٹ لینڈ پہنچاتی ہے اور اسے پرائم منسٹر کے قریب بھی اسی تنظیم نے کیا ہے۔ مس شیاما دولت کی ہوس میں بری طرح مبتلا ہے اس لئے جب میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے دو کروڑ کافرستانی روپوں کے عوض یہ ساری تفصیلات مجھے مہیا کر دیں اور میں نے اپنے طور پر اسے کنفرم بھی کر لیا ہے"...... ناٹران نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"دو کروڑ روپے۔ اتنی بھاری رقم تم نے کہاں سے حاصل کی"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کافرستان میں چونکہ بھاری رقم کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھایا جا سکتا اس لئے ہم بھاری رقموں کا بندوبست گیم کلبوں سے مسلسل کئے رکھتے ہیں۔ یہ کافرستان کی ہی رقم ہے جو کافرستان کے لوگوں کو دی جاتی ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پرائم منسٹر کی پرسنل سیکرٹری کو اس قدر تفصیلات کا علم کیسے ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اس سارے کیس کو ڈیل پرائم منسٹر صاحب کر رہے

ہیں اور مس شیاما نے ایسا بندوبست کر رکھا ہے کہ پرائم منسٹر کے آفس، ریٹائرنگ روم، ان کے تمام بیٹھنے کی سیٹیں، ان کی رہائش گاہ، ان کی خواب گاہ حتیٰ کہ خصوصی پرائیویٹ میٹنگز روم میں بھی اس کی گریٹ لینڈ کی تنظیم نے آلات نصب کر رکھے ہیں اس لئے پرائم منسٹر کی انتہائی پرائیویٹ باتیں بھی ان کے پاس ریکارڈ ہوتی رہتی ہیں اس لئے پرائم منسٹر کی رائے پرشاد سے ہونے والی تمام گفتگو، ڈاکٹر کرشن چند سے ہونے والی تمام گفتگو حتیٰ کہ پرائم منسٹر اور صدر کے درمیان ہونے والی ہاٹ لائن پر بات چیت سب کچھ ان کے پاس ٹیپ ہو جاتی ہے اس لئے ان سب ٹیپس کی کاپیاں مجھے دو کروڑ روپے کے عوض مہیا کر دی گئیں اور میں نے انہیں چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ ان ساری ٹیپس سے جو باتیں سامنے آئی ہیں وہ میں نے آپ کو عرض کر دی ہیں"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"روناچل تو خاصا وسیع علاقہ ہے۔ وہاں کون سا مقام پن پوائنٹ کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ البتہ رائے پرشاد کی ایک رپورٹ میں وہاں کے ایک مقام کا نام لیا گیا ہے اور وہ ہے ساریہ۔ میں نے ساریہ کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اس سے معلوم ہوا ہے کہ ساریہ روناچل میں سب سے اونچی اور بے آباد پہاڑی ہے۔ اس کے دامن میں ساریہ نامی گاؤں موجود ہے جہاں کافرستان فوج کی ایک

بڑی چھاؤنی بھی موجود ہے اور اس پہاڑی پر میزائل نصب ہیں اور اڈا بھی موجود ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ ان سائنس دانوں کو ساریہ چھاؤنی کے اندر پہنچا دیا گیا ہے جن کی حفاظت ظاہر ہے فوج کے ساتھ ساتھ سرایجنسی کے لوگ بھی کریں گے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوجی چھاؤنی تو سب سے کمزور جگہ ہے۔ وہاں تو آسانی سے فوجی لباس پہن کر اور میک اپ کر کے داخل ہوا جا سکتا ہے اور کافرستان کے صدر اور رائے پرشاد اگر وہ واقعی گریٹ لینڈ میں کام کرتا رہا ہے تو وہ ایسی حماقت نہیں کر سکتے اس لئے تم اپنے دو تین ساتھیوں سمیت وہاں جاؤ اور وہاں سے معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو میں تمہاری رپورٹ کے بعد عمران کی سرکردگی میں سیکرٹ سروس کی ٹیم وہاں بھجواؤں گا کیونکہ یہ آلہ پاکیشیا کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران نے اس بار واقعی کام کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب وہ خاصا تجربہ کار ہو گیا ہے۔ میں لائبریری میں جا کر روناچل کے علاقے کو مزید چیک کر لوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان کرسیوں پر لمبے قد اور ورزشی جسم کے آٹھ افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے جینز کی پینٹیں اور سیاہ لیدر کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ وہ اپنے انداز سے ایسے افراد لگتے تھے جو فیلڈ میں کام کرتے رہے ہوں۔ وہ سب بیٹھے آپس میں گپ شپ کے انداز میں باتیں کر رہے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور ورزشی جسم کا پھرتیلا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بال گھنگھریالے تھے۔ چہرہ بڑا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یہ رائے پرشاد تھا۔ سیکرٹ سرایجنسی کا چیف۔ وہ آ کر خالی کرسی پر بیٹھ گیا تو وہاں پہلے سے موجود تمام افراد اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ہمارے مقابلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے بارے میں تم سب اچھی طرح جانتے ہو اور یہ ایک لحاظ سے ہمارا پہلا کیس ہے ۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ گئی تو پھر اس کا خاتمہ ہر صورت میں ہونا چاہیئے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" لیکن باس ۔ وہ یہاں کیسے پہنچ سکتی ہے ۔ اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں اس علاقے میں ہیں ۔ یہاں کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتے "...... ایک آدمی نے کہا۔

" تمہیں معلوم نہیں ہے گوپال کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں ۔ تم نے صرف ان کے بارے میں سنا ہوا ہے لیکن میں نے کافرستان میں ان کے تمام مشنز کی فائلوں کا بغور مطالعہ کیا ہے ۔ کرنل فریدی جب تک یہاں تھا تب تک وہ ان کا کسی حد تک مقابلہ کر لیا کرتا تھا لیکن اس کے جانے کے بعد یہاں کا میدان خالی ہو گیا ہے ۔ سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بے حد اچھا چیف ہے لیکن اس کی ایک خامی جذباتیت ہے اور یہ لوگ اس کی جذباتیت سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ مشن میں کامیاب رہے ہیں ۔ اسی طرح پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور کاشی دونوں اس چکر میں رہتی ہیں کہ ان کا ہاتھ اونچا رہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر عمران اس بات سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھا لیتے ہیں ۔ میں نے تو پرائم منسٹر صاحب کو درخواست کی تھی کہ سائنس دانوں کو دارالحکومت کی کسی رہائشی کوٹھی میں رکھا جائے ۔ ہم ان کی حفاظت کریں گے اور

ہم دیکھیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے ۔ پرائم منسٹر صاحب تو میری بات مان گئے لیکن صدر صاحب نے اسے تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی صلاحیتوں سے اس قدر مرعوب ہیں کہ جیسے وہ ان سے ذہنی طور پر خوفزدہ ہوں ۔ انہوں نے پرائم منسٹر صاحب کے مشورے سے روناچل کے علاقے کو منتخب کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ سائنس دانوں کو ساریہ کی فوجی چھاؤنی میں رکھا جائے لیکن انہوں نے کہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فوجی بن کر آسانی سے چھاؤنی میں داخل ہو جائے گی اس لئے انہوں نے اس گاؤں سے چالیس میل دور پہاڑی پاجوگ کا انتخاب کیا اور یہاں اس پہاڑی کے اندر ایک بڑے کریک کو باقاعدہ لیبارٹری کی شکل دی گئی ۔ وہاں ایک ماہ کی خوراک اور تمام لوازمات جمع کر دیئے گئے ۔ تمام سہولتیں بھی مہیا کر دی گئیں اور پھر سائنس دانوں کو وہاں بھجوایا گیا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ساریہ پہاڑی پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کرتے رہیں ۔ ہم وہاں سے پاجوگ پہاڑی پر مت جائیں کیونکہ ہمارے وہاں جانے سے یہ لوگ بھی وہاں پہنچ جائیں گے ۔ البتہ میزائل اڈے پر موجود ایئر فورس کی پوسٹ کے کمانڈر کرشن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دن رات پاجوگ پہاڑی کو چیک کرتے رہیں اور وہاں معمولی سی حرکت کی اطلاع بھی وہ مجھے دیں اور وہ لوگ میرے ماتحت کام کریں گے اس لئے میں نے یہاں اس عمارت کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے طور پر

منتخب کیا ہے کیونکہ یہ ساریہ گاؤں اور فوجی چھاؤنی سے ہٹ کر ہے اور یہاں سے گزرے بغیر نہ ساریہ گاؤں پہنچا جا سکتا ہے اور نہ ہی چھاؤنی اور پاجوگ پہاڑی پر ۔ لیکن ہم نے صرف یہاں پر پہرہ نہیں دینا بلکہ گروپس میں کام کریں گے ۔ صرف میں اور گوپال یہاں ہیڈ کوارٹر میں رہیں گے جبکہ ایک آدمی گاؤں میں کام کرے گا اور ایک آدمی کو میں نے چھاؤنی میں پہنچانے کا بندوبست کر دیا ہے۔ باقی پانچ افراد میں سے دو آدمی قریبی گاؤں پنجلو میں رہیں گے کیونکہ یہ لوگ جس طرف سے بھی آئیں بہرحال انہیں پنجلو سے ساریہ آنا پڑے گا اور تین افراد بھوٹان کی طرف سے آنے والے پہاڑی راستے پر سرحدی گاؤں کاشک میں رہیں گے ۔ سب کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہوں گے اور سب مشکوک افراد کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ کرتے رہیں گے "۔ رائے پرشاد نے سپہ سالار کی طرح باقاعدہ جنگ کا نقشہ تیار کرتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اگر عمران کے بارے میں معلوم ہے تو پاکیشیا میں ایسا انتظام کیا جا سکتا ہے کہ وہ اگر یہاں کے لئے روانہ ہو تو اسے چیک کر کے اطلاع دے دی جائے ۔ اس طرح ہمیں حتمی طور پر معلوم ہو جائے گا "...... گوپال نے کہا۔

" ویسے تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ دارالحکومت جا کر ٹکریں مارتے رہیں گے کیونکہ یہاں کے بارے میں صرف پرائم منسٹر، صدر اور مجھے معلوم ہے ۔ ہم تینوں کے علاوہ چوتھا اور کوئی

آدمی نہیں ہے اس لئے انہیں کسی صورت یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں ہیں ۔ اس کے باوجود میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے۔ پاکیشیا میں دو گروپ انتہائی جدید مشینری سے عمران کی مسلسل نگرانی کرتے رہیں گے اور اگر اس نے کافرستان کا رخ کیا تو مجھے اطلاع مل جائے گی ۔ چاہے وہ ہوائی راستے سے آئے چاہے سمندری یا میدانی راستے سے "...... رائے پرشاد نے جواب دیا۔

" پھر آپ نے جو نقشہ تیار کیا ہے وہ واقعی انتہائی بہترین ہے "...... گوپال نے کہا۔

" باس ۔ پاجوگ پہاڑی پر حفاظت کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں ۔ فرض کیا کہ وہ لوگ وہاں پہنچ جاتے ہیں تو پھر "...... ایک آدمی نے کہا۔

" تم نے اچھا سوال کیا ہے سروپ ۔ اس سلسلے میں یہ کام کیا گیا ہے کہ اس پہاڑی پر کسی قسم کی کوئی پناہ گاہ نہیں اور لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے ۔ وہاں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں ۔ صرف ایمرجنسی کے لئے تھوڑا سا راستہ کھولا جا سکتا ہے لیکن پہاڑی اور اس کے ارد گرد کا علاقہ ہم یہاں ہیڈ کوارٹر میں بیٹھے چیک کرتے رہیں گے اور جیسے ہی اس پہاڑی پر کسی انسان نے قدم رکھا فوری ہیڈ کوارٹر میں اطلاع مل جائے گی ۔ اس پہاڑی کی ساخت ایسی ہے کہ وہاں آسانی سے ان کا شکار کھیلا جا سکتا ہے۔ رائے پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو ان کی لاشیں ہی یہاں سے واپس جا سکتی ہیں"...... گوپال نے کہا۔

"ہاں ۔ اور یہ سب انتظامات صرف ایک ماہ کے لئے ہیں اور بس اس کے بعد آلے کی رینج اس قدر وسیع کر لی جائے گی کہ ہم پاکیشیا کے دفاع کو آسانی سے درہم برہم کر کے اس پر قبضہ کر سکیں گے اس لئے ایک ماہ تک ہم نے انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے گزارنا ہے ۔ پرائم منسٹر صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ایک طرف صرف اس عمران کو ہی ہلاک کر دیں تو پاور ایجنسی کو سپر ایجنسی میں ضم کر دیا جائے گا اور سیکرٹ سروس کو بھی اور میں تینوں ایجنسیوں کا سربراہ بن جاؤں گا"...... رائے پرشاد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی کو تو اس سارے کھیل کا علم نہیں ہے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"نہیں ۔ کیوں ۔ تم نے یہ بات کس پیرائے میں پوچھی ہے موہن"...... رائے پرشاد نے چونک کر کہا۔

"اس لئے باس کہ یہ دونوں ایجنسیاں مداخلت کر سکتی ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹ اس مداخلت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... اس آدمی نے جسے موہن کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ انہیں کسی بات کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکے گا ۔ ان سے اس سارے معاملے کو مکمل طور پر خفیہ رکھا گیا ہے"۔

رائے پرشاد نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

"او کے ۔ اب سب باتیں ہو گئیں ۔ لہٰذا اب کام کا آغاز کیا جائے"...... رائے پرشاد نے کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔

عمران اپنے سامنے نقشہ پھیلائے بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسری سائیڈ پر بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی اس نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ ناٹران نے فون کر کے انہیں بتا دیا تھا کہ باوجود کوشش کے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ سائنس دانوں کو ساریہ پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ کہاں گئے ہیں اس کا علم نہیں ہو سکا اور ایس ایس کا چیف بھی وہاں کہیں نظر نہیں آیا اور نہ ہی کسی اور ذریعے سے تفصیل معلوم ہو سکی ہے تو عمران نے خود وہاں پہنچ کر کارروائی کرنے کا پلان بنا لیا کیونکہ ان کے پاس وقت بے حد کم تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بنیادی فارمولے کی موجودگی میں صرف رینج وسیع کرنے کا کام زیادہ سے زیادہ واقعی ایک ماہ یا اس سے بھی کم عرصے میں مکمل کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"یہ ہے ساریہ گاؤں اور یہ بھوٹان"...... عمران نے نقشے پر ایک

جگہ بال پوائنٹ کی نوک رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اور یہ بھوٹان سے قریب ہے ورنہ تو آپ کو پورا کافرستان عبور کر کے وہاں جانا ہو گا"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن بھوٹان سے اس پہاڑی علاقے میں یا تو ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے یا جیپوں کے ذریعے اور دونوں ذرائع سے ہم فوری نظروں میں آ سکتے ہیں کیونکہ یہ کوئی ایسا علاقہ بھی نہیں ہے کہ یہاں سیاح آتے جاتے ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ بھوٹان سے جو راستہ روناچل میں داخل ہوتا ہے وہاں پہلا بڑا سرحدی گاؤں پنجلو آتا ہے اور بھوٹان کی طرف آخری سرحدی گاؤں راسٹی ہے۔ یہ چونکہ اسمگلنگ کا گڑھ ہے اس لئے یہ کافی بڑا قصبہ ہے اور یہاں اسمگلنگ کرنے والے بڑے بڑے گروپس کے اڈے ہیں۔ یہی قصبہ ہے راسٹی جہاں ہوٹل ہیں اور جوا خانے بھی"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے یہ معلومات کیسے حاصل کی ہیں۔ کیا آپ پہلے وہاں گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تمام معلومات باقاعدہ حاصل کی گئی ہیں"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کرنا شروع کر دیا۔

" یہ لے جاؤ۔ بس کافی ہے۔ اب کام بھی ہونا چاہئے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ ختم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے بھوٹان اور اس کے دارالحکومت پونا کھا کا رابطہ نمبر دیں "...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ بولنے والی بھوٹان کی رہنے والی ہے۔

" پونا کھا میں ایک معروف کلب ہے جس کا نام پونالی ہے۔ کیا اب بھی یہ کلب موجود ہے "...... عمران نے کہا۔

" یس سر ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی اس

نے نمبر بتا دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پونالی کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

" میں پاکیشیا سے عمران بول رہا ہوں۔ مانگیر سے بات کراؤ "۔ عمران نے کہا۔

" چیف مانگیر۔ مگر انہیں تو فوت ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ اب تو ان کی جگہ کوڑیا چیف ہے "...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" چلو کوڑیا سے ہی بات کراؤ۔ شاید وہ اپنے باپ کے دوست کو پہچان جائے "...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ کوڑیا بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ تمہارا والد میرا گہرا دوست تھا "...... عمران نے کہا۔

" میرے والد کا پاکیشیا میں ایک ہی دوست تھا۔ اس کا نام پرنس تھا جبکہ تم کوئی اور ہی نام لے رہے ہو "...... کوڑیا نے جواب دیا۔

" پورا نام پرنس عمران ہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" اچھا۔ بہرحال بتاؤ کیوں کال کیا ہے "...... دوسری طرف سے

کہا گیا۔

"غلطی ہو گئی۔ آئندہ بات کرنے کی بجائے لٹھ مارا کروں گا"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے کوڑیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے تم ہی پرنس ہو کیونکہ میرا باپ مجھے بتایا کرتا تھا کہ پرنس بے حد حاضر جواب اور انتہائی مزاحیہ باتیں کرنے والا ہے اور میں نے ہزار بار باپ سے کہا تھا کہ وہ تمہیں دعوت دے لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔ بہرحال بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اس بار کوڑیا نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"راسنی میں تمہارا کوئی سیٹ اپ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"راسنی۔ تمہارا مطلب ہے کافرستان کی سرحد پر جو قصبہ ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں وہی"...... عمران نے کہا۔

"تم وہاں کیا کرنا چاہتے ہو۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کسی ایسے ہوٹل میں کمرے چاہئیں جہاں مخبری نہ ہو سکے ایک بڑی جیپ اور ضروری اسلحہ اور ایک ڈرائیور جو کافرستان علاقے سے واقفیت رکھتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"تم نے جو کارروائی کرنی ہے وہ بھوٹان میں کرنی ہے یا کافرستان میں"...... کوڑیا نے کہا۔

"کافرستانی علاقے میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم راسنی کے سب سے بڑے ہوٹل باندرا پہنچ جانا وہاں کاؤنٹر پر تم صرف پرنس کا نام لو گے تو تمہیں باندرا کے مالک اور مینجر سباتو سے ملوا دیا جائے گا۔ سباتو تمہاری ڈیمانڈ پوری کر دے گا۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ میں اسے ابھی فون کر کے کہہ دیتا ہوں"...... کوڑیا نے کہا۔

"ہماری مخبری تو نہیں ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم سے مکمل تعاون ہو گا۔ آخر تم میرے باپ کے دوست ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"بھوٹان سے ملحقہ کافرستانی علاقے میں ایک انتہائی اہم مشن پر ٹیم بھیجی جا رہی ہے۔ عمران لیڈر ہو گا۔ تم خود بھی تیار ہو جاؤ اور صالحہ کے ساتھ ساتھ خاور اور چوہان کو بھی تیار رہنے کا کہہ دو"۔

عمران نے کہا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے ٹیم بدل دی ہے "....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے تو فارن ٹیم کے ساتھ زیادہ اچھا سفر کٹتا ہے بے چارے صرف میرے اقدامات کا تجزیہ کرتے رہتے ہیں لیکن چونکہ خاور اور چوہان پہلے ہی اس کیس میں ازخود ملوث ہو چکے ہیں اس لئے اس بار انہیں ساتھ لے جا رہا ہوں"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وائرلیس فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں بیٹھے ہوئے رائے پرشاد نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "....... رائے پرشاد بول رہا ہوں "....... رائے پرشاد نے کہا۔

" کرشا بول رہا ہوں باس ۔ دارالحکومت سے "....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ تم ۔ کیا رپورٹ ہے "....... رائے پرشاد نے چونک کر کہا۔

" پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے پونا کھا کے لئے روانہ ہوا ہے "....... کرشا نے کہا۔

" پونا کھا ۔ ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ کس راستے سے یہاں پہنچنا چاہتا ہے ۔ اس کے ساتھیوں کی تفصیل بتاؤ "....... رائے پرشاد نے کہا۔

" دو عورتیں اور دو مرد "...... کرشانے جواب دیا۔

" ان کے قدوقامت کے بارے میں تفصیل "...... رائے پرشاد نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

" وہ کب پونا کھا پہنچ رہے ہیں "...... رائے پرشاد نے پوچھا۔

" شاید آدھے گھنٹے بعد "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" فلائٹ کی تفصیل بتائی گی ہے یا نہیں "...... رائے پرشاد نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

" کیا وہ اصل شکلوں میں وہاں سے روانہ ہوئے ہیں یا میک اپ میں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" عمران اپنی اصل شکل میں تھا جبکہ باقی اس کے ساتھیوں میں ایک غیر ملکی عورت تھی جو سوئس نژاد بتائی گئی ہے۔ دوسری عورت مقامی اور دونوں مرد بھی مقامی تھے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ وہ اصل شکلوں میں ہیں یا میک اپ میں "...... کرشانے کہا۔

" اوہ۔ پھر وہ سب اصل چہروں میں ہوں گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران کے ساتھیوں میں ایک سوئس نژاد عورت ہے جس کا نام جولیا ہے۔ ٹھیک ہے "...... رائے پرشاد نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایٹاگ کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" تھمپو سے بات کراؤ۔ میں رائے پرشاد بول رہا ہوں "۔

رائے پرشاد نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ تھمپو بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

" تھمپو میں رائے پرشاد بول رہا ہوں "...... رائے پرشاد نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ حکم فرمائیں "...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد پانچ ہے ان میں دو عورتیں اور تین مرد پاکیشیا سے پونا کھا پہنچنے والے ہیں۔ ان کے بارے میں اور فلائٹ کے بارے میں تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے اور مجھے رپورٹ دینی ہے "...... رائے پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلائٹ کی تفصیل اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

" کیا صرف نگرانی کرنی ہے باس "...... تھمپو نے کہا۔

" ہاں۔ کیونکہ پونا کھا ان کی منزل نہیں ہے۔ وہ لامحالہ پونا کھا سے کافرستان میں داخل ہوں گے اور یقیناً وہ اس سلسلے میں پونا کھا سے راسٹی پہنچیں گے اور پھر راسٹی سے کافرستان سرحدی قصبے پنجلو اور وہاں سے وہ ساریہ پہنچیں گے۔ بس ہمیں ان کے بارے میں حتمی اطلاعات ملنی چاہئیں لیکن یہ بتا دوں کہ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ

ایجنٹ ہیں اس لئے انتہائی تربیت یافتہ آدمیوں کے ذریعے اور جدید ترین مشینری سے تم نے چیکنگ کرنی ہے اور ساتھ ساتھ مجھے اطلاعات دینی ہیں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" باس ۔ راسٹی تک تو میں یہ کام کر لوں گا لیکن پنجلو میں میرا ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے ۔ میں آپ کو ان کے پنجلو میں داخلے کی اطلاع دے دوں گا ۔ اس کے بعد ان کی نگرانی آپ کسی دوسرے گروپ سے کرا لیں "...... تھمپو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پنجلو سے ساریہ تک کون سا ایسا گروپ ہو سکتا ہے جو تمہاری طرح ان کی نگرانی کرے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" باس پنجلو کے ساتھ پہاڑی میں ایک گروپ کا اڈا موجود ہے ۔ یہ گروپ انتہائی حساس اسلحہ کی اسمگلنگ میں ملوث ہے اور انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں ۔ اس گروپ کا نام وکرتی ہے اور پنجلو میں اس گروپ کا چیف وکرم ہے جسے بلیک وکرم کہا جاتا ہے ۔ یہ خود بھی کسی ایجنسی سے متعلق رہا ہے اور اس کے پاس انتہائی تربیت یافتہ افراد بھی ہیں ۔ میں آپ کو وکرم کا مخصوص فون نمبر دیتا ہوں اور وکرم کو کال کر کے آپ کے بارے میں بھی بتا دیتا ہوں ۔ آپ اس سے فون پر بات کر لیں ۔ آپ نے صرف اتنا کہنا ہے کہ اگر اس نے مکمل تعاون کیا تو اس کے گروپ کو سرکاری طور پر نظرانداز کیا جائے گا بس اس کے لئے یہی بہت کافی ہے "...... تھمپو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کیا وہ ہر لحاظ سے بااعتماد ہے یا نہیں ۔ ایسا نہ ہو

کہ الٹا وہ دشمنوں کو ہی اطلاع دے دے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں ۔ وہ مر بھی جائے گا تب بھی ایسا نہیں کرے گا "...... تھمپو نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ فون نمبر بتاؤ اور سنو ۔ تم نے ان لوگوں کے پنجلو میں داخلے کے بارے میں مجھے اطلاع دینی ہے اور وکرم کو بھی تاکہ وہ کام کر سکے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وکرم کا فون نمبر بتا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں دس منٹ بعد اسے فون کر لوں گا " ۔ رائے پرشاد نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب تمہیں پتہ چلے گا عمران کہ تمہارے مقابلے پر اس بار کون ہے "...... رائے پرشاد نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" وکرم بول رہا ہوں "...... ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی ۔

" رائے پرشاد بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سپیشل سروسز " ۔ رائے پرشاد نے بارعب لہجے میں کہا۔

" اوہ یس ۔ آپ کے بارے میں مجھے تھمپو نے تفصیل بتا دی ہے اگر میں آپ کا کام کر دوں تو آپ میرے لئے کیا کر سکتے ہیں " ۔ وکرم

نے کہا۔

" تم حساس اسلحہ کی اسمگلنگ میں ملوث ہو۔ حکومت سے تعاون کرنے پر تمہیں نظرانداز کیا جا سکتا ہے لیکن مجھے ہر صورت میں بااعتماد آدمی چاہئے کیونکہ یہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" آپ کی مہربانی ہے اور مجھے منظور ہے۔ باقی آپ بے فکر رہیں۔ وکرم اور اس کے ساتھی مر تو سکتے ہیں لیکن دشمنوں سے نہیں مل سکتے "...... وکرم نے کہا۔

" گڈ۔ تو تھمپو نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے اور میرا نمبر بھی بتا دیا ہو گا۔ تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نگرانی کرنی ہے اور ساتھ ساتھ مجھے اطلاع دینی ہے۔ جب تک وہ ساریہ نہ پہنچ جائیں "۔ رائے پرشاد نے کہا۔

" آپ نگرانی کی بات کیوں کر رہے ہیں۔ ہم ان پانچ افراد کو انتہائی آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں "...... وکرم نے کہا۔

" نہیں۔ یہ تمہاری بھول ہے۔ یہ اگر اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے تو پھر انہیں پونا کھا میں تھمپو بھی ہلاک کر سکتا تھا لیکن جیسے ہی تم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی یہ الٹا تم سے سب کچھ معلوم کر کے ہمارے خلاف ٹریپ تیار کر لیں گے اس لئے تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور نگرانی بھی اس انداز میں کہ انہیں معمولی سا بھی شبہ نہ ہو سکے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا "...... وکرم نے کہا۔

" اوکے۔ ساتھ ساتھ مجھے رپورٹ دیتے رہنا "...... رائے پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ جیسے ہی پونا کھا ایئرپورٹ پر اتریں گے ان کی نگرانی شروع ہو جائے گی اور ساریہ پہنچنے تک اسے ان کے بارے میں ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہیں گی اور پھر جیسے ہی یہ لوگ ساریہ پہنچیں گے وہ ان کا خاتمہ کر کے صدر اور پرائم منسٹر کے سامنے ان کی لاشیں رکھ کر سرخرو ہو جائے گا۔

جیپ تیزی سے چلتی ہوئی گاؤں میں داخل ہوئی ۔ یہ راسٹی گاؤں تھا۔ بھوٹان کا آخری سرحدی گاؤں ۔ اس کے بعد کافرستان کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بھوٹان کے دارالحکومت پونا کھا پہنچا تھا اور پھر وہاں سے انہوں نے یہ جیپ حاصل کی اور ڈرائیور تاکہ وہ انہیں راسٹی گاؤں تک پہنچا دے اور مسلسل بارہ گھنٹوں کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ اب راسٹی گاؤں میں داخل ہوئے تھے ۔ ڈرائیور کا نام سوجھا تھا اور وہ بھوٹانی تھا۔ جیپ میں ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور جولیا بیٹھی ہوئی تھیں ۔ ان کے پیچھے خاور اور چوہان بیٹھے ہوئے تھے ۔ عمران نے سوجھا کو بتا دیا تھا کہ انہوں نے راسٹی کے ہوٹل باندرا پہنچنا ہے اس لئے عمران مطمئن تھا کہ سوجھا خود ہی انہیں ہوٹل پر ڈراپ کر دے گا۔

" آپ پہلی بار اس علاقے میں آ رہے ہیں جناب اس لئے ہوشیار رہیں ۔یہاں کے لوگ انتہائی خطرناک ہوتے ہیں "...... سوجھا نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دولت کے لئے وہ سب کچھ کر سکتے ہیں "...... سوجھا نے جواب دیا۔

" بے فکر رہو ۔ یہی تو ایک چیز ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سوجھا نے انتہائی حیرت بھری نظروں سے ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے کہہ رہا ہوں کہ میرا فرض تمہیں آگاہ کرنا تھا۔ اب تم خود بھگتو ۔ راسٹی خاصا بڑا قصبہ تھا ۔ وہاں ہوٹل بھی تھے اور کلب بھی۔ پھر ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر جیپ رک گئی ۔ ہوٹل پر باندرا ہوٹل کا بورڈ موجود تھا لیکن وہاں آنے جانے والے لوگ زیر زمین دنیا کے افراد دکھائی دے رہے تھے بہرحال عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے اترے ۔ انہوں نے دو بیگوں کی صورت میں اپنا سامان بھی اتار لیا۔ عمران نے سوجھا کو خصوصی طور پر خاصی بڑی رقم انعام کے طور پر دی تو سوجھا سلام کر کے جیپ کو واپس لے گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھ گیا۔ ہال خاصا بڑا تھا لیکن وہاں کا ماحول انتہائی رف تھا ۔ ایک طرف

کاؤنٹر کے پیچھے دو آدمی موجود تھے۔ عمران نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس کی تیز نظروں نے دیکھ لیا تھا کہ ہال میں موجود افراد کی نظریں جولیا اور صالحہ دونوں پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے لیکن سوائے دیکھنے کے انہوں نے کوئی حرکت نہ کی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت مقامی میک اپ میں تھا۔ البتہ جولیا اپنے اصل روپ میں ہی تھی۔

" میرا نام پرنس ہے اور مجھے پوناکھا کے پونالی کلب کے چیف کوڑیا نے بھیجا ہے اور ہم نے سباتو سے ملنا ہے "...... عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے کہا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ اچھا۔ آیئے میں آپ کو باس کے آفس میں چھوڑ آؤں "۔ اس آدمی نے چونک کر اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر پر موجود دوسرے آدمی سے کچھ کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے راہداری میں آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں بڑی سی میز کے پیچھے ایک درمیانے قد لیکن انتہائی ٹھوس ورزشی جسم کا بھوٹانی بیٹھا ہوا تھا۔

" میرا نام پرنس ہے اور ہمیں کوڑیا نے تمہاری ٹپ دی تھی "۔ عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو وہ آدمی ایک جھٹکے سے

اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آیئے۔ میں آپ ہی کا منتظر تھا۔ میرا نام سباتو ہے "...... اس آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر باقاعدہ عمران، خاور اور چوہان سے باری باری مصافحہ کرتے ہوئے کہا جبکہ جولیا اور صالحہ پہلے ہی ایک طرف پڑے ہوئے صوفوں پر اس طرح بیٹھ گئی تھیں جیسے وہ بے حد تھک گئی ہوں۔ پھر سباتو بھی ان کے ساتھ ہی صوفوں پر بیٹھ گیا۔

" آپ کے لئے کمرے تیار ہیں جناب۔ آپ چاہیں تو وہاں آرام کر سکتے ہیں "...... سباتو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ لوگ کمروں میں جائیں۔ میں سباتو سے کچھ اہم بات چیت کر کے اپنے کمرے میں چلا جاؤں گا "...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ سباتو نے اٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین مختلف بٹن پریس کر دیئے اور پھر اس نے کسی کو آفس میں آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان آفس میں داخل ہوا۔

" مہمانوں کو ان کے کمروں تک پہنچاؤ اور ان کا خاص خیال رکھنا "...... سباتو نے کہا۔

" یس سر "...... اس نوجوان نے کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھیوں کے ساتھ ہی آفس سے باہر چلا گیا۔

"اب آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"....... سباتو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں ۔ پونا کھا سے یہاں تک مسلسل سفر نے ہماری ساری ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں اس لئے پہلے ہم جا کر آرام کریں گے پھر کچھ کھائیں پیئیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس ۔آپ پاکیشیائی ہیں"....... سباتو نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کی یہاں نگرانی باقاعدہ جدید مشینری کے ذریعے کی جا رہی ہے اور نگرانی کرنے والے بھوٹانی ہیں جبکہ پاکیشیا اور بھوٹان میں تو دوستی ہے"....... سباتو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"نگرانی ۔ کیا مطلب ۔ ہم تو ابھی چند لمحے پہلے یہاں پہنچے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ جب پونا کھا سے روانہ ہوئے تو آپ کی نگرانی شروع ہو گئی تھی اور یہاں بھی نگرانی کرنے والے پہلے سے موجود تھے ۔ ان میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا گیا ہے ۔ پھر ہمارے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ چند خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ رہے ہیں اور ایک سرکاری ادارہ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ یہ گروپ دو عورتیں اور تین مردوں پر مشتمل ہے جو بہرحال راسٹی پہنچے

گا اس لئے وہ راسٹی کے بڑے ہوٹلوں کو بھی چیک کر رہے ہیں ۔ میرے پوچھنے پر پہلے تو اس نے اپنے آپ کو کسی سرکاری ادارے سے متعلق بتایا لیکن پھر اس نے بتایا کہ اس کا تعلق پونا کھا کے ایٹاگ کلب کے مالک تھمپو سے ہے اور تھمپو کا تعلق سرکاری ادارے سے ہے"۔ سباتو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ لوگ اب بھی یہاں موجود ہیں"....... عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ نگرانی جدید مشینری سے کریں گے اور وہ بھی ہوٹل کے باہر سے تاکہ یہ لوگ جہاں جہاں جائیں وہ اس بارے میں تھمپو کو رپورٹ دے سکیں"....... سباتو نے کہا۔

"لیکن تمہارے آدمی اگر انہیں پہلے چیک کر سکتے ہیں تو اب بھی ایسا کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ کیوں نہیں مگر"....... سباتو کچھ کہتے کہتے رک گیا تو عمران نے جیب سے ایک خاصی بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر سباتو کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ نہیں جناب ۔ کوڑیا کو معلوم ہو گیا تو ہمارے لئے بڑے مسائل پیدا ہو جائیں گے"....... سباتو نے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔

"کوڑیا سے اب ہمارا کوئی رابطہ نہیں رہا"....... عمران نے کہا۔

"آپ کیا چاہتے ہیں ۔ کیا اس آدمی کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کچھ اور"....... سباتو نے کہا۔

"ہم نے یہاں سے کافرستانی علاقے میں جانا ہے سارا یہ پہاڑی اور

سار یہ گاؤں میں اور ہم نے معلوم کرنا ہے کہ ان لوگوں کا رابطہ کس سے ہے اور وہ کس کو رپورٹ دیتے ہیں اور کیا یہ لوگ آگے بھی ساتھ جائیں گے یا کیا نظام سیٹ کیا گیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" اگر میں آپ کو یہ سب معلومات خود مہیا کر دوں تو کیسا رہے "...... سباتو نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہماری بجائے تم خود ان سے پوچھ گچھ کرو گے "...... عمران نے کہا۔

" پرنس ۔یہاں دولت کا راج ہے ۔ تھمپو کے آدمی بھی دولت سے ماورا نہیں ہیں ۔ دولت دے کر ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور یہ کام میں زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں ۔اس طرح کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا ورنہ آپ کی پوچھ گچھ کے بعد معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں "...... سباتو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم پوچھ لو لیکن تفصیل سے معلوم کرنا ہو گا تمہیں "...... عمران نے کہا۔

" ایک لاکھ بھوٹانی آپ کو دینے ہوں گے "...... سباتو نے کہا۔

" بشرطیکہ ہمیں دھوکہ نہ دیا جائے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں پرنس ۔ سباتو ایسا نہیں کر سکتا "...... سباتو نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ سباتو سچ بول رہا ہے ۔

" اوکے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب

سے بڑی مالیت کے مقامی نوٹوں کی گڈی نکال کر سباتو کے ہاتھ میں تھما دی ۔ سباتو نے جلدی سے گڈی جھپٹ کر جیب میں ڈال لی۔

" آپ اپنے کمرے میں چلیں میں وہاں آکر آپ کو سب کچھ بتا دوں گا ۔آئیے میرے ساتھ ۔ میں آپ کو کمرے تک چھوڑ آؤں "...... سباتو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

وائرلیس فون کی گھنٹی بجتے ہی رائے پرشاد نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔رائے پرشاد بول رہا ہوں "....... رائے پرشاد نے کہا۔

" تھمپو بول رہا ہوں باس "....... دوسری طرف سے تھمپو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔کیا رپورٹ ہے "....... رائے پرشاد نے چونک کر پوچھا۔

" باس ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے پونا کھا سے ایک جیپ اور ڈرائیور کو کرائے پر لیا اور پھر وہ سب اس جیپ میں سوار ہو کر پونا کھا میں رکے بغیر راسٹی روانہ ہو گئے ۔ان کی نگرانی ہوتی رہی لیکن وہ کہیں رکے بغیر سیدھے راسٹی پہنچے اور وہاں ایک بڑے ہوٹل باندرا میں پہنچے تو انہیں فوراً باندرا ہوٹل کے مالک اور راسٹی کے ایک بڑے غنڈے سباتو کے آفس میں پہنچا دیا گیا جہاں سے تھوڑی

دیر بعد ہی دو عورتیں اور دو مرد پہلے سے ریزرو شدہ کمروں میں چلے گئے جبکہ ایک آدمی سباتو کے پاس رہا۔ پھر سباتو اسے خود اس کے کمرے میں چھوڑنے گیا اور باس میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق یہ لوگ کل صبح سباتو سے جیپ حاصل کر کے کافرستانی علاقے میں داخل ہوں گے ۔ میں نے وکرم کو اطلاع دے دی ہے اور وہ انہیں چیک کرتا رہے گا"....... تھمپو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ان کی جیپ نمبر اور ان کے موجودہ حلیئے بھی تم نے وکرم کو بتانے ہیں اور مجھے بھی"....... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس باس ۔لیکن باس اگر آپ چاہیں تو انہیں یہاں بڑی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے یا کافرستان کے علاقے میں بھی وکرم انہیں انتہائی آسانی سے ہلاک کر سکتا ہے"....... تھمپو نے کہا۔

" تم ایسی بات مت سوچو سمجھے ۔اور یہ ضروری نہیں کہ میں ہر بار تمہارے سامنے وضاحت کرتا رہوں "....... رائے پرشاد نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری باس ۔ویسے پونا کھا سے راسٹی تک اس جیپ کو انتہائی آسانی سے میزائل سے اڑایا جا سکتا تھا"....... تھمپو نے کہا۔

" اب تک انہیں نگرانی کا علم نہیں ہوا ہو گا۔اگر تم کوئی حرکت کر دیتے تو اب تک مجھے رپورٹ دینے کے لئے زندہ نہ رہتے ۔بہرحال تم وکرم کو اطلاع کر دو"....... رائے پرشاد نے غصیلے لہجے میں کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" نانسنس ۔ سمجھ رہا ہے کہ یہ عام سے مجرم ہیں ۔ نانسنس "۔ رائے پرشاد نے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ رائے پرشاد بول رہا ہوں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" راسٹی سے نمبر فور بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے اس کے گروپ کے ممبر کی آواز سنائی دی۔

" اوہ تم ۔ کیا رپورٹ ہے "...... رائے پرشاد نے چونک کر کہا کیونکہ اس نے نمبر فور کو راسٹی بھجوایا ہوا تھا تاکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دے سکے ۔

" باس ۔ پانچ افراد پر مشتمل پاکیشیائی گروپ جن میں ایک سوئس نژاد لڑکی بھی شامل ہے اس وقت راسٹی کے ہوٹل باندرا میں موجود ہیں "...... نمبر فور نے کہا۔

" تم نے انہیں کیسے چیک کیا ہے "...... رائے پرشاد نے پوچھا۔

" باس ۔ وہ ایک جیپ پر آئے ہیں اور جیپ انہیں باندرا ہوٹل کے سامنے چھوڑ کر واپس چلی گئی اور اس وقت میں اتفاق سے باندرا ہوٹل کے سامنے موجود تھا اور پھر تھمپو کا ایک آدمی بھی وہاں پہنچا ۔ وہ مجھے جانتا تھا اور اس نے بھی مجھے بتایا کہ یہ لوگ ہمارا ٹارگٹ ہیں "...... نمبر فور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے بھی ان کی نگرانی کرنی ہے ۔ ویسے تو یہ جیسے ہی

کافرستان میں داخل ہوں گے وہاں ایک اور گروپ ان کی نگرانی شروع کر دے گا لیکن اس کے باوجود تم نے بھی ان کی مسلسل نگرانی کرتے رہنا ہے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" باس ۔ کیا کافرستانی علاقے میں ان کی نگرانی کوئی وکرم گروپ کرے گا "...... نمبر فور نے کہا تو رائے پرشاد بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں ۔ کیوں "...... رائے پرشاد نے چونک کر پوچھا۔

" انہیں بھی اس بارے میں معلوم ہو چکا ہے باس "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے "...... رائے پرشاد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ باندرا ہوٹل کے مالک سباتو نے تھمپو کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کی ہیں اور پھر یہ معلومات اس نے اس گروپ کے لیڈر جس کا نام پرنس ہے کو بتا دی ہیں اور ان معلومات کے مطابق تھمپو کے آدمی صرف راسٹی تک ان کی نگرانی کریں گے ۔ آگے کی نگرانی وکرم گروپ کرے گا "...... نمبر فور نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ "...... رائے پرشاد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ایک ویٹر سے میں نے معلومات خریدی ہیں اور اس ویٹر کے ذریعے تھمپو کے آدمی سے سباتو کا سودا ہوا ہے "...... نمبر فور نے

جواب دیا۔

" ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ لوگ اس وکرم کو ٹور کر لیں گے اور اس سے انہیں ہمارے بارے میں معلوم ہو جائے گا"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" باس۔ آپ اگر کہیں تو ان کا خاتمہ میں کر سکتا ہوں یا کافرستانی سرحد میں موجود گاؤں پنجلو میں نمبر پانچ اور چھ موجود ہیں۔ میں وہاں پہنچ کر ان کے خلاف مل کر کارروائی کر سکتا ہوں"...... نمبر فور نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم فوراً پنجلو پہنچو۔ وہاں نمبر فائیو اور سکس موجود ہیں۔ ان سے مل کر فی الحال ان کی چیکنگ کرو لیکن یہ چیکنگ اس طرح کرو کہ کیا یہ لوگ جا کر مقامی گروپ کے وکرم کو گھیرتے ہیں یا نہیں۔ اگر یہ لوگ ادھر کا رخ نہیں کرتے تو پھر تم نے بھی کوئی مداخلت نہیں کرنی اور اگر یہ ادھر کا رخ کرتے ہیں تو پھر تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے اور اس کے لئے چاہے تمہیں پورے پنجلو گاؤں سے کیوں نہ لڑنا پڑے ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہونا چاہئے"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائے پرشاد نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" وکرم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وکرم کی آواز

سنائی دی۔

" رائے پرشاد بول رہا ہوں"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس سر۔ مجھے تھمپو نے رپورٹ دی ہے کہ ہمارا مطلوبہ گروپ بھوٹان کے سرحدی گاؤں راسٹی کے ہوٹل باندرا میں موجود ہے اور کل صبح وہ کافرستانی علاقے میں داخل ہو کر پنجلو پہنچیں گے۔ آپ بے فکر رہیں ان کی مکمل نگرانی ہو گی"...... وکرم نے کہا۔

" انہیں تمہارے بارے میں معلومات مل گئی ہیں"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" ہمارے بارے میں معلومات کیسے اور کس طرح مل سکتی ہیں"...... وکرم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو رائے پرشاد نے اسے نمبر فور کی بتائی ہوئی تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

" اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہو گیا ہے۔ اب تو ہمیں انہیں فوری ہلاک کرنا ہو گا"...... وکرم نے کہا۔

" وہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا تم خود پھنس جاؤ"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ ہمارا پورا گروپ بھی ایجنٹوں کا تربیت یافتہ گروپ ہے اس لئے ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جیسے ہی وہ سرحد کراس کریں گے ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے"...... وکرم نے کہا۔

" تمہیں تھمپو نے تفصیل تو بتا دی ہے یا نہیں"...... رائے

پرشاد نے کہا۔

" اس نے وعدہ کیا ہے کہ صبح جب یہ لوگ روانہ ہوں گے تو وہ پوری تفصیل بتا دے گا"...... وکرم نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم انہیں ہلاک کر سکتے ہو تو کر دو ۔ تمہیں اس کا منہ مانگا معاوضہ علیحدہ ملے گا اور تمہارے کاروبار کو بھی حکومت نظرانداز کر دے گی"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" اب ٹھیک ہے ۔ ہمارے لئے نگرانی مشکل تھی ۔ یہ ہلاکت والا کام زیادہ آسان ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ آپ کو ان کی لاشیں پہنچا دی جائیں گی ۔ ہاں ان کی لاشیں آپ کہاں وصول کریں گے "۔ وکرم نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔

" پنجلو میں ایک ہوٹل ہے ساگورا ۔ اس کے مالک ساگورا کو پہنچا دینا "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں جانتا ہوں اسے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رائے پرشاد نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے کمرے میں نقشہ میز پر پھیلائے اس پر جھکا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا تو جولیا، صالحہ اور اس کے پیچھے خاور اور چوہان اندر داخل ہوئے ۔

" ارے کیا مطلب ۔ تم رات کو سوئے نہیں "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم جیسے لوگوں کی آنکھوں میں نیند کہاں ۔ رات اختر شماری میں گزر جاتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اختر شماری نہیں عمران صاحب ۔ نقشہ شماری کہیں "۔ خاور نے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے ۔ اس ہنسی میں عمران بھی شامل تھا اور پھر عمران نے رسیور اٹھا کر ناشتے کا کہہ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کر کے اسے ایک طرف رکھ دیا۔

" عمران صاحب ۔ کیا کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے "...... چوہان

نے کہا۔

"ہاں ۔ اصل میں اب یہاں سے ہم کافرستانی علاقے میں داخل ہوں گے اور اس کے ساتھ ہی ہمارا اصل مشن شروع ہو جائے گا اور اس بار ہمارے مقابلے پر کافرستان کی سیکرٹ سروس ہے اور نہ ہی پاور ایجنسی بلکہ کافرستان کی ایک نئی ایجنسی ہے جس کا نام کافرستان سیکرٹ سپر ایجنسی ہے ۔ ایس ایس ۔ اس کا سربراہ کوئی رائے پرشاد ہے جو گریٹ لینڈ کی کسی ایجنسی کا تربیت یافتہ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک ہوئی تو چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اس نے درمیانی میز پر ناشتے کے برتن لگانے شروع کر دیئے اور پھر وہ سب ناشتے میں مصروف ہو گئے ۔ پھر جب ویٹر سلام کر کے برتن لے گیا تو چوہان نے دوبارہ وہی سوال کر دیا۔

"ہاں ۔ میں بتا رہا تھا کہ یہاں سے آگے ہمارا اصل مشن شروع ہو رہا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہاں تک بھی انہوں نے ہم پر مہربانی کی ہے ورنہ شاید اب تک ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوتیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔

"کیا مطلب ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم اس لئے مطمئن رہے کہ ہم ابھی کافرستان میں داخل نہیں ہوئے اور یہاں بھوٹان میں ہمارے خلاف کیا ہو سکتا ہے حالانکہ

ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہمارے بارے میں اطلاعات پہنچ چکی تھیں اور پھر پونا کھا ایئر پورٹ سے یہاں تک نہ صرف ہماری باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی ہے بلکہ اب آگے ایک اور گروپ ہماری نگرانی کے لئے تیار بیٹھا ہوا ہے اور جس انداز میں ہم سب اطمینان سے ایک جیپ میں سفر کر کے پونا کھا سے یہاں تک پہنچے ہیں اگر وہ چاہتے تو ایک میزائل مار کر ہمیں جیپ سمیت اڑا سکتے تھے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رعب ایسا ان کے ذہنوں پر بیٹھا ہوا ہے کہ وہ ہمارے خلاف ایکشن لیتے ہوئے ڈرتے ہیں اس لئے ہم بچ بھی گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ نگرانی ۔ لیکن ہمیں تو اس کا احساس تک نہیں ہوا"۔ خاور نے کہا۔

"یہ نگرانی جدید مشینری سے ہوئی تھی اور یہاں راسٹی میں بھی ہماری نگرانی جاری ہے اور راسٹی سے ہم نے جس جیپ میں آگے جانا ہے اس کی تفصیلات بھی آگے ایک گروپ جسے وکرم گروپ کہا جاتا ہے، تک پہنچائی جا چکی ہیں اور ہمارے حلیوں اور قدوقامت کی تفصیل بھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ تو تم اس لئے نقشہ دیکھ رہے تھے کہ عام راستے کی بجائے کسی اور راستے سے آگے بڑھیں لیکن ہمارا ٹارگٹ کہاں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ایک علاقہ ہے جسے ساریہ کہا جاتا ہے ۔ وہاں"...... عمران نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ اٹھا کر اسے کھولا اور میز پر پھیلا دیا اور پھر سارے ہی نقشے پر جھک گئے ۔

" یہ دیکھو ۔ یہ ہے راسٹی جہاں ہم موجود ہیں "....... عمران نے نقشے پر ایک جگہ بال پوائنٹ کی نوک رکھتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" اور یہ ہے ساریہ علاقہ ۔ جہاں ہم نے پہنچنا ہے "....... عمران نے ایک اور جگہ بال پوائنٹ کی نوک رکھتے ہوئے کہا۔

" یہ تو تمام پہاڑی علاقہ ہے "....... چوہان نے کہا۔

" ہاں ۔ اور یہ راستہ ہے "....... عمران نے بال پوائنٹ کی نوک سے راستے کی باقاعدہ نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

" اور یہ راستہ بھی پہاڑی ہے "....... صالحہ نے کہا۔

" ہاں ۔ کافرستانی سرحد کے اندر ایک گاؤں ہے پنجلو ۔ یہ خاصا بڑا گاؤں ہے جیسے یہ راسٹی ہے ۔ اس کے بعد ساریہ گاؤں تک اور کوئی بڑا گاؤں نہیں ہے ۔ چھوٹی آبادیاں ہوں گی لیکن نقشے میں انہیں ظاہر نہیں کیا گیا "....... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ پھر "....... جولیا نے کہا۔

" پھر کیا ۔ اس راستے پر ہماری نگرانی زیادہ آسانی سے کی جا سکتی ہے اور ساریہ گاؤں میں ہمارا شاندار انداز میں استقبال بھی کیا جا سکتا ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ کیا وہ ساریہ گاؤں میں ہے "....... جولیا

نے کہا۔

" نہیں ۔ ساریہ گاؤں کے بعد ساریہ پہاڑی کے درمیان فوجی چھاؤنی ہے اور پہاڑی کے اوپر باقاعدہ کافرستان ایئر فورس کا میزائل اڈا ہے اور یقیناً وہ ایس ایس والے بھی یہاں ساریہ گاؤں یا اس کے ارد گرد موجود ہوں گے اور چونکہ انہیں ہمارے بارے میں ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہیں گی اس لئے وہ وہاں ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوں گے "....... عمران نے کہا۔

" پھر اب تم نے کیا سوچا ہے ۔ یہ تو انتہائی خطرناک سچوئیشن ہے "....... جولیا نے کہا۔

" میں نے تو بہت کوشش کی کہ کوئی ایسا راستہ مل جائے جو عام راستے سے ہٹ کر ہمیں ساریہ پہنچا دے لیکن ایسا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ پھر میں نے سوچا کہ کسی سے کوئی ہیلی کاپٹر منگوا لیا جائے لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا کیونکہ ہیلی کاپٹر مارک ہو جائے گا اور ساریہ پہاڑی پر موجود میزائل اڈے سے ایک میزائل ہمارے لئے کافی ہو جائے گا "....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ ان نگرانی کرنے والوں کو پہلے کور کر لیا جائے تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا "....... چوہان نے کہا۔

" ہاں ۔ میں بھی اسی نتیجے پر پہنچا ہوں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اس کا صرف نام معلوم ہے ۔ مزید تفصیلات کا علم نہیں ہے "۔ عمران نے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا" ...... چوہان نے پوچھا۔

"گروپ کا نام وکرتی ہے جبکہ اس گروپ کے چیف کا نام وکرم ہے اور بس ۔ اس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا ۔ میں نے یہاں ایک ہوٹل کے مالک کے ذریعے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں لیکن وہ اس سے زیادہ نہیں جانتا کیونکہ وکرم کے گروپ کا کاروبار کافرستانی علاقے سے مال یہاں بھوٹان بھجوانا ہے اور بس ۔ صرف سرحد تک ان کا سلسلہ ہے البتہ یہاں ایسا گروپ ضرور موجود ہو گا جو ان سے اسلحہ لیتا ہو گا اور اس کے ذریعے معلومات مل سکتی ہیں لیکن ایسا کوئی آدمی بھی نہیں مل رہا" ...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں معلومات حاصل کروں" ...... چوہان نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے ۔

"تم کہاں سے معلومات حاصل کرو گے" ...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میرے کمرے کا ویٹر خاصا تیز اور ہوشیار آدمی ہے ۔ رات میں نے اس سے کافی حد تک باتیں کی ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اسے کچھ بڑی رقم دے دی جائے تو وہ کسی ایسے آدمی تک ہمیں پہنچا سکتا ہے جس کا تعلق وکرم گروپ سے ہو" ...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ بلاؤ اسے ۔ میں خود بات کرتا ہوں" ...... عمران نے کہا تو چوہان اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر ویٹر تھا۔

"میں نے اس سے بات کر لی ہے ۔ یہ تیار ہے" ...... چوہان نے کہا۔

"اسے رقم دے دی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ اب دوں گا" ...... چوہان نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ...... عمران نے ویٹر سے پوچھا۔

"جی میرا نام سوہاٹی ہے" ...... ویٹر نے جواب دیا۔

"کب سے یہاں کام کر رہے ہو" ...... عمران نے پوچھا۔

"گزشتہ بیس سالوں سے جناب" ...... سوہاٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہیں کے رہنے والے ہو یا کسی اور علاقے سے آئے ہو" ۔ عمران نے پوچھا۔

"جی میرے آباؤ اجداد بھی یہیں راسٹی کے رہنے والے ہیں" ۔ سوہاٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو سوہاٹی ۔ تمہارا نام درمیان میں نہیں آئے گا ۔ ہمیں صرف معلومات چاہئیں اور تمہیں منہ مانگا معاوضہ بھی مل جائے گا" ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مقامی کرنسی کے بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس کے سامنے میز پر رکھ دی تو سوہاٹی کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی ۔

"جی آپ پوچھیں" ...... سوہاٹی نے کہا۔

"پہلے تو یہ سن لو کہ کوئی غلط بات نہ کرنا اور نہ ہی دھوکہ دینے

کی کوشش کرنا ورنہ اگر ہم رقم دے سکتے ہیں تو آدمی کی لاش بھی کسی گڑھے میں پھینک سکتے ہیں "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" جناب مجھے معلوم ہے کہ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں کیونکہ آپ عام آدمی نہیں ہیں "...... سوہاٹی نے کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو "...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ آپ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ آپ پاکیشیائی ہیں اور وہاں کے بڑے مشہور ایجنٹ ہیں اور پوناکھا کے مشہور آدمی تھمپو کے آدمی پوناکھا میں آپ کی نگرانی کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں اور اس وقت بھی وہ یہاں موجود ہیں "...... سوہاٹی نے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ "...... عمران نے کہا۔

" باس سباتو نے میرے ذریعے ہی تھمپو کے آدمی سے سودے بازی کی ہے "...... سوہاٹی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم تو ہم سے بھی زیادہ باخبر ہو "...... عمران نے کہا تو سوہاٹی بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ آپ کی مہربانی ہے جناب۔ ہم تو خادم ہیں "...... سوہاٹی نے جواب دیا۔

" تمہارے ذریعے سباتو نے معلومات حاصل کی ہیں اور سباتو سے

ہی مجھے معلوم ہوا ہے کہ کافرستانی علاقے میں کوئی گروپ ہے مکروتی اس کا چیف وکرم ہے۔ وہ کافرستانی علاقے میں ہماری نگرانی کرے گا اور ہم اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" کس ٹائپ کی تفصیلات "...... سوہاٹی نے چونک کر کہا۔

" اس کا اڈا یا وہ کہاں مل سکتا ہے۔ ہم اس تک پہنچنا چاہتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" آپ مجھے کتنی رقم دیں گے "...... سوہاٹی نے کہا۔

" یہ پوری گڈی تمہاری ہو سکتی ہے بشرطیکہ معلومات غلط نہ ہوں "...... عمران نے کہا۔

" دیں مجھے "...... سوہاٹی نے کہا تو عمران نے گڈی اٹھا کر سوہاٹی کی طرف بڑھا دی۔ سوہاٹی نے جلدی سے گڈی لے کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ دو قدم آگے بڑھ آیا۔

" پنجلو گاؤں میں ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے جس کا نام کورو ہوٹل ہے۔ سرحد سے پنجلو گاؤں میں داخل ہوں تو سب سے پہلے یہی ہوٹل آتا ہے۔ اس کا مالک کورو اس وکرم کا چھوٹا بھائی ہے اور وکرم کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ ویسے اس کا اڈا کسی پہاڑی میں ہے "...... سوہاٹی نے کہا۔

" کیا وہاں فون ہے۔ میرا مطلب ہے کورو ہوٹل میں "۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں ہے تو سہی لیکن مجھے نمبر معلوم نہیں ۔ آپ ایکس چینج سے معلوم کر لیں "....... سوہاٹی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم جا سکتے ہو "....... عمران نے کہا۔

" جناب ایک بات اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ۔ یہاں کافرستان کی کسی ایجنسی کا ایک آدمی بھی موجود تھا۔ اس نے بھی آپ کے بارے میں مجھ سے معلومات خریدی ہیں اور اس کا نام جگدیش ہے "....... سوہاٹی نے کہا۔

" کہاں ہے وہ اس وقت "....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" وہ صبح سویرے پنجلو واپس چلا گیا ہے ۔ رات وہ یہاں موجود تھا "....... سوہاٹی نے جواب دیا۔

" اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ "....... عمران نے کہا تو سوہاٹی نے تفصیل بتا دی۔

" اوکے ۔ اب سب کچھ بھول جاؤ "....... عمران نے کہا تو سوہاٹی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

" آؤ اب چلیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ پنجلو میں ہمارا وقت خاصا ہنگامہ خیز انداز میں گزرے گا "....... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے سارے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک جیپ میں سوار کافرستانی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ سباتو نے انہیں بھوٹانی سرحد کراس کرنے کے لئے تمام ضروری کاغذات بھی بنوا کر دیئے تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ

سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں ۔ چوہان اور خاور عقبی سیٹ پر تھے جبکہ سب سے آخر میں سیاہ رنگ کے دو بڑے بیگ موجود تھے جن میں اسلحہ موجود تھا ۔ گو سباتو نے ڈرائیور کو ساتھ لے جانے کے لئے کہا تھا لیکن عمران نے انکار کر دیا تھا کیونکہ آگے جس طرح کے حالات پیش آ سکتے تھے اس میں ڈرائیور مسئلہ بن سکتا تھا اور چونکہ عمران نے نقشہ اچھی طرح پڑھ لیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے سارا یہ پہنچ سکتا تھا۔ سباتو نے تو اسے بتا دیا تھا کہ اس نے سرحد پر بات کر لی ہے ۔ وہاں نہ انہیں چیک کیا جائے گا اور نہ ہی جیپ کو ۔ صرف کاغذات پر مہریں لگا کر وہ رسمی کارروائی کریں گے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن تھے ۔

" سرحد سے پنجلو گاؤں کتنے فاصلے پر ہے عمران صاحب "....... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

" بارہ میل "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ کافرستانی علاقے میں ہماری صرف نگرانی نہ کی جائے بلکہ ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے "....... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم نے درست کہا ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ نگرانی صرف بھوٹان کی حدود کے اندر کی گئی ہو کیونکہ یہاں ہماری ہلاکت مسئلہ بن سکتی تھی لیکن کافرستان تو ان کا اپنا علاقہ ہے ۔

ویری گڈ ۔ یہ اچھا سوچا ہے تم نے "...... عمران نے کہا تو صالحہ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔

" اس نے سوچا ہے تو ہوشیار رہو لیکن تم نے اس بارے میں کیا سوچا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" میرے سوچنے کی کیا ضرورت ہے ۔ جب سوچنے والے موجود ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ شاید اسے اب عمران کی بات سن کر احساس ہوا تھا کہ عمران نے اس کی تعریف کرنے کی بجائے اس پر طنز کیا ہے۔

" تم منہ مت بناؤ صالحہ ۔ یہ آدمی ہے ہی ایسا ۔ یہ صرف اپنے آپ کو عقل کل سمجھتا ہے ۔ باقی اس کی نظروں میں احمق ہیں "۔ جولیا نے صالحہ کا منہ بنتے دیکھ کر کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں نے کیا کہہ دیا ہے ۔ میں نے تو الٹا صالحہ کی تعریف کی ہے "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ مس صالحہ کی بات درست ہے ۔ ہمیں اس طرح لاپرواہی سے کام نہیں لانا چاہئے "...... خاور نے کہا۔

" تو تمہارا مطلب ہے کہ ہمیں جیپ کی بجائے پرواہ پر سفر کرنا چاہئے "...... عمران نے کہا۔

" پرواہ ۔ کیا مطلب "...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

" لاپرواہی کا مطلب ہے پرواہ نہ کرنا اس لئے لامحالہ پرواہ کوئی چیز ہو گی ۔ ہو سکتا ہے کہ کسی خصوصی ماڈل کی جیپ کا نام ہو "۔

عمران نے کہا۔

" توبہ ہے ۔ تم سے بات کرنا ہی عذاب ہے "...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ اس قدر غصہ ۔ سنو ۔ صالحہ نے جو کچھ کہا ہے اس کا مطلب ہے کہ جب ہم کافرستانی علاقے میں داخل ہوں گے تو ہم پر حملہ کیا جا سکتا ہے اور ابھی تو کافرستان کا علاقہ شروع بھی نہیں ہوا۔ اس لئے ابھی سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں "...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" وہاں جا کر تم نے کیا تیر مار لینا ہے "...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اب تک میں نے کیا تیر مار لیا ہے جو وہاں جا کر ماروں گا ۔ تو یہ سوچ لو کہ اس بار تنویر ہمارے ساتھ نہیں ہے اور دو گواہ بھی موجود ہیں اس لئے تیر مارا بھی جا سکتا ہے "۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" ہونہہ ۔ صرف باتیں کرنا ہی جانتے ہو "...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ باہر کی طرف پھیر لیا۔

" عمران صاحب ۔ پنجلو گاؤں اور سرحدی چوکی کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے اور یہ سارا علاقہ پہاڑی ہے ۔ ہم پر واقعی کسی بھی طرف سے میزائل فائرنگ کی جا سکتی ہے "...... خاور نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ موت زندگی صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام ہی نہ کریں"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم بتاؤ کہ کس قسم کا حفاظتی انتظام کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تم نے سوچنا ہے۔ تم لیڈر ہو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جیپ کو سرحد پر چھوڑ کر کسی بس یا کسی عوامی سواری کے ذریعے آگے جانا چاہئے۔ ان لوگوں کا ٹارگٹ جیپ ہی ہو گی"...... صالحہ نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ خاور اور چوہان بھی چونک پڑے۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ صالحہ۔ تم نے واقعی بہترین حل پیش کیا ہے۔ کیوں عمران"...... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"دونوں ملکوں کے درمیان صرف جیپیں چلتی ہیں۔ کوئی عوامی سواری نہیں چلتی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں سے کوئی اور جیپ بھی حاصل کر سکتے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"جن کی جیپ چوری ہو گی وہ پنجلو گاؤں میں موجود سرحد پولیس کو اطلاع دے دیں گے۔ نتیجہ یہ کہ ہم کافرستانی حوالات میں ہوں

جہاں ہمیں انتہائی آسانی سے گولیوں کا نشانہ بنایا جا سکتا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم خود سوچو۔ آخر تم کیوں اس پہلو پر سوچنے کے لئے تیار ں ہو رہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اصل میں میری سوچ پڑھنے والا کیپٹن شکیل اس بار ساتھ نہیں اس لئے میں نے سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ آدمی کے چنے کا کیا فائدہ جب اس کی سوچ کو کوئی پڑھ ہی نہ سکے"۔ عمران کہا۔

"میں نے آپ کی سوچ پڑھ لی ہے عمران صاحب۔ آپ یقیناً پہلے اس سلسلے میں پلاننگ بنا چکے ہیں لیکن آپ ہمیں بتانا نہیں ہتے"...... صالحہ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ سب کے ساتھ ہی وہاں سے روانہ ہوا ہوں۔ میں کب پلاننگ بنا لی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ خواہ ہ اس پتھر سے سر ٹکرانے کا فائدہ"...... جولیا نے منہ بناتے ئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صاحب۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ اس قدر اہم پہلو کو انداز کر دیں اس لئے مس صالحہ کی بات درست ہے"۔ چوہان کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا جیپ نے ایک ٹکا کھایا اور دوسرے لمحے جیپ کی رفتار سست ہو گئی۔ سامنے ہی

سرحدی چوکی کے راڈز اور بورڈ نظر آنے لگ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ قریب جا کر رک گئی تو عمران جیپ سے نیچے اترا اور تیزی سے سائیڈ میں بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس کے دوسرے ساتھی وہیں جیپ میں ہی بیٹھے رہے۔

"آپ بھی جیپ سے اتر کر اندر چلے جائیں اور سامان بھی ساتھ لے جائیں"...... تھوڑی دیر بعد ایک سپاہی نے جیپ کے قریب آکر جولیا سے کہا تو جولیا، صالحہ، چوہان اور خاور چاروں جیپ سے اترے۔ خاور اور چوہان نے جیپ کے عقبی حصے میں پڑے ہوئے دونوں بیگ بھی اٹھائے اور پھر وہ بھی اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں پہلے عمران گیا تھا۔ عمران وہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر بھوٹانی پولیس کی یونیفارم تھی اور وہ ادھیڑ عمر تھا۔

"بیٹھو"...... عمران نے انہیں ایک نظر دیکھ کر کہا اور وہ چاروں خاموشی سے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ایک سپاہی اندر داخل ہوا۔

"سامان تیار ہے جناب"...... اس سپاہی نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں ساتھ لے جاؤ"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا اور ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"آئیے جناب"...... سپاہی نے کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوکے مسٹر بھاٹیہ۔ آپ کا شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس سپاہی کے پیچھے چلتا ہوا عقبی دروازے سے نکلا اور سائیڈ پر موجود ایک اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہاں میز پر دو بڑے بنڈل پڑے ہوئے تھے۔

"جناب جیپیں عقبی طرف موجود ہیں"...... سپاہی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا تو سپاہی سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا۔

"ان بنڈلوں میں تم سب کے ناپ کے لباس موجود ہیں۔ سائیڈ میں ایک باتھ روم ہے تم باری باری جاؤ اور لباس تبدیل کر لو۔ پھر تم نے ماسک میک اپ کرنے ہیں اور پھر آگے جانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بنڈل کھول دیئے۔

"میں نے کہا تھا کہ عمران صاحب سب پلاننگ پہلے سے کر چکے ہوں گے"...... صالحہ نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنی بات کے سچ نکلنے پر خوش ہو رہی ہو۔

"مجھے ضرور رلانا ہوتا ہے تم نے"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صالحہ میری بہن ہے اس لئے اسے اپنے بھائی پر اعتماد ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک ایک کر کے ان سب نے باتھ روم میں جا کر لباس تبدیل کئے اور پھر عمران نے اپنے سمیت سب کے ماسک میک اپ خود ایڈجسٹ کئے اور اب صرف ان کی تعداد وہی تھی لیکن ان کے لباس اور چہرے یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔

"اپنے بنڈل اٹھاؤ اور باہر آ جاؤ"....... عمران نے کہا تو خاور اور چوہان نے بنڈل اٹھائے اور دروازہ کھول کر اس کمرے کے عقبی طرف پہنچ گئے۔ یہاں دو جیپیں موجود تھیں۔ دونوں جیپوں پر بھوٹان کی کسی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔

"ایک جیپ میں میرے ساتھ جولیا اور خاور ہوں گے جبکہ دوسری جیپ کو چوہان ڈرائیو کرے گا اور اس کے ساتھ صالحہ ہو گی۔ ہم نے پنجلو پہنچنا ہے لیکن پنجلو میں داخل ہونے سے پہلے رک جانا ہے۔ آگے ہم ایک ہی جیپ میں جائیں گے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران کی ہدایت کے مطابق دونوں جیپوں میں سوار ہو کر اور چکر کاٹ کر دوبارہ سرحدی چوکی پر پہنچے تو مسٹر بھاٹیہ وہاں پہلے سے موجود تھا۔ اس نے ہاتھ ہلایا تو راڈز ہٹا لئے گئے اور دونوں جیپیں سرحد کراس کر کے آگے کافرستانی علاقے میں داخل ہو گئیں۔ ایک موڑ کے بعد کافرستانی چیک پوسٹ تھی۔ وہاں ایک آفیسر موجود تھا۔ اس نے جیپوں کو دیکھتے ہی مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا تو انہیں چیک کرنے

ں بجائے راڈز ہٹائے گئے اور دونوں جیپیں راڈز کراس کر کے آگے ل گئیں۔ عمران کے اشارے پر چوہان نے اپنی جیپ آگے رکھی وئی تھی۔ عمران نے اپنی جیپ کی رفتار سست کر دی جس کا نتیجہ ہ ہوا کہ چوہان کی جیپ کافی آگے نکل گئی اور پھر عمران اسی رفتار ے جیپ چلانے لگا۔

"یہ تم نے کب سارا انتظام کیا تھا"....... جولیا نے کہا۔

"انتظام تو صبح کیا گیا ہو گا البتہ اس انتظام کے لئے مجھے رات کو افی دیر تک جاگنا پڑا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے ہماری گرانی چھوڑ کر وہ ہم پر میزائل فائر کر سکتے ہیں کیونکہ بزرگ کہتے ہیں ہ بھونکتے ہوئے کتوں کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ بھونکنا چھوڑ کر کاٹنا شروع ر دیں"....... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ انتظام آپ نے خصوصی طور پر کیوں کرایا ہے یہاں۔ یہ انتظام راستے میں بھی تو ہو سکتا تھا"....... خاور نے کہا۔

"وہاں ہماری نگرانی کی جا رہی تھی اس لئے اگر وہاں یہ انتظام ہوتا تو رپورٹ آگے پہنچ جاتی اور اس انتظام کا کوئی فائدہ ہی نہ ہوتا"....... عمران نے جواب دیا تو اس بار خاور کے ساتھ ساتھ جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس وکرم سے پنجلو میں ہی دو دو ہاتھ کر لئے جائیں تو بہتر ہے"....... خاور نے کہا۔

"وہ تو کرنے ہی پڑیں گے کیونکہ وکرم سے ہم نے رائے پرشاد

کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں کیونکہ صرف وکرم ہی اس کے بارے میں جانتا ہو گا"....... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر جیپ سرحدی چیک پوسٹ سے تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد پنجلو گاؤں کے نواح میں پہنچ گئی جبکہ وہاں دوسری جیپ پہلے سے موجود تھی۔

"آؤ میرے پیچھے"....... عمران نے جیپ ان کے قریب روک کر کہا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔

"آپ نے یہاں سے ایک ہی جیپ میں جانے کی بات کی تھی"....... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے یاد ہے لیکن دوسری جیپ اس جگہ چھوڑنی ہے جہاں سے مسٹر بھاٹیہ کو دوبارہ واپس مل جائے۔ اس کے آدمی وہاں موجود ہوں گے"....... عمران نے کہا تو خاور اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر ایک احاطے کے سامنے جا کر عمران نے جیپ روک دی۔ اس احاطے کے اوپر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

"تم بھی نیچے اتر آؤ اور سامان بھی اتار لو۔ ہم نے یہ جیپ چھوڑنی ہے"....... عمران نے کہا تو جولیا اور خاور دونوں جیپ سے نیچے اتر آئے جبکہ دوسری جیپ بھی عمران کی جیپ کے پیچھے آکر رک گئی۔ عمران احاطے کے گیٹ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک آدمی پھاٹک کھول کر باہر آگیا۔

"جی صاحب"....... اس نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

"جی میرا نام پرکاش ہے"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"میرا نام پرنس ہے۔ مسٹر بھاٹیہ نے کہا تھا کہ پرکاش یہ جیپ واپس پہنچا دے گا"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"....... پرکاش نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ پھاٹک کے اندر چلا گیا جبکہ عمران واپس اپنی جیپ کی طرف آگیا۔ اسی لمحے احاطے کا پھاٹک کھلا اور پھر پرکاش تیزی سے خالی جیپ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ صالحہ اور جولیا دونوں اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئیں جبکہ خاور اور چوہان عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

"مشین پسٹل تھیلیوں سے نکال کر جیبوں میں ڈال لو اور ایک مجھے بھی دے دو"....... عمران نے کہا تو خاور اور چوہان نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے اور پھر جلد ہی عمران نے ایک چھوٹے سے ہوٹل کی سائیڈ میں جیپ روک دی۔

"چوہان۔ تم نے یہیں رہنا ہے اور خیال رکھنا ہے۔ یہاں کے لوگ سامان چرانے کے ماہر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم چرا لئے جاؤ"۔ عمران نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا۔

"مجھے انہوں نے چرا کر کیا کرنا ہے"....... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سامان تو دوبارہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے مگر ہم چوہان کو کہاں سے لائیں گے اس لئے ثابت ہوا کہ اصل سرمایہ تم ہو "....... عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا اور پھر عمران اپنے دیگر ساتھیوں سمیت ہوٹل کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل متوسط طبقے کا تھا اس لئے وہاں عام لوگ ہی آجا رہے تھے۔ ہال خاصا چھوٹا تھا اور وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کی تعداد خاصی کم تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جیسے ہی اندر داخل ہوا سب لوگ یوں چونک کر اور حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگے جیسے انہوں نے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جہاں دو مقامی آدمی موجود تھے۔

" ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے جناب کورو سے ملنا ہے "....... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر ایک آدمی سے کہا۔

" جی بہتر۔ آئیں "....... اس آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں ایک راہداری میں لے آیا جس میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور باہر کوئی دربان وغیرہ موجود نہ تھا۔ وہ آدمی اس کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا ضرور گیا تھا لیکن انتہائی سادہ سے انداز میں۔ میز کے پیچھے ایک عام سی کرسی پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی۔ اس کے باوجود اس کے چہرے سے محسوس ہوتا تھا کہ وہ خاصا تجربہ کار آدمی ہے۔ وہ عمران اور اس کے پیچھے خاور، جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ دارالحکومت سے آئے ہیں آپ سے ملنے "....... کاؤنٹر مین نے جو ان کے آگے تھا اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مارگریٹ، روزی اور جیکسن "....... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام کورو ہے اور میں اس ہوٹل کا مالک ہوں مگر "۔ نوجوان نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ اطمینان سے بیٹھیں۔ اگر ہم اتنا طویل سفر کر کے آپ کے پاس آئے ہیں تو آپ چند منٹ بیٹھ کر ہماری بات تو سن سکتے ہیں "....... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تشریف رکھیں۔ اصل میں آپ کی اچانک آمد نے مجھے حیران کر دیا ہے کیونکہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آپ جیسے بڑے لوگ عام طور پر نہیں آیا کرتے اور پھر میرے چھوٹے سے ہوٹل میں۔ بہرحال آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے "....... کورو نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمیں بھی آپ سے براہ راست کوئی کام نہیں ہے بلکہ آپ کے بڑے بھائی وکرم سے کام ہے۔ ہم نے اسلحے کی ایک بڑی کھیپ کی بکنگ کرانی ہے "....... عمران نے جواب دیا تو کورو ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" آپ کو کس نے بتایا ہے کہ وکرم میرا بڑا بھائی ہے "....... کورو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس دھندے میں ہم ہیں اس میں معلومات مل ہی جایا کرتی ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن مسٹر مائیکل ۔ آپ کو یہ سن کر یقیناً مایوسی ہو گی کہ میرے اور وکرم کے درمیان تعلقات نہیں ہیں ۔ میں اس کے اس بزنس کے خلاف ہوں اسی لئے تو یہاں چھوٹا سا ہوٹل بنائے ہوئے ہوں ۔ بہرحال یہ کام صاف ہے اس لئے میں مطمئن ہوں ورنہ تو میں وکرم کے ساتھ مل کر کسی بڑے شہر میں بہت بڑا ہوٹل کھول لیتا "....... کورو نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن آپ فون پر تو ہماری بات وکرم سے کرا سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" نہیں مسٹر مائیکل ۔ آئی ایم سوری ۔ میں اس سے کوئی رابطہ کسی صورت بھی نہیں رکھنا چاہتا "....... کورو نے جواب دیا۔

" چلیں نہ رکھیں ۔ اس کا فون نمبر اور پتہ بتا دیں ۔ ہم براہ راست اس سے مل لیں گے "....... عمران نے کہا۔

" اس کا اڈا کہاں ہے مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی میرا اس سے رابطہ ہے اس لئے میرے پاس اس کا فون نمبر بھی نہیں ہے"....... کورو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ اس صورت میں تو ہمارا یہاں ٹھہرنا فضول ہے ۔

بہرحال شکریہ "....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی جو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" آئی ایم سوری ۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکا"۔ کورو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے میز کی دوسری طرف خالی جگہ پر گرا اور خاور نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر دفتر کا دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور اس کی جیکٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو "....... عمران نے کہا۔

" اس سے لمبی پوچھ گچھ مت کرو ۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے۔ اس کی گردن پر پیر رکھ کر پوچھ لو "....... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے کورو کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جب کورو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھا ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد ہی کورو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کا جسم اٹھنے کے لئے تیزی سے سمٹنے لگا ہی تھا کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے موڑ دیا تو کورو کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ ایک بار پھر مسخ ہوتا

چلا گیا۔

" بولو کہاں ہے وکرم ۔ بولو "...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

" ہٹاؤ ۔ پیر ہٹاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ پیر ہٹاؤ "...... کورو نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد دگرگوں نظر آ رہی تھی۔

" سب کچھ بتا دو ورنہ "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ ۔ وہ سوگرانی پہاڑی پر رہتا ہے ۔ اس کا اڈا بھی سوگرانی پر ہے "...... کورو نے جواب دیا۔

" وہاں کا فون نمبر بتاؤ "...... عمران نے کہا تو کورو نے رک رک کر فون نمبر بتا دیا۔

" وہ کس طرح یہاں آ سکتا ہے ۔ بولو ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ بولو "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" وہ ۔ وہ یہاں موجود ہے پنجلو میں ۔ کالی عمارت میں "...... کورو نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

" کالی عمارت ۔ وہ کون سی ہے "...... عمران نے کہا تو کورو نے بتا دیا کہ پنجلو کی مین مارکیٹ میں ایک کلب ہے جسے بلیک کلب کہا جاتا ہے ۔ اس عمارت کی کھڑکیاں سیاہ رنگ کی ہیں اس لئے مقامی طور پر یہاں اسے کالی عمارت کہا جاتا ہے۔ وکرم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں موجود ہے "...... کورو نے کہا تو عمران نے اس سے وہاں کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے پیر کو جھٹکے سے اوپر کی

طرف موڑ دیا اور اس کے ساتھ ہی کورو کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں ۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" بلیک کلب "...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" کورو بول رہا ہوں ۔ بات کراؤ "...... عمران نے کورو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ہولڈ کرو "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ وکرم بول رہا ہوں ۔ کیا بات ہے کورو ۔ کیوں فون کیا ہے "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" دو عورتیں اور تین مرد ایک سیاحتی کمپنی کی جیپ میں آئے ہیں اور وہ میرے ہوٹل میں کھانا کھانے آئے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بھوٹان کی طرف سے آئے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جن کی تمہیں تلاش ہے "...... عمران نے کورو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ کیا واقعی "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہاں "...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" کیا تم ان کے کھانے یا مشروب میں کوئی ایسی چیز ملا سکتے ہو کہ یہ فوری بے ہوش ہو جائیں "...... وکرم نے کہا۔

" تم کہو تو انہیں گولیاں ماری جا سکتی ہیں ۔ اتنا درد سر لینے کی کیا

ضرورت ہے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ اگر یہ وہی لوگ ہیں تو پھر یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ۔ الٹا تم ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے ۔ تم انہیں کسی طرح بے ہوش کر دو تاکہ میں انہیں اپنے اڈے پر منگوا لوں ۔ پھر میں ان کو چیک بھی کر لوں گا اور ان سے نمٹ بھی لوں گا "۔ وکرم نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم مجھے بتاؤ کہ انہیں کہاں بھجوانا ہے ۔ میں وہیں بھجوا دیتا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" میرا آدمی کوشو آئے گا۔ تم اسے اچھی طرح جانتے ہو ۔ تم انہیں کوشو کے حوالے کر دینا اور بس "...... وکرم نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بھیج دو کوشو کو ۔ اسے کہو کہ وہ سیدھا میرے آفس آجائے "...... عمران نے کہا۔

" تم وہ کام کرو ۔ کوشو ابھی پہنچ جائے گا "...... وکرم نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آؤ اب اس کوشو کے آنے سے پہلے یہاں سے نکل چلیں ۔ اب ہم نے اس بلیک کلب میں تنویر ایکشن سے کام لینا ہے "...... عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس کے ساتھی جب باہر آئے تو عمران نے خود ہی دروازہ بند کر دیا۔

" کورو نے کہا ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے اور جب بلیک کلب سے کوشو آئے تو اسے بھی پندرہ منٹ بعد آفس بھجوانا "۔ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے کہا۔

" یس سر "...... اس آدمی نے کہا تو عمران آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" وکرم کو تو پہلے چیک کرنا پڑے گا ۔ پھر ہی وہاں ایکشن سے کام لینا ہو گا "...... خاور نے کہا۔

" وہ خود ہی سامنے آجائے گا "...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک دو آدمیوں سے پوچھ کر بلیک کلب کے سامنے پہنچ گئے ۔ عمران نے جیپ ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے ۔

" جب تک میں فائر نہ کروں تم نے حرکت میں نہیں آنا "۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ کلب کورو ہوٹل سے زیادہ بڑا تھا اور اس کا ہال بھی خاصا وسیع تھا۔ اس میں بیٹھے ہوئے افراد بھی اسے زیر زمین دنیا کے افراد لگتے تھے ۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو مقامی آدمی موجود تھے ۔

" ہمیں کورو نے بھیجا ہے وکرم صاحب کے پاس ۔ کہاں ہے وہ "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ وہ تو سپیشل آفس میں ہیں "...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

" تو آپ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں "...... عمران نے کہا۔

" پہلے میں ان سے پوچھ لوں "...... اس آدمی نے کہا اور سامنے

پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ رسیور
پر رکھ دیا اور دوسرے ہاتھ کو جیب سے نکال کر اس نے اس آدمی کے
ہاتھ میں دے دیا۔

" ہم سرپرائز دینا چاہتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں خود ساتھ چلتا ہوں "...... اس آدمی
نے جلدی سے مٹھی کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ عمران نے
ایک خاصی بڑی مالیت کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا تھا اور پھر
اس نے سائیڈ پر کھڑے دوسرے آدمی کو وہاں رکنے کا کہا اور خود وہ
کاؤنٹر سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں موجود تھے
یہاں باقاعدہ جوا کھیلا جا رہا تھا۔ ایک طرف کمرہ تھا جس کا دروازہ بند
تھا اور باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا۔

" انہیں کورو نے بھیجا ہے "...... کاؤنٹر مین نے اس مسلح آدمی
سے کہا۔

" اوہ اچھا "...... اس مسلح آدمی نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو "...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر
مین سلام کر کے واپس چلا گیا تو عمران دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل
ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی
کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے لیکن کمرہ خالی تھا۔ البتہ ایک سائیڈ پر موجود

تھ روم کے دروازے سے روشنی کی کرنیں باہر نکل رہی تھیں اور
ندر پانی گرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران مسکرا
یا۔ جب سب ساتھی اندر داخل ہوئے تو عمران نے دروازہ بند کر
کے اسے اندر سے لاک کر دیا اور خود اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے
ا اشارہ کر کے دبے پاؤں چلتا ہوا باتھ روم کے دروازے کے قریب
جا کر رک گیا جبکہ اس کے ساتھی اس طرح سائیڈوں میں ہو گئے کہ
باتھ روم کا دروازہ کھلتے ہی وہ سامنے نظر نہ آئیں۔ تھوڑی دیر بعد
دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہاتھ جھٹکتا ہوا باہر
آیا ہی تھا کہ عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور
دوسرے لمحے اندر سے آنے والا آدمی چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر
ایک زور دار دھماکے سے کھلی جگہ پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔
عمران نے اسے مخصوص انداز میں گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھال
دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی وکرم کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا تو عمران
آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کی گردن پر اور دوسرا
کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو
وکرم کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور پھر پردہ اتار کر اسے کرسی سے
باندھ دو۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے آسانی سے زبان نہ
کھولے گا "...... عمران نے کہا تو اس کی ہدایت پر عمل درآمد شروع
کر دیا گیا۔ اس دوران فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ

کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے وکرم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کرسٹوفر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ لوگ بھوٹان کی سرحدی چوکی پر آئے اور پھر واپس چلے گئے ہیں"...... کرسٹوفر نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ انہیں ہمارے بارے میں اطلاع مل گئی ہے اس لئے اب وہ کسی اور راستے سے آئیں گے۔ لیکن ہم نے تمام راستوں پر پکٹنگ کر رکھی ہے وہ جس راستے سے بھی آئیں انہیں بہرحال ہلاک تو ہونا ہی پڑے گا"...... کرسٹوفر نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کافرستان چیک پوسٹ پر موجود ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کام جاری رکھو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا جبکہ اس دوران وکرم کو کرسی پر پردے کی رسی بنا کر اچھی طرح باندھ دیا گیا تھا۔ عمران رسیور رکھ کر مڑا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ایک بار پھر مڑ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے وکرم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کورو ہوٹل سے راسٹن بول رہا ہوں جناب۔ آپ کو ایک انتہائی بری خبر دینی ہے"...... دوسری طرف سے منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے دانستہ حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کورو کی موت کی خبر دینے والا ہے۔

"جناب آپ کے چھوٹے بھائی کورو کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا"...... عمران نے بڑے بھائی کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ان کو ان کے آفس میں ہلاک کیا گیا ہے۔ فی الحال تو اتنا معلوم ہوا ہے کہ دو مرد اور دو عورتیں ان کے آفس میں گئیں اور پھر وہ واپس چلی گئیں اور کاؤنٹر پر کہہ دیا گیا کہ انہیں پندرہ منٹ تک ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ پھر ان کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ اب ضرورت پڑنے پر جب رابطہ کیا گیا تو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا اور پھر جب آفس میں جا کر چیک کیا گیا تو وہاں چیف کورو کی لاش ملی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری سیڈ۔ میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے ایک گھنٹے بعد میں خود آرہا ہوں۔ اس وقت تک تم نے کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کرسی کی طرف مڑ گیا جس کرسی پر وکرم بندھا ہوا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب جلدی کام نمٹانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال لیا جبکہ خاور نے ہاتھ بڑھا کر وکرم کا ناک اور منہ دنوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو خاور نے ہاتھ ہٹا لئے عمران وکرم کے سامنے کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد وکرم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے پردے سے بنی ہوئی رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ چوہان اس کی کرسی کے عقب میں کھڑا تھا تاکہ اسے ساتھ ساتھ چیک کرتا رہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... وکرم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جن کی ہلاکت کے لئے تم نے یہاں ٹریپ بچھا رکھا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے کہا تو وکرم نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے اس کے جسم میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم یہاں۔ کیا مطلب"...... وکرم کے

لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہمارے پاس وقت نہیں ہے وکرم اور تم خواہ مخواہ کسی لالچ ں وجہ سے اس چکر میں شامل ہو گئے ہو۔ اگر تم اپنی اور اپنے اتھیوں کی جانیں بچانا چاہتے ہو تو مجھے تفصیل بتا دو کہ رائے پرشاد ہاں ہے۔ سائنس دان اور لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے اور وہاں س ٹائپ کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے تو صرف رائے پرشاد کا فون نمبر معلوم ہے اور بس"۔ وکرم نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کا لہجہ بتا رہا تھا ، وہ سچ بول رہا ہے۔

"کیا نمبر ہے اس کا"...... عمران نے کہا تو وکرم نے نمبر بتا دیا۔ ایداس کے ذہن میں تھا کہ نمبر بتانے سے یہ لوگ کوئی فائدہ اصل نہیں کر سکتے اس لئے اس نے نمبر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتا یا۔

"تم کیسے اس چکر میں ملوث ہوئے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اسلحہ اسمگلنگ کا کام کرتا ہوں اور رائے پرشاد نے وعدہ کیا ہے کہ حکومت کافرستان میرے بزنس کو نظرانداز کر دے گی۔ پھر اہر ہے اس سے مجھے کروڑوں روپوں کا فائدہ ہو گا اس لئے میں نے گرانی کی حامی بھر لی۔ پھر اس نے مجھے تم لوگوں کو ہلاک کرنے کا ہہ دیا لیکن تم غائب ہو گئے"...... وکرم نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" تمہارا مین آدمی کرسٹوفر ہے "...... عمران نے کہا تو وکرم ایک بار پھر چونک پڑا۔

" ہاں ۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا ۔ کیا مطلب "...... وکرم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ کافرستان کی سرحدی چوکی پر موجود ہے "...... عمران نے کہا تو اس بار وکرم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" وہاں کا فون نمبر بتاؤ میں نمبر ملا دیتا ہوں ۔ تم اسے کہہ دو کہ ہم لوگ بھوٹان سے واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں اس لئے اب سارا مشن ختم ہو گیا ہے ۔ اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو واپس اڈے پر جانے کا کہہ دو "...... عمران نے کہا۔

" مم ۔ مگر ۔ تم میرے ساتھ کیا سلوک کرو گے "...... وکرم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" تم ہم سے تعاون کر رہے ہو اس لئے ہم تمہیں آزاد کر دیں گے "...... عمران نے جواب دیا تو وکرم کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی پھر اس نے کرسٹوفر کا نمبر بتا دیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا ۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور وکرم کے کان سے لگا دیا۔

" کافرستان چیک پوسٹ نمبر اٹھائیس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کرسٹوفر ۔ تم تمام ساتھیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ مشن ختم ہو گیا ہے ۔ پاکیشیائی ایجنٹ بھوٹان سے واپس پاکیشیا روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہ یقیناً ہم سے خوفزدہ ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور تم بھی اڈے پر واپس پہنچ جاؤ ۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں "...... وکرم نے کہا۔

" اوکے باس ۔ ویسے باس پہلے بھی میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ وہ واپس بھوٹان چلے گئے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک ہاتھ وکرم کے منہ پر رکھا اور رسیور خود اپنے کان سے لگا لیا۔

" ہاں ۔ بہرحال جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو "...... عمران نے وکرم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ ہٹایا اور رسیور رکھ دیا۔

" خاور ۔ اسے آف کر دو "...... عمران نے کہا تو خاور کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کمرہ وکرم کی چیخ سے گونج اٹھا لیکن کھڑی ہتھیلی کی ایک ہی بھرپور ضرب نے اس کی گردن توڑ دی تھی۔ اس لئے چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو وکرم نے بتائے تھے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وکرم بول رہا ہوں جناب" .... عمران نے وکرم کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ تم ۔ میں رائے پرشاد بول رہا ہوں ۔ تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی ۔ کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا" .... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"جناب وہ بھوٹان کی سرحدی چیک پوسٹ پر پہنچے اور پھر واپس چلے گئے ۔ میرے آدمی وہاں موجود تھے ۔ انہوں نے مجھے اطلاع دی تو میں نے ان کی نگرانی کرائی ۔ پھر اطلاع ملی کہ ان کا رخ پوناکھا کی طرف ہے ۔ میں نے پوناکھا میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا۔ ابھی ابھی انہوں نے اطلاع دی ہے کہ یہ سب پوناکھا سے واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب میرے لئے کیا حکم ہے" .... عمران نے وکرم کی آواز اور لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پنجلو کے بلیک کلب سے ۔ یہ میرا خصوصی اڈا ہے" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کنفرم ہو کہ وہ واپس چلے گئے ہیں" .... رائے پرشاد نے کہا۔

"یس سر۔ میرے آدمیوں کی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی" ۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب تم اپنا کام کرو" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب ۔ آپ نقشے کی مدد سے اس کی لوکیشن تو چیک کر سکتے ہیں" .... خاور نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ وائرلیس فون ہے ۔ اس کی لوکیشن چیک نہیں ہو سکتی" .... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب ہم یہاں کیوں موجود ہیں" .... جولیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور دوبارہ رائے پرشاد کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس" .... رائے پرشاد کی آواز سنائی دی ۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں" .... عمران نے کافرستانی صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ یس ۔ میں رائے پرشاد بول رہا ہوں چیف آف ایس ایس" .... رائے پرشاد نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں" .... عمران نے ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہیلو" .... عمران نے ایک لمحہ ٹھہر کر کافرستان کے صدر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں رائے پرشاد بول رہا ہوں ۔ چیف آف سیکرٹ سر

ایجنسی سر"...... دوسری طرف سے رائے پرشاد نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے اب تک کی"...... عمران نے بڑے بھاری اور بااعتماد لہجے میں کہا۔

"سر۔ پاکیشیائی ایجنٹ بھوٹان کے راستے یہاں پہنچنا چاہتے تھے۔ انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی تھی کہ اس فارمولے پر کام ساریہ میں ہو رہا ہے لیکن یہاں ہم نے ان کے خلاف ایسا جال بچھا دیا تھا کہ وہ کافرستان میں داخل ہوتے ہی یقینی طور پر ہلاک ہو جاتے اور شاید انہیں اس بارے میں کہیں سے اطلاع مل گئی اس لئے وہ خوفزدہ ہو کر واپس پونا کھا چلے گئے اور پھر وہاں سے وہ پاکیشیا چلے گئے ہیں"...... رائے پرشاد نے کہا۔

"وہ اس طرح واپس جانے والے تو نہیں ہیں۔ آپ کی اطلاع غلط بھی تو ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ اس کے باوجود وہ مشن سپاٹ تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور کام بھی صرف ایک ماہ کا ہے اس لئے ایک ماہ ہم آسانی سے گزار لیں گے"...... رائے پرشاد نے کہا۔

"کیا سیٹ اپ ہے۔ تفصیل بتاؤ تاکہ میں مطمئن ہو سکوں"۔ عمران نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ساریہ پہاڑی سے شمال کی طرف ایک اور پہاڑی ہے جس کا نام پاجوگ ہے۔ اس پاجوگ میں سائنس دانوں کو رکھا گیا

ہے اور ان کے پاس دو ماہ کی خوراک اور دیگر تمام ضروری سامان پہنچا دیا گیا ہے اور باہر سے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان سے رابطہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہے۔ ساریہ پہاڑی کے اوپر میزائل اڈا ہے جس کا کمانڈر کرشن ہے۔ وہ اس پاجوگ پہاڑی پر مسلسل نظریں رکھے گا جبکہ ہم نے اپنا ہیڈ کوارٹر ساریہ گاؤں سے ہٹ کر ایک علیحدہ عمارت میں بنایا ہے۔ ہم نے پاجوگ پہاڑی کے گرد ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں کہ وہاں رینگتی ہوئی مکڑی بھی ہماری نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی اور ہم یہاں بیٹھے بیٹھے ایک بٹالین فوج کو پاجوگ پہاڑی پر تباہ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے ساریہ گاؤں میں بھی اپنے آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ فوجی چھاؤنی میں بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹ ساریہ گاؤں یا فوجی چھاؤنی کے قریب پہنچیں گے انہیں ختم کر دیا جائے گا اور اگر یہ کسی طرح پاجوگ پہاڑی کی طرف گئے تب بھی انہیں آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... رائے پرشاد نے بڑے جوشیلے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے اپنی قدر میرے دل میں بڑھا دی ہے رائے پرشاد۔ لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری اس عمارت تک پہنچ جائیں اور تمہیں علم ہی نہ ہو سکے"۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"جناب۔ یہ عمارت کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہے۔ البتہ اس

کے نیچے دو بڑے تہہ خانے ہیں جنہیں ہم استعمال کر رہے ہیں۔ وہ لوگ اس عمارت میں آ بھی جائیں تب بھی انہیں معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے جناب آپ بالکل بے فکر رہیں۔ اول تو یہ لوگ یہاں آئیں گے ہی نہیں اور اگر پہنچ بھی گئے تو انہیں ہر صورت میں لاشوں میں تبدیل ہونا پڑے گا"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس وکرم کی رسی کھول دو اور اس کی لاش باتھ روم میں ڈال دو جلدی کرو تاکہ جب تک اس کی لاش ملے ہم ساریہ گاؤں کے قریب پہنچ جائیں "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو رائے پرشاد کا اسسٹنٹ گوپال اندر داخل ہوا۔

" آؤ گوپال۔ بیٹھو۔ میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس باس "...... گوپال نے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" ابھی کافرستان کے صدر صاحب کی کال آئی تھی۔ انہوں نے میرے سیٹ اپ کی تفصیل سن کر کھل کر میری تعریف کی ہے لیکن نہیں سیٹ اپ کی تفصیل بتاتے ہوئے میرے ذہن میں اس سیٹ پ کی ایک کمزوری آ گئی ہے۔ گو میں نے صدر صاحب کو تو مطمئن ردیا ہے لیکن میں خود اب مطمئن نہیں ہوں "...... رائے پرشاد

نے کہا۔
" وہ کیا باس "...... گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" صدر صاحب نے اس عمارت کے بارے میں خدشہ ظاہر کیا ہے
کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس عمارت پر بھی ریڈ کر سکتے ہیں جس پر انہیں
یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ ہم اس عمارت کے نیچے تہہ خانوں میں ہیں
اور عمارت کھنڈرات کی صورت میں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ و
لوگ اگر اس عمارت تک پہنچ گئے تو سارا سیٹ اپ دھرے کا دھ
رہ جائے گا اس لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے "...... رائے پرشاد نے کہا۔
" باس ۔ اس پر تھری ایکس ٹی ایس لگا دیا جائے ۔ اس طرح اس
عمارت سے دو سو گز تک چاروں طرف چیکنگ ہوتی رہے گی۔ جیسے
ہی کوئی اس ایریئے میں داخل ہو گا یہاں کاشن مل جائے گا اور
اسے چیک کر کے ایکشن لیا جا سکتا ہے "...... گوپال نے کہا۔
" اوہ ہاں ۔ واقعی ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ ٹھیک ۔
ایسا ہی ہو گا ۔ یہ کام تم کرو گے اور پھر چیکنگ بھی تم نے ہی کر
ہے ۔ میں مین ٹارگٹ کی چیکنگ تک ہی اپنے آپ کو محدود ر
چاہتا ہوں "...... رائے پرشاد نے کہا۔
" یس باس ۔ آپ بے فکر رہیں "...... گوپال نے کہا اور اٹھ کر
ہوا تو رائے پرشاد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور گوپال واپس چلا گیا۔
" یہ لوگ آخر واپس کیوں چلے گئے ہوں گے "...... رائے پر
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ گو وکرم نے کال کر کے اسے بتا دیا تھا

پاکیشیائی ایجنٹ کافرستانی سرحد سے واپس چلے گئے ہیں لیکن یہ بات
اس کے حلق سے کسی طرح اتر ہی نہ رہی تھی ۔ پہلے تو اس نے سوچا
کہ تھمپو سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ اس لئے بدل دیا کہ
تھمپو کو تو اس نے خود ہی نگرانی سے روک دیا تھا کیونکہ کافرستانی
علاقے میں نگرانی وکرم کے ذمے تھی اور ابھی وہ بیٹھا یہ باتیں سوچ
ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رائے پرشاد نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
" یس "...... رائے پرشاد نے کہا۔
" میں کرسٹوفر بول رہا ہوں وکرم کا اسسٹنٹ "...... دوسری
طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو رائے پرشاد بے اختیار اچھل
پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔
" وکرم کہاں ہے ۔ تم نے کیوں اس کی جگہ کال کی ہے "۔ رائے
پرشاد نے کہا۔
" باس وکرم کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے مجھے آپ کو کال کرنا
پڑی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو رائے پرشاد کی حالت
دیکھنے والی ہو گئی۔
" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم نشے میں ہو ۔ نانسنس "۔ رائے
پرشاد نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
" میں درست کہہ رہا ہوں جناب ۔ نہ صرف باس وکرم کو ہلاک
کر دیا گیا ہے بلکہ ان کے چھوٹے بھائی کورو کو بھی ہلاک کر دیا گیا

ہے "...... کرسٹوفر نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ کس نے کیا ہے یہ سب اور کب "۔ رائے پرشاد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے "...... کرسٹوفر نے کہا تو رائے پرشاد ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کا ۔ مگر وکرم نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" جناب ۔ مجھے باس وکرم نے کافرستانی سرحدی چوکی پر تعینات کر دیا تھا اور خود وہ پنجلو گاؤں کے بلیک کلب میں موجود تھے ۔ انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے نمٹنے کے لئے وہاں ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ سرحدی چوکی سے پنجلو کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے اور وہاں بے شمار ایسی سچوئیشنز ہیں کہ کسی بھی جیپ کو انتہائی آسانی سے میزائل سے اڑایا جا سکتا ہے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی جیپ بھوٹان چیک پوسٹ سے ہی واپس چلی گئی ہے ۔ میں نے باس وکرم کو اطلاع دی ۔ باس وکرم اس وقت بلیک کلب میں تھے ۔ پھر باس وکرم نے مجھے کال کر کے کہا کہ انہیں کنفرم اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس چلے گئے ہیں اس لئے میں اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے اڈے پر چلا جاؤں ۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی واپس اڈے پر پہنچ گئے ۔ پھر مجھے بلیک کلب سے اطلاع ملی کہ باس وکرم کی لاش ان کے سپیشل آفس کے باتھ روم سے ملی ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی مل گئی کہ باس کے چھوٹے بھائی کورو کو بھی اس کے ہوٹل کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے "۔ کرسٹوفر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ کیسے پتہ چلا کہ انہیں ہلاک کرنے والے پاکیشیائی ایجنٹ تھے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" میں نے پنجلو گاؤں پہنچ کر جو تحقیقات کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ ایک جیپ پہلے کورو ہوٹل کے سامنے کھڑی رہی اور دو عورتیں اور دو مرد کورو کے آفس میں گئے اور پھر وہ واپس چلے گئے ۔ تب پتہ چلا کہ کورو کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح بلیک کلب سے پتہ چلا کہ وہاں بھی تین مرد اور دو عورتیں آئیں اور پھر وہ باس وکرم کے آفس میں پہنچ گئے ۔ اس کے بعد وہ واپس گئے تو بعد میں باس وکرم کی لاش ان کے سپیشل آفس کے باتھ روم میں ملی اور جس گروپ کو تلاش کیا جا رہا تھا وہ بھی دو عورتوں اور تین مردوں پر مشتمل تھا اور جیپ پر سفر کر رہا تھا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں کسی طرح اطلاع مل گئی کہ باس وکرم ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے اور کورو باس وکرم کا بھائی ہے تو اس کو باس وکرم کے بارے میں معلوم ہو گا اس لئے وہ پہلے کورو کے پاس گئے اس سے معلومات حاصل کر کے وہ باس وکرم کے پاس پہنچ گئے ۔ باس وکرم کو مجبور کر کے انہوں نے مجھے فون کرایا اور پھر باس وکرم کو ہلاک کر کے وہ لوگ چلے گئے "...... کرسٹوفر نے

باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اس جیپ کے بارے میں تفصیل معلوم ہے "...... رائے پرشاد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ لیکن یہ جیپ کافرستان کی سیاحتی کمپنی کی ہے "۔ کرسٹوفر نے جواب دیا۔

" یہ لوگ کیسے کافرستان کی جیپ حاصل کر سکتے ہیں جبکہ وہ آئے بھوٹان سے ہیں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" جناب ۔ یہی تو اصل کھیل کھیلا گیا ہے ۔ کافرستان کی سیاحتی کمپنی کی جیپ بھوٹان میں انہیں مل گئی تھی اور انہوں نے وہیں آدمیوں کو ہلاک کر کے اس جیپ پر قبضہ کر لیا اور اطمینان سے پنجلو گاؤں پہنچ گئے اور ہم اس جیپ کو چیک کرتے رہ گئے جو پہلے ان کے پاس تھی "...... کرسٹوفر نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ گڈ شو ۔ تم تو وکرم سے بھی زیادہ سمجھ دار اور ذہین ہو گڈ شو۔ اس جیپ کے بارے میں جو تفصیل معلوم ہوئی ہے وہ بتا دو "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" شکریہ جناب ۔ آپ کی یہ تعریف میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے ۔ وہاں کسی نے اس جیپ کا نمبر ہی نہیں دیکھا۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس جیپ پر موٹے موٹے حروف میں سٹار ٹورسٹ کمپنی کافرستان لکھا ہوا تھا "...... کرسٹوفر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اس جیپ کو تلاش کراتا ہوں ۔ تمہیں بھی

س کا علیحدہ اور خصوصی انعام ملے گا "...... رائے پرشاد نے کہا تو دوسری طرف سے شکریہ کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کو آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ رائے پرشاد کالنگ ۔ اوور "...... رائے پرشاد نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ سیٹھو بول رہا ہوں ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سیٹھو ۔ کیا تم ساریہ گاؤں میں ہو ۔ اوور "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹ ایک جیپ میں سوار پنجلو گاؤں سے ساریہ گاؤں کی طرف آ رہے ہیں ۔ جیپ پر سٹار ٹورسٹ کمپنی کافرستان کے الفاظ موٹے موٹے لکھے ہوئے ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہے ۔ دو عورتیں اور تین مرد ۔ تم نے انہیں چیک کرنا ہے اور جیسے ہی یہ جیپ نظر آئے اس پر میزائل فائر کر کے اسے مکمل طور پر تباہ کرنا ہے ۔ تمہارے ساتھ اور کون ہے ۔ اوور "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" جی میرے ساتھ رام دیال ہے ۔ اوور "...... سیٹھو نے جواب دیا۔

"اسے بھی سمجھا دینا۔ان لوگوں کو کسی صورت بچ کر نہیں جا
چاہیئے اور جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہوں تم نے فوری مجھے رپور
کرنی ہے۔اوور"...... رائے پرشاد نے کہا۔
"یس باس۔آپ بے فکر رہیں۔اوور"...... دوسری طرف سے
کہا گیا تو رائے پرشاد نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں سوار تیزی سے ساریہ
گاؤں کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔سڑک پہاڑی تھی اور خاصی تنگ سی
تھی لیکن عمران جیپ کو خاصی تیز رفتاری سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا
جا رہا تھا۔
"اب میرے خیال میں ساریہ گاؤں تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں
ہے"...... جولیا نے کہا۔
"تمہیں تو ویسے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے جواب
دیا۔
"کیوں۔کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔اس کے لہجے
میں ناراضگی کا تاثر نمایاں تھا۔شاید اس نے عمران کے اس فقرے کا
مطلب کچھ اور لیا تھا۔

" اس لئے کہ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور جس کے ساتھ لفظ چیف لگ جائے وہ خطرے سے پاک ہو جاتا ہے ۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جادو بادشاہوں پر اثر نہیں کرتا ورنہ جادوگر ہی بادشاہ بن جاتے ۔ ان کے علاوہ اور کوئی بادشاہ بن ہی نہ سکتا حالانکہ میرے خیال میں آج تک کوئی جادوگر بادشاہ نہیں رہا"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب ۔ آپ بھی تو اس وقت بادشاہ ہیں ۔ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری حد تک تو مثال غلط ہے "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" کیا مطلب "...... صالحہ نے کہا ۔ جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس کے چہرے پر ابھی تک ناراضگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" اس لئے کہ مجھ پر تو کسی کے حسن کا جادو طویل عرصہ سے چلا ہوا ہے اور ابھی تک چل رہا ہے ۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو بے شک جولیا سے پوچھ لو "...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" بس ۔ ایسی ہی بکواس کرنے کے ماہر ہو"...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" عمران صاحب ۔ آپ کی باتیں سن کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی پکنک پر جا رہے ہوں حالانکہ میری چھٹی حس مسلسل الارم دے رہی ہے کہ ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں"...... اچانک خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں اسی لئے تو ایسی باتیں کرتا ہوں کہ تمہاری چھٹی حس آرام کرے ورنہ اگر وہ مسلسل الارم بجاتی رہی تو اس کی بیٹریاں بھی فیل ہو سکتی ہیں لیکن شاید میری باتیں تمہاری چھٹی حس پر اثر ہی نہیں کرتیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہم پر کسی بھی لمحے خطرناک حملہ ہو سکتا ہے "...... خاور نے اس کی ساری بات نظرانداز کرتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بالکل ہو سکتا ہے ۔ ہم دشمنوں کے علاقے میں ہیں لیکن اب تم خود بتاؤ کہ ہم کیا کریں ۔ ہم جیپ پر سفر کرنے کی بجائے اسے چھوڑ دیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہم پہاڑیوں کے درمیان پیدل چل کر بھی سارپہ گاؤں تک پہنچ سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

" ایسی صورت میں شاید اب تک ہم زندہ ہی نظر نہ آتے اور ہم ایک سیاحتی کمپنی کی جیپ میں سوار ہو کر عام سڑک پر سفر کر رہے ہیں اس لئے مخالف اور دشمن ہمیں نظرانداز کر رہے ہیں لیکن جیسے ہی ہم نے پیدل ان پہاڑیوں میں سفر شروع کیا ہم پر کسی بھی لمحے

کسی بھی طرف سے فائرنگ یا میزائل برسنے شروع ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ساریہ گاؤں پہنچ کر ہم کیا کریں گے ۔ کیا وہاں ہمیں کوئی ٹھکانہ مل جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھکانہ ملا نہیں کرتا بلکہ بنانا پڑتا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مزید ڈرائیونگ کے بعد عمران نے جیپ کی رفتار سست کر دی۔

" کیا ہوا "...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" فاصلہ بتانے والے میٹر کے مطابق ساریہ گاؤں اب قریب آگیا ہے اور اس جیپ پر وہاں جانا اپنے آپ کو خود ہی ان کے حوالے کرنا ہے کیونکہ لامحالہ وکرم اور کوروکی موت کی اطلاع رائے پرشاد تک پہنچ چکی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ اس جیپ کے بارے میں بھی انہیں اطلاع مل چکی ہو"...... عمران نے کہا۔

" اگر ایسا ہوتا تو اب تک ہم پر حملہ ہو چکا ہوتا"...... صالحہ نے کہا۔

" میں اسی لئے جیپ کو خاصی تیز رفتاری سے چلاتا رہا ہوں کہ جب تک اطلاع ملے اور وہ ہمارے خلاف کوئی سیٹ اپ تیار کریں ہم زیادہ سے زیادہ فاصلے طے کر جائیں "...... عمران نے کہا۔

" تو پھر اب کیا کرنا ہے ۔ اگر ہم پیدل جائیں گے تب بھی تو وہی پوزیشن ہے جو جیپ پر جانے کی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" تم سامان اتارو اور چلو ۔ یہ باتیں تو بعد میں بھی ہو سکتی ں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو ایک اڑی ڈھلوان سے نیچے اتارا اور پھر اسے آگے کو نکلی ہوئی ایک چٹان ے نیچے اس طرح روک دیا کہ جیپ نہ سڑک سے نظر آسکے اور نہ ہی ی پہاڑی سے جب تک کہ کوئی ڈھلوان میں آکر اسے چیک نہ رے ۔ پھر جیپ سے سامان اتار لیا گیا۔ عمران خاموش کھڑا ادھر ھر اس انداز میں دیکھ رہا تھا جیسے کسی خاص بات کا جائزہ لے رہا و۔

" عمران صاحب ۔ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے "۔ چوہان نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" پلاننگ یہ ہے کہ اس پاجوگ نامی پہاڑی میں موجود اس یبارٹری یا اڈے کو تباہ کرنا ہے جس میں پاکیشیائی فارمولے پر کام ہو رہا ہے ۔ اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن ہم تو ان پہاڑیوں کو سرے سے جانتے ہی نہیں"۔ چوہان نے کہا۔

" ایک نشانی ہے کہ ساریہ پہاڑی کے دامن میں فوجی چھاؤنی ہے اور اس سے پہلے ساریہ گاؤں اور ساریہ پہاڑی کے اوپر کافرستان کا میزائل اڈا ہے اور اس کے شمال میں پاجوگ پہاڑی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہمیں اس پاجوگ پہاڑی کو ٹارگٹ بنانا ہے ۔

ہمیں فوجی چھاؤنی، گاؤں یا میزائل اڈے سے کیا لینا"...... خاور نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے کہ پاجوگ پہاڑی کے گرد پہنچتے ہی ہم خوفناک میزائلوں کی فائرنگ شروع ہو جائے گی اس لئے میرے ذہن کے مطابق ہمیں دو اطراف میں کام کرنا ہو گا۔ ایک تو اس عمارت کو اڑانا ہے جس میں ایس ایس کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے اور جہاں سے وہ پاجوگ پہاڑی کو دن رات اور چاروں طرف سے کور کر رہے ہیں اور ہمیں اس میزائل اڈے کو بھی اڑانا ہے کیونکہ وہاں سے بھی پاجوگ پہاڑی کو دن رات مانیٹر کیا جا رہا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ کام کس طرح ہو گا کیونکہ یہ عمارت ساریہ گاؤں کے قریب ہے اور ساریہ پہاڑی پر جانے کا راستہ یقیناً فوجی چھاؤنی کی طرف سے ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

" لیکن اس عمارت کے خلاف جیسے ہی ہم حرکت میں آئے ایس ایس پوری قوت سے ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی اور ظاہر ہے پوری ایس ایس کو انہوں نے اس عمارت میں تو اکٹھا نہیں کر رکھا ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دو گروپ بنا لیں۔ ایک گروپ اس عمارت کے خلاف کارروائی کرے اور دوسرا گروپ چکر کاٹ کر ساریہ پہاڑی کے عقب میں پہنچے اور پھر وہاں سے اوپر میزائل اڈے پر پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس پہاڑی کے عقب میں پہنچنے کے لئے ہمیں خاصا طویل سفر طے کرنا پڑے گا۔ پہاڑیاں کسی مینار کی طرح نہیں ہوتیں کہ ہم گھوم کر دوسری طرف پہنچ جائیں گے۔ ان کا پھیلاؤ کئی میلوں پر محیط ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ دوسری طرف حکومت نے کوئی حفاظتی اقدامات نہ کر رکھے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری طرف سے پہاڑی کی ساخت ایسی ہو کہ کسی طرح اوپر پہنچا ہی نہ جا سکتا ہو اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے پہلے ایس ایس کے خلاف کرنا ہے پھر آگے کی بات سوچیں گے"...... خاور نے کہا۔

" خاور درست کہہ رہا ہے عمران۔ لیکن ہم سب کو اس عمارت پر واقعی کام نہیں کرنا چاہئے ورنہ ہم ایجنٹوں کے گھیرے میں آ کر ختم ہو جائیں گے بلکہ ایک گروپ آگے جائے جبکہ دوسرا گروپ اسے کور کرے یا پھر دوسرا گروپ ساریہ گاؤں جائے اور وہاں موجود ایس ایس کے ایجنٹوں کو اٹھائے اس کے بعد ان کی مدد سے اس پاجوگ پہاڑی پر پہنچ کر وہاں بم فائر کئے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

" پہلی تجویز ہی درست ہے جولیا۔ ایک گروپ آگے بڑھے اور دوسرا گروپ اسے کور کرے ورنہ گاؤں پہنچ کر ہم علیحدہ علیحدہ الجھ جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ مجھے اور خاور کو اجازت دیں۔ ہم اس عمارت پر قبضہ کرتے ہیں۔ آپ چاہیں تو ہمیں کور کریں چاہیں تو گاؤں میں کارروائی کریں"...... چوہان نے کہا۔

"ایس ایس کا چیف رائے پرشاد یقیناً اس عمارت میں ہو گا۔ وہ اگر ہمارے ہاتھ آجائے تو اس سے ہم اس کے پورے گروپ کو اس عمارت میں بلا کر ختم کر سکتے ہیں اور اس کے بعد ہم آزاد ہوں گے کہ جس طرح چاہیں مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہمیں کرنے دیں"...... چوہان نے کہا۔

"اس عمارت تک کیا ہمیں گاؤں سے گزر کر جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ۔ ہم اس وقت گاؤں کی مخالف سمت پر ہیں ۔ وہ عمارت جو بظاہر ٹوٹا پھوٹا سا کھنڈر ہے شمال کی جانب ہے اس لئے ہمیں ہر صورت میں گاؤں سے گزر کر وہاں تک جانا ہو گا ورنہ دوسری صورت میں ہمیں طویل چکر کاٹنا ہو گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا ۔ یہاں کھڑے کھڑے تو ویسے بھی ہم ان کے ہاتھوں مارے جا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اسلحہ تیار کرو جلدی اور پھر چلو میرے پیچھے آؤ ۔ ہم چکر کاٹ کر عمارت کی طرف جائیں گے ۔ اس طرح ہم محفوظ رہیں گے"۔ عمران نے کہا تو اس کی ہدایت پر عمل درآمد ہو گیا اور پھر وہ جیپ کو وہیں چھوڑ کر عمران کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے ۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل اونچی نیچی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے

تھے کہ اچانک انہیں اپنے سروں پر سرر کی تیز آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سر اٹھا کر صورت حال کو چیک کرتے اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی میزائل براہ راست اس کے سر سے آٹکرایا ہو اور اس کا سر کروڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو ۔ پھر اس کے تمام احساسات یکلخت تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے ۔

رائے پرشاد اپنے آفس میں بیٹھا بڑی بے چینی سے اپنے گروپ کی طرف سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہونے والی کسی کارروائی کی رپورٹ کا شدت سے منتظر تھا لیکن ہر طرف سے خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کسی طرف سے کوئی رپورٹ ہی نہ آرہی تھی اس لئے وہ سخت بے چین ہو رہا تھا کیونکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ جیپ میں سوار ہو کر پنجلو گاؤں سے یہاں آنے کے لئے نکل پڑے ہیں تو پھر لازماً اب تک انہیں یہاں سار یہ گاؤں پہنچ جانا چاہئے تھا۔

" یہ کس ٹائپ کے لوگ ہیں کہ اچانک غائب ہو جاتے ہیں"....... رائے پرشاد نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی سے اٹھ کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ ابھی اسے ٹہلتے ہوئے چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور گوپال اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کے عضلات مسرت

کی شدت سے اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے اعصاب میں خون کی بجائے بجلی کی طاقتور رو دوڑنا شروع ہو گئی ہو۔ اسے دیکھ کر رائے پرشاد بے اختیار اچھل پڑا۔

" باس۔ باس۔ میں نے انہیں مار گرایا ہے باس۔ میں نے انہیں مار گرایا ہے"....... گوپال نے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ اطمینان سے بات کرو۔ یہ کیا وحشت ہے"....... رائے پرشاد نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو میں نے مار گرایا ہے"....... گوپال نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا تو اس بار گوپال جیسا حشر رائے پرشاد کا ہوا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کہاں۔ کس طرح۔ جلدی بتاؤ۔ جلدی۔ فوراً"....... رائے پرشاد نے چیختے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ باس۔ وہ زیرو تھری میں اچانک داخل ہوئے تو مجھے وہ ٹی ایم سکرین پر نظر آگئے۔ وہ دو عورتیں اور تین مرد تھے اور وہ بڑے چوکنے انداز میں اس طرح چل رہے تھے جیسے کسی خطرے سے بچنا چاہتے ہوں۔ میں سمجھ گیا کہ یہی ہمارا شکار ہیں۔ میں نے فوراً کروسٹام ریز کو ٹارگٹ پر فکس کیا اور پھر میں نے اسے فائر کر دیا اور باس۔ کروسٹام ریز بم عین ان کے سروں پر پہنچ کر پھٹ گیا اور پھر پانچوں کے پانچوں بے حس و حرکت ہو کر گر گئے اور میں آپ کو بتانے آیا ہوں"....... گوپال نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا وہ ہلاک ہوگئے ہیں یا زندہ ہیں"...... رائے پرشاد نے آگے بڑھ کر گوپال کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر باقاعدہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ کروستام ریز سے انسان بے ہوش ہو جاتا ہے۔ میں تو آپ کو اطلاع دینے آگیا ہوں۔ اب میں جا کر مشین گن سے ان کا خاتمہ کر دوں گا"...... گوپال نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ۔ رک جاؤ"...... رائے پرشاد نے کہا تو گوپال رک گیا۔

"یہ کتنے عرصہ کے لئے بے ہوش ہوئے ہیں"...... رائے پرشاد نے پوچھا۔

"یہ اٹھارہ گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آسکتے باس۔ کروستام ریز انتہائی طاقتور ریز ہوتی ہیں"...... گوپال نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ہم انہیں وہاں سے اٹھوا لیتے ہیں اور پھر اطمینان سے خود ہی انہیں ہلاک کریں گے"...... رائے پرشاد نے کہا۔

"باس۔ اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں جا کر ان کا خاتمہ کر دیتے ہیں"...... گوپال نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے رائے پرشاد کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے گوپال۔ اگر یہ اٹھارہ گھنٹوں تک

بے ہوش رہیں گے تو ان کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں جبکہ میں پرائم منسٹر کو کال کر کے ان سے کہوں گا کہ وہ خود یہاں آئیں اور اپنے سامنے ان کا خاتمہ کرائیں۔ اس طرح وہ بے حد خوش ہوں گے اور اس کے بعد ہمیں ترقی ملے گی اور تم میرے نمبر ٹو ہو اس لئے تمہاری بھی ترقی ہو جائے گی"...... رائے پرشاد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کہیں۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن پھر آپ کسی اور کو کال کرنے سے پہلے سیٹھو کو کال کریں تاکہ وہ ان لوگوں کو اٹھا کر یہاں لا سکے"...... گوپال نے کہا تو رائے پرشاد نے اثبات میں سر ہلایا اور میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"کہاں پڑے ہوئے ہیں یہ لوگ"...... رائے پرشاد نے ٹرانسمیٹر آن کرنے سے پہلے سامنے کھڑے گوپال سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ زیرو تھری پہاڑی کے دامن میں ہیں جناب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے عمارت کے گرد دو سو میٹر تک چیکنگ ریز پھیلائی ہوئی ہیں اور زیرو تھری پہاڑی یہاں سے دو سو میٹر کے فاصلے پر ہے"...... گوپال نے کہا تو رائے پرشاد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رائے پرشاد کالنگ۔ اوور"...... رائے پرشاد نے

بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" سیٹھو اٹنڈنگ یو باس ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی ۔

" سیٹھو ۔ تم سب ساتھیوں کو زیرو فائیو پر اطلاع دے دو کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مار گرایا ہے اور وہ اس وقت زیرو تھری پہاڑی کے دامن میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں ۔ تم سب ساتھی وہاں پہنچ جاؤ اور انہیں اٹھا کر یہاں ہیڈ کوارٹر لے آؤ تا کہ اعلیٰ حکام کے سامنے ان کی موت کا بندوبست کیا جا سکے ۔ اوور"...... رائے پرشاد نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ باس ۔ یہ کیسے ہوا۔ وہ زیرو تھری پہاڑی تک کیسے پہنچ گئے اوور"...... دوسری طرف سے سیٹھو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح بھی پہنچے بہرحال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہیں ۔ گوپال نے ان کو چیک کر کے ان پر کروسٹام ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے ۔ تم سب کو اکٹھا کرو اور انہیں اٹھا کر لے آؤ۔ اوور اینڈ آل"...... رائے پرشاد نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں ڈال دیا۔

" باس ۔ انہیں کہاں رکھا جائے گا"...... گوپال نے کہا۔

" سامنے والے کمرے میں ۔ وہ بے ہوش تو ہیں"...... رائے پرشاد نے کہا تو گوپال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم چیکنگ کرتے رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور انہیں اٹھا کر لے جائے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" انہیں کس نے لے جانا ہے۔ آپ پرائم منسٹر صاحب سے تو بات کریں "...... گوپال نے کہا۔

" جب یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اور ان کا میک اپ وغیرہ واش ہو جائے گا تو پھر میں پرائم منسٹر صاحب کو کال کروں گا"۔ رائے پرشاد نے کہا تو گوپال بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔ کیا مطلب باس ۔ کیا آپ کو شک ہے ان پر جبکہ وہ دو عورتیں اور تین مرد ہی تو ہیں"...... گوپال نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن کیا ان کا میک اپ واش کرنے سے ان کے ہوش میں آ جانے کا خطرہ ہے تمہیں"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" اوہ نہیں باس ۔ ہوش میں تو یہ کسی صورت بھی نہیں آ سکتے ۔ اٹھارہ گھنٹوں کے بعد بھی انہیں ہوش میں آنے میں کافی وقت لگ جائے گا لیکن میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کیوں یہ چیکنگ کر رہے ہیں"...... گوپال نے کہا۔

" اس لئے کہ معاملات حتمی طور پر کنفرم ہو جائیں کیونکہ میں نے ان کے کافرستان میں مشنز کی تمام فائلیں پڑھی ہیں ۔ یہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں کام کرتے ہیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دولت کا لالچ دے کر ساریہ گاؤں کے پانچ افراد کو یہاں بھیج دیا ہو اور ہم انہیں پکڑیں اور ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور پھر یہ اپنی

کارروائی کر گزریں ۔ پھر دوسری بات یہ کہ پرائم منسٹر صاحب کے سامنے بہرحال ان کے اصل چہرے ہونے چاہئیں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں "...... گوپال نے کہا۔

" میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں پرائم منسٹر صاحب سے کہہ کر شاگل اور پاور ایجنسی کی مادام ریکھا دونوں کو یہاں کال کر لوں تاکہ وہ بھی دیکھ سکیں کہ جنہیں وہ آج تک ہلاک نہیں کر سکے انہیں ایس ایس نے اپنے پہلے ہی مشن میں مار گرایا ہے "...... رائے پرشاد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ پرائم منسٹر صاحب سے کہیں گے تو وہ یقیناً انہیں یہاں بلا لیں گے "...... گوپال نے کہا تو رائے پرشاد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سیٹھو اور اس کے ساتھی عمارت میں داخل ہوئے ۔ ان کے کاندھوں پر دو عورتیں اور تین مرد بے ہوش لدے ہوئے تھے۔ گوپال اور رائے پرشاد آہٹ سن کر کمرے سے باہر آ گئے ۔

" انہیں دوسرے کمرے کے فرش پر لٹا دو اور بیگ میں سے میک اپ واشر نکال لاؤ "...... رائے پرشاد نے سیٹھو سے کہا۔

" یس باس "...... سیٹھو نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ رائے پرشاد کا چہرہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس حالت میں دیکھ کر مسرت کی شدت

سے کپکپانے لگ گیا تھا۔ یہ اس کی اتنی بڑی فتح تھی کہ جس کا تصور ہی اس کے لئے انتہائی مسرت اور شادمانی کا باعث بن رہا تھا۔ وہ تیزی سے واپس اپنے آفس میں آیا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ پی اے ٹو پرائم منسٹر "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" میں رائے پرشاد چیف آف سیکرٹ سپر ایجنسی بول رہا ہوں ۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں ۔ میں نے ان سے ایک بہت اہم بات کرنی ہے "...... رائے پرشاد نے لہجے کو قدرے تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

" پرائم منسٹر صاحب سنتوگ نگر گئے ہوئے ہیں ۔ وہاں انہوں نے ایک فلاحی ادارے کا افتتاح کرنا ہے۔ اس دوران ان سے رابطہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی واپسی کا شیڈول رات کو گیارہ بجے ہے۔ آپ اس وقت کال کر لیں "...... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ٹھیک ہے "...... رائے پرشاد نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" رات گیارہ بجے تک تو اٹھارہ گھنٹے نہیں گزر سکتے اور اگر گزر بھی جائیں تو ان کو طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے جا سکتے ہیں "...... رائے پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ ان کو ساتھ ہی طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دینے چاہئیں کیونکہ ایک فائل میں درج تھا کہ اس عمران کو ہمیشہ وقت سے پہلے خود بخود ہوش آ جاتا ہے ۔ اوہ ۔ کہیں یہ ہوش میں نہ آ جائے "...... رائے پرشاد نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ ان سب کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کا حکم دے سکے ۔

عمران کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی ۔ عمران نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بند کمرے کے فرش پر بغیر بندھے ہوئے موجود تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا جبکہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے لیکن وہ سب بے حس و حرکت تھے ۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش سے پہلے کے سین فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے ۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑیوں کے اندر چلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک انہیں اپنے سروں پر سرر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سر اٹھاتے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی خوفناک بم عین اس کے سر پر گر کر پھٹا ہو اور

ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ اس دھماکے سے اس کا سر کروڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہو لیکن اب وہ صحیح سلامت یہاں بیٹھا ہوا تھا۔

" حیرت ہے۔ یہ سب کیا ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت دروازے کے باہر سے اسے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے واپس لیٹ گیا۔ البتہ اس نے آنکھیں اس انداز سے بند کر لی تھیں کہ دروازے کی طرف دیکھ سکے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں اور وہ دونوں اپنے قدوقامت اور انداز سے تربیت یافتہ افراد لگ رہے تھے۔

" باس بھی بعض اوقات انتہائی حیرت انگیز احکامات دیتا ہے۔ اب دیکھو۔ کروسٹام ریز سے بے ہوش ہونے کے بعد جب انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے گئے ہیں تو پھر ان کی نگرانی کا کیا جواز ہے "...... ایک آدمی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" باس کو خطرہ ہے کہ یہ لوگ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتے ہیں "...... دوسرے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیسے خود بخود ہوش میں آ سکتے ہیں "...... پہلے آدمی نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ لیکن بہرحال باس تو باس ہی ہے اب کیا کہا جا سکتا ہے "...... دوسرے آدمی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے کے باہر ایک بار پھر قدموں کی

آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالی اور پھر ان دونوں کی طرف مڑ گیا۔

" تم یہاں کیوں موجود ہو "...... آنے والے نے کہا۔

" باس نے حکم دیا ہے کہ جب تک پرائم منسٹر صاحب نہیں آ جاتے ہم یہاں پہرہ دیں اور پرائم منسٹر صاحب رات کو گیارہ بجے تک تو ویسے ہی نہیں مل سکتے اور ظاہر ہے رات کو وہ یہاں آ بھی نہیں سکتے اس لئے کل دن تک ہماری یہاں ڈیوٹی لگا دی گئی ہے حالانکہ یہ تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں "...... پہلے آدمی نے کہا۔

" باس کو اب واقعی وہم کی بیماری ہوتی جا رہی ہے۔ تم جاؤ۔ بس گھنٹے گھنٹے بعد آ کر چیک کر جانا "...... آنے والے نے کہا۔

" باس ناراض نہ ہو جائے "...... دوسرے آدمی نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ میں خود سنبھال لوں گا۔ آؤ "...... آنے والے نے کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ پہلے آنے والے دونوں بھی اس کے پیچھے باہر چلے گئے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور قدرت کی طرف سے مدد پر دل ہی دل میں شکر ادا کرنے لگا کیونکہ ان پہلے آنے والوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے اسے ساری بات بتا دی تھی کہ پہلے انہیں کروسٹام ریز سے بے ہوش کیا تھا اور پھر ان کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے اور عمران یہ جانتا تھا کہ کروسٹام ریز کے اثرات اٹھارہ گھنٹوں سے پہلے کسی

صورت ختم نہیں ہو سکتے لیکن طویل بے ہوشی کے انجکشن لگنے کے بعد ان ریز کی قوت نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے اس لئے عمران کے ذہن پر کروستام ریز کے اثرات کم ہوئے تو اس کا ذہن مخصوص ورزشوں کی وجہ سے خودکار انداز میں حرکت میں آ گیا اور اس طرح وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ اگر اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن نہ لگایا جاتا تو پھر وہ باوجود ذہنی ورزشوں کے کسی بھی طرح اٹھارہ گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہ آ سکتا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ پرائم منسٹر کو بلانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس بات سے وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ انہیں زندہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ پرائم منسٹر کے سامنے انہیں ہلاک کیا جائے اور یہ یقیناً وہی عمارت ہے جسے ایس ایس کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دوسری طرف برآمدہ تھا جس کے بعد صحن اور آخر میں چار دیواری میں ایک لکڑی کا بڑا سا پھاٹک نما دروازہ تھا۔ ایک جیپ کا کنارہ بھی اسے نظر آ رہا تھا۔ عمران نے آہٹ لی تو اسے برآمدے میں کسی کی موجودگی کا احساس نہ ہوا تو اس نے دروازہ کھول کر سر باہر نکالا اور برآمدے میں جھانکا۔ برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ برآمدہ دونوں اطراف سے بند تھا اور ایک اور کمرے کا دروازہ برآمدے میں تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران دبے پاؤں لیکن تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے جیبوں میں

ہاتھ ڈالے لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے آہٹ لی لیکن اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کمرہ خالی ہے۔ عمران آگے بڑھا اور کمرے میں داخل ہو گیا لیکن اندر داخل ہوتے ہی اس کی چھٹی حس نے اچانک زوردار الارم بجایا۔ اسے اندر کسی کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا کہ اچانک اس پر قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر گرا۔ دوسرے لمحے اس کی کنپٹی پر ایک بھرپور ضرب لگی اور اس کا ذہن تیزی سے تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا لیکن اسی لمحے ایک دھماکہ اس کے ذہن میں ہوا۔ شاید مزید ضرب لگائی گئی تھی لیکن اس دھماکے کی وجہ سے اس کا ڈوبتا ہوا ذہن یکلخت جاگ اٹھا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے ایک آدمی کو تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ایک بار تو اس کا جسم لڑکھڑایا لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں باہر سے کسی کے چیخ چیخ کر بولنے کی آواز سنائی دی۔ کوئی کسی کو پکار رہا تھا اور عمران نے اپنے سر کو جھٹکا دے کر اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس کی جیبیں خالی تھیں اس لئے وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اس نے صحن کے بعد چار دیواری میں لگے ہوئے لکڑی کے بڑے پھاٹک کو کھلتے ہوئے دیکھا اور وہی آدمی جس نے عمران پر حملہ کیا تھا اور جسے اس نے مڑ کر باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا پھاٹک کھول کر باہر نکل گیا تو عمران تیزی

سے برآمدے میں آیا اور پھر دوڑتا ہوا اس جیپ کی طرف بڑھ گیا جو ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔ جیپ کی اوٹ لے کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا اور ابھی وہ پھاٹک تک پہنچا ہی تھا کہ اس نے پھاٹک کی دوسری طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں۔ دوڑنے والوں کی تعداد چار لگتی تھی۔ عمران جلدی سے پھاٹک کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کھلے ہوئے پھاٹک میں سے پہلے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے یکے بعد دیگرے تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان چاروں میں سے صرف دو کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ آگے جانے والے دونوں شخص خالی ہاتھ تھے۔

" میں نے اسے مار گرایا ہے۔ آؤ جلدی "...... سب سے آگے جانے والے نے مڑے بغیر چیخ کر کہا تو عمران اس آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ رائے پرشاد ہے جبکہ اس کے پیچھے اندر آنے والے تینوں افراد وہی تھے جو اس سے پہلے اس کمرے میں آئے تھے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پھر جیسے ہی چوتھا آدمی تیزی سے آگے بڑھا عمران یکلخت حرکت میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر اپنے سے آگے جانے والے مشین گن بردار سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ آگے جانے والے دونوں آدمی جو خالی ہاتھ تھے تیزی سے مڑے۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی آخر میں اندر داخل

ہونے والے دونوں آدمی جو نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے لگے تھے چیختے ہوئے دوبارہ گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ عمران نے چوتھے آدمی کو دھکا دیتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹ لی تھی اور یہ اس مشین گن کا کارنامہ تھا کہ وہ دونوں زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

" تم۔ تم۔ ہوش میں ہو۔ تم۔ کیا۔ کیا مطلب "...... آگے جانے والے دونوں افراد نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور ان دونوں کے ہاتھ برق رفتاری سے ان کی جیبوں کی طرف بڑھ گئے۔

" خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو ورنہ "...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور اس بار رائے پرشاد کا ساتھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا جبکہ رائے پرشاد نے جس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے تھے۔

" تمہارا نام رائے پرشاد ہے اور تم ایس ایس کے چیف ہو"۔ عمران نے رائے پرشاد سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں۔ مگر تم پہلے بھی حیرت انگیز طور پر ہوش میں آ گئے اور اب بھی فوراً ہوش میں آ گئے ہو۔ اس کا کیا مطلب "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" مطلب بعد میں سمجھاؤں گا پہلے تم اندر چلو اور سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو لیکن یہ بتا دوں کہ میری انگلی ٹریگر پر انتہائی تیزی سے چلتی ہے اور گولی تم سے زیادہ تربیت یافتہ ثابت

ہو سکتی ہے اس لئے کوئی غلط حرکت نہ کرنا"...... عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے "...... رائے پرشاد نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے
میں کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران ان لاشوں کو
پھلانگتا ہوا تیزی سے اس کے پیچھے آگیا اور پھر وہ دونوں برآمدے کے
قریب پہنچ گئے کہ یکلخت رائے پرشاد بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پلک
جھپکنے میں عمران کے ہاتھوں میں موجود مشین گن اس کے ہاتھوں
سے نکل کر ایک طرف جا گری اور زور دار جھٹکا لگتے ہی عمران اچھل
کر دو قدم سائیڈ پر بڑھتا چلا گیا اور جیسے ہی اس کے قدم رکے وہ بجلی
کی سی تیزی سے مڑا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے بے اختیار اچھل کر
ایک طرف چھلانگ لگانا پڑی کیونکہ اس دوران رائے پرشاد جیب
سے مشین پسٹل نکال چکا تھا اور عمران کے مڑتے ہی اس نے بے
دریغ فائر کھول دیا لیکن عمران اپنی بے پناہ پھرتی سے اس فائر سے بچ
گیا تھا لیکن رائے پرشاد نے عمران کے چھلانگ لگاتے ہی اپنا ہاتھ بھی
تیزی سے ساتھ ہی گھمایا اور عمران کو ایک بار پھر اونچی چھلانگ لگا کر
پہلے والی جگہ پر پلٹنا پڑا۔ اس بار بھی گولیوں کی ایک قطار اس کے
جسم سے بال برابر کے فاصلے سے نکل گئی تھیں۔ رائے پرشاد کے
چہرے پر یکلخت حیرت ابھر آئی اور اس نے ایک بار پھر ہاتھ گھمایا لیکن
اس بار اس کا نشانہ خالی گیا تو اس پر جیسے یکلخت جھنجھلاہٹ سی طاری
ہو گئی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ گھما کر عمران پر مسلسل

فائرنگ شروع کر دی اور عمران کو بھی اپنے آپ کو بچانے کے لئے
سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑا اور پھر جیسے ہی عمران نے اپنے آپ کو
گولیوں سے بچانے کے لئے ہائی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی
اچانک رائے پرشاد کے مشین پسٹل سے ٹرچ کی آواز نکلی اور اس کے
ساتھ ہی عمران کا جسم توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح سیدھا
رائے پرشاد سے آ ٹکرایا اور رائے پرشاد چیختا ہوا اچھل کر پشت کے
بل نیچے گرا تو عمران قلابازی کھا کر اس کے عقب میں جا کھڑا ہوا
لیکن اس کے قلابازی کھانے اور پھر اٹھنے سے پہلے ہی رائے پرشاد
بھی نیچے گرتے ہی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم
میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس
نے انتہائی حیرت انگیز طور پر عمران پر حملہ کر دیا اور اس بار وہ عمران
سے اس طرح ٹکرایا جیسے توپ سے نکلنے والا گولہ ٹکراتا ہے اور عمران
اچھل کر نیچے گرا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کروٹ بدل گیا
اور اس بار رائے پرشاد کو قلابازی کھا کر اپنے آپ کو منہ کے بل
زمین پر گرنے سے بچانا پڑا لیکن قلابازی کھا کر جب وہ سیدھا ہوا تو
عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" گڈ شو رائے پرشاد۔ تم میں واقعی لڑنے کی فطری صلاحیتیں
موجود ہیں"...... عمران نے اس طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا
جیسے کوئی استاد اپنے شاگرد کی تعریف کرتا ہے لیکن رائے پرشاد نے
اس کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس پر چھلانگ لگا دی لیکن اس بار

عمران اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور پھر جیسے ہی رائے پرشاد کا جسم اس کے قریب آیا وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہٹا لیکن رائے پرشاد واقعی بہترین لڑاکا تھا۔ عمران کے ہٹتے ہی اس کا جسم بھی گھوما اور اس کی لات بڑے بھرپور انداز میں عمران کے سینے پر پڑی جبکہ عمران نے سائیڈ پر ہٹتے ہی بازو کی مدد سے اس کی سائیڈ پر مخصوص انداز میں تھپکی دی تھی اور فضا ان دونوں کے اچھل کر نیچے گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھی۔ عمران سینے پر ضرب کھا کر زمین پر گرا تھا جبکہ رائے پرشاد تھپکی کھا کر کسی رول ہوتی ہوئی گیند کی طرح ایک زوردار دھماکے سے زمین پر جا گرا۔ عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا جبکہ رائے پرشاد بھی اتنی ہی تیزی سے اٹھا جتنی تیزی سے عمران اٹھا تھا لیکن اس بار رائے پرشاد کے ہاتھ میں مشین گن تھی جو اس سے پہلے عمران کے ہاتھ میں تھی اور جسے اچانک مڑ کر رائے پرشاد نے نال سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ایک طرف اچھال دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ رائے پرشاد مشین گن لے کر سیدھا ہوتا عمران برق رفتاری سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا رائے پرشاد کے سر کے اوپر سے گزر گیا لیکن ساتھ ہی رائے پرشاد کے حلق سے چیخ نکلی کیونکہ اوپر سے گزرتے ہوئے عمران کا ایک پیر پوری قوت سے رائے پرشاد کے چہرے پر پڑا تھا اور رائے پرشاد الٹ کر اس طرح دھماکے سے نیچے گرا جیسے کوئی بڑا پتھر گرتا ہے کہ عمران جس کے پیر زمین پر لگے ہی تھے کہ یکلخت پہلے کی طرح

اچھلا اور ایک بار پھر اٹھنے کے لئے سمٹتے ہوئے رائے پرشاد کے سینے پر اس کے دونوں پیر پڑے اور رائے پرشاد کا پورا جسم زمین پر پڑے پڑے اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی ناک سے خون کے قطرے نکل آئے تھے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ رائے پرشاد نے واقعی انتہائی ماہرانہ جدوجہد کی تھی اور وہ واقعی لڑنے کا فن جانتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کو اسے اس حالت میں لانے کے لئے جان توڑ جدوجہد کرنا پڑی تھی۔ عمران چند لمحوں تک کھڑا رائے پرشاد کو دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اس پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکنے لگے تھے۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ پھاٹک ابھی تک ویسے ہی کھلا ہوا تھا۔ اندر آنے والے رائے پرشاد اور اس کے ساتھیوں نے اسے بند کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور عمران اس سے بری طرح لڑائی میں الجھ گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہا تھا کہ اس دوران اور کوئی وہاں نہیں آیا ورنہ عمران کی موت یقینی ہو سکتی تھی۔ پھاٹک بند کر کے وہ مڑا اور پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے رائے پرشاد کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پہلے وہ اسے اٹھائے ہوئے اس کمرے میں پہنچا جس میں داخل ہوتے ہوئے رائے پرشاد نے اس پر حملہ کیا تھا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک کونے میں ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی تھی۔ میز پر

ایک مشین رکھی ہوئی تھی جبکہ باقی کمرہ خالی تھا لیکن یہ رائے پرشاد
اس وقت جب عمران اندر داخل ہوا تو کرسی اور میز والے حصے کی
بجائے اس دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے پشت لگائے کھڑا تھا۔
اس کا مطلب تھا کہ اسے عمران کے اس کمرے میں داخل ہونے کے
بارے میں علم ہو گیا تھا اس لئے وہ کرسی سے اٹھ کر دروازے کے
قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ عمران اب اس مشین کی نوعیت دیکھنا
چاہتا تھا اور پھر اندر داخل ہو کر وہ سیدھا اس میز کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔ رائے پرشاد ابھی تک اس کے کاندھے پر ہی لدا ہوا تھا۔ عمران
میز کی سائیڈ سے گھوم کر اس کرسی کی طرف آیا تو وہ بے اختیار چونک
پڑا کیونکہ مشین کی سکرین روشن تھی۔ اس کے چار حصے بنے ہوئے
تھے۔ ان میں سے ایک حصے پر کمرے سے باہر کا برآمدہ، صحن اور
پھاٹک نظر آرہا تھا جبکہ باقی تین حصوں پر اس عمارت کے بیرونی
حصے نظر آرہے تھے جہاں صرف پہاڑیاں اور چٹانیں ہی تھیں۔ وہاں
کوئی آدمی نہیں تھا اور عمران سمجھ گیا کہ رائے پرشاد نے اس برآمدے
میں اسے دیکھ کر ساری کارروائی کی ہے۔ باقی ساتھی شاید کسی کام
سے عمارت سے باہر گئے ہوئے تھے اس لئے عمران کو بے ہوش کر
کے وہ انہیں بلانے کے لئے پھاٹک سے باہر چلا گیا تھا۔ اس کے
ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی اسے معلوم ہو گئی کہ اس عمارت کے
کسی کمرے میں بہرحال چیکنگ کرنے والی خصوصی مشین بھی
نصب ہے جس کی وجہ سے اس کنٹرولنگ مشین کی سکرین پر یہ

مناظر نظر آرہے تھے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس کمرے سے ؟ اس
کر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس کے ساتھی ابھی تک ویسے طرف
بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے کاندھے پر لادے لھ دیا۔
رائے پرشاد کو وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہی فرش پر ڈالا خود بخود
بیلٹ کھول کر اس نے رائے پرشاد کو پلٹ کر منہ کے بل تاثرات ابھر
بیلٹ کی مدد سے اس نے اس کے دونوں بازو اس کے عقب بضیں چیک
کے باندھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا او کیونکہ ان کی
کمرے میں آکر دوبارہ صحن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں ہیں۔ طویل
مشین گن اٹھائی اور پھر سائیڈ پر ایک کھلی راہداری کو اب خاصی حد
جو کمروں کے عقب کی طرف جاتی تھی۔ عمران جب منہ دونوں ہاتھوں
سے ہو کر پھاٹک کی طرف گیا تو اس نے اس راہ حرکت کے تاثرات
لیکن اس کے پاس اس وقت ظاہر ہے اس طرف جائے اور آگے بڑھ کر
کا وقت ہی نہ تھا۔ بہرحال اب وہ اس راہداری تھوں سے بند کر دیئے
طرف آیا تو یہاں بھی دو کمرے موجود تھے جن ت کے تاثرات نمودار
ہوئے تھے اور اندر روشنی ہو رہی تھی۔ وہ انتہائی ور مڑ کر اس نے جولیا
بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے بڑے محتاط انداز میں د لمحے چوہان نے کراہتے
کر لئے۔ ایک کمرے میں دیوار کے ساتھ چار مشینوہ نیم خوابیدگی کے
جبکہ دوسرے کمرے میں کرسیاں اور ایک سائیڈ پر دو ب اسی لمحے جولیا کے
تھے۔ ایک لکڑی کا ریک تھا جس میں شراب کی بوتلیں گئے تو عمران نے
تھیں۔ عمران واپس اس کمرے میں آگیا جس میں منہ ایک ہاتھ سے

ایک ۔ یہ چاروں مشینیں کام کر رہی تھیں۔ عمران انہیں دیکھ کر
اس و نیا کہ ان پر حملہ کس طرح ہوا کیونکہ ان میں سے ایک مشین
بجائے ا جس سے ٹارگٹ پر کروستام ریز فائر کی جا سکتی تھی۔ باقی
اس کا مطلب ن کی سکرین پر عمارت کے اندرونی اور بیرونی مناظر نظر آ
بارے میں ر عمران سمجھ گیا کہ اس مشین کی وجہ سے رائے پرشاد کو
قریب آ کر کھ یں موجود مشین کی سکرین پر مناظر نظر آتے رہتے تھے
چاہتا تھا اور پھر کی سکرین پر چٹانی سلسلے نظر آ رہے تھے اور اس کے
گیا۔ رائے پرشاد نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ مشین کی سکرین
میز کی سائیڈ سے گھ سو میٹر کے الفاظ بھی موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا
پڑا کیونکہ مشین کی کے ذریعے دو سو میٹر کی حد تک چاروں طرف
تھے ۔ ان میں سے ا ہیں اور یقیناً پاجوگ پہاڑی بھی دو سو میٹر کے
پھاٹک نظر آ رہا تھا جب عمران پیچھے ہٹا اور اس نے مشین گن کا رخ ان
حصے نظر آ رہے تھے جہا کے ٹریگر دبا دیا تو کمرے میں خوفناک دھماکے
کوئی آدمی نہیں تھا اور ۔ باری باری اس نے چاروں مشینوں کو پرزوں
میں اسے دیکھ کر ساری پھر تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے باہر آیا اور
سے عمارت سے باہر گر وہ ایک بار پھر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں
کے وہ انہیں بلانے رائے پرشاد موجود تھا۔ عمران کو زیادہ فکر رائے
ساتھ ساتھ ایک اور نکہ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ آدمی تھا اور جس
کسی کمرے میں ا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس میں قوت مدافعت
نصب ہے جس کہ لیکن وہ ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ شاید عمران نے

اس کے سینے پر دونوں پیروں سے جو مخصوص ضرب لگائی تھی ایسا اس
کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف
دیکھا اور آگے بڑھ کر اس نے رائے پرشاد کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔
اس کے دل کی حرکت بتا رہی تھی کہ اسے ابھی کافی دیر تک خود بخود
ہوش نہیں آ سکتا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر
آئے ۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ اس نے ان کی نبضیں چیک
کیں تو اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آئے کیونکہ ان کی
نبضیں بتا رہی تھیں کہ وہ ہوش میں آنے کے قریب ہیں۔ طویل
بے ہوشی کے انجکشنوں نے کروستام ریز کے اثرات کو اب خاصی حد
تک کم کر دیا تھا۔ عمران نے چوہان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں
سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد چوہان کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور آگے بڑھ کر
اس نے جھک کر خاور کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے
چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار
ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور مڑ کر اس نے جولیا
کی ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ اسی لمحے چوہان نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر چند لمحوں تک تو وہ نیم خوابیدگی کے
عالم میں پڑا رہا پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جولیا کے
جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے
ہاتھ ہٹا لیا اور ساتھ پڑی ہوئی صالحہ کی ناک اور منہ ایک ہاتھ سے

بند کر دیا۔

" عمران صاحب ۔ یہ کیا ۔ ہم زندہ ہیں ۔ مگر کیسے "۔چوہان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اللہ کے کرم سے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے صالحہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹایا اور پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے ساتھی ہوش میں آ گئے اور ظاہر ہے سب نے وہی سوالات کئے جو پہلے عمران کے اپنے ذہن میں ابھرے تھے اور جب عمران نے انہیں رائے پرشاد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہونے والی خونریز جھڑپ کے بارے میں بتایا تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم نے واقعی خونریز جنگ لڑی ہے ۔ لیکن یہ لوگ ہمیں زندہ کیوں یہاں رکھے ہوئے ہیں "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال تو یہی ہے کہ رائے پرشاد پرائم منسٹر کو یہاں بلانے کے چکر میں آ گیا کہ پرائم منسٹر کے سامنے ہمیں گولیاں مارے گا لیکن بہرحال اصل بات تو رائے پرشاد ہوش میں آ کر بتائے گا ۔ بہرحال ابھی ہم نے یہاں مزید کارروائی کرنی ہے اور اس سر ایجنسی میں ظاہر ہے یہی دو تین افراد ہی نہیں ہوں گے اور دیگر افراد کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے میں تمہیں ہوش میں لے آیا ہوں کہ تم

باہر کی نگرانی کرو جب تک میں رائے پرشاد سے پوچھ گچھ مکمل نہ کر لوں "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" چوہان ۔ ساتھ والے کمرے میں کرسی پڑی ہے وہ اٹھا کر لے آؤ اور سائیڈ راہداری سے گزر کر عقبی طرف جاؤ تو وہاں ایک کمرے میں پانچ اور کرسیاں موجود ہیں ۔ ان میں سے تین کرسیاں یہاں لے آؤ اور کہیں سے کوئی مضبوط رسی بھی ڈھونڈ لاؤ کیونکہ رائے پرشاد خاصا تربیت یافتہ آدمی ہے "...... عمران نے کہا تو چوہان اور خاور دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد خاور ایک کرسی لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر چوہان بھی تین کرسیاں اٹھا کر لے آیا۔

" تم دونوں بیٹھو ۔ میں اسے کرسی پر بٹھاتا ہوں "...... عمران نے کہا اور پھر ایک کرسی اٹھا کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھی اور پھر فرش پر پڑے ہوئے رائے پرشاد کو اٹھا کر اس نے کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد چوہان واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

" عمران صاحب ۔ یہاں ایک کمرے کی الماری میں اسلحہ موجود ہے "......چوہان نے کہا۔

" ہماری جیبوں سے اسلحہ نکال لیا گیا ہے اسے تلاش کرو اور سنو۔ اچانک کوئی یہاں آ سکتا ہے اس لئے خاور کو کہہ دو کہ باہر کسی چٹان کی اوٹ سے نگرانی کرے جبکہ تم اندر رہو اور تم دونوں ایک

دوسرے سے زیرو ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھو"...... عمران نے کہا۔

" میں بھی باہر جاتی ہوں "...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" پھر میں بھی باہر جا کر نگرانی کرتی ہوں ۔ تم اس سے پوچھ گچھ کر لو"...... جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ میں نے رنگ بھرنے کے لئے خصوصی طور پر دو کرسیاں منگوائی تھیں اور تم اسے بے رنگ کر کے جا رہی ہو"۔ عمران جو چوہان کی مدد سے رائے پرشاد کو کرسی سے باندھ رہا تھا یکلخت بول پڑا۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ کیسا رنگ ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" وہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ تصویر کائنات میں خواتین کی وجہ سے رنگ ہوتا ہے ۔ اگر خواتین نہ ہوتیں تو کائنات بے رنگ ہوتی اور یہ کمرہ بے رنگ تھا میں نے تم دونوں کو یہاں بٹھانے کا بندوبست کر کے اسے رنگین بنایا ہے اور تم دونوں باہر جا کر دوبارہ اسے بے رنگ کر رہی ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اکیلی جولیا ہی آپ کے لئے کافی ہے ۔ اسی ایک رنگ سے کمرہ ملٹی کلر بن جائے گا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

" تمہاری زبان اب بے لگام ہوتی جا رہی ہے ۔ نانسنس "۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" وہ لگام تو منہ میں دی جاتی ہے ۔ لگام زبان کی بریک تو نہیں ہوتی"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا لیکن جولیا بغیر کوئی جواب دیئے کمرے سے باہر چلی گئی۔

" عمران صاحب ۔ اب مس جولیا کا آپ چیف کو کہہ کر کوئی نہ کوئی بندوبست کرا ہی دیں"...... چوہان نے رسی کی آخری گانٹھ لگا کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسا بندوبست "...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" مس جولیا کی عمر اب حد سے بڑھتی جا رہی ہے عمران صاحب ۔ جس عمر میں عورتوں کی شادی کر دی جاتی ہے اور اگر اسی طرح دو چار سال مزید گزر گئے تو پھر آپ بہرحال بہتر سمجھتے ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ مس جولیا کی شادی کر کے انہیں صرف رابطہ افسر بنا دیا جائے "...... چوہان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن ہماری عمریں بھی تو اسی طرح گزر رہی ہیں ۔ پھر "۔ عمران نے کہا۔

" ہم مرد ہیں عمران صاحب جبکہ جولیا عورت ہے "...... چوہان نے کہا۔

" کیا مردوں کی شادی نہیں ہونی چاہئے ۔ کیوں "...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم اپنے آپ کو اپنے ملک و قوم کے لئے وقف کر چکے ہیں جبکہ عورتوں کے لئے شادی ان کی زندگی کا سب سے اہم اقدام ہوتا ہے ۔

اگر ان کی شادی نہ ہو تو ان کا مستقبل انتہائی لاچاری اور بے بسی میں گزرتا ہے "...... چوہان نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اس سلسلے میں چیف سے کہوں گا کہ وہ دانش منزل میں سب کی میٹنگ کال کرے اور پھر تم اس موضوع پر باقاعدہ لیکچر دینا ۔ مجھے یقین ہے کہ معاملات تمہاری مرضی کے مطابق طے ہو جائیں گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے کرسی پر بندھے ہوئے بے ہوش رائے پرشاد کی ناک اور منہ بند کر دیا۔

" میں نے تو بہرحال نیک نیتی سے مشورہ دیا ہے ۔ اب ماننا نہ ماننا تو آپ کی مرضی پر منحصر ہے "...... چوہان نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ میری بجائے باہر جا کر جولیا کو سمجھاؤ "...... عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ ادھر رائے پرشاد کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے اس لئے عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اس کی کرسی کے گرد گھوم کر رسی کی مضبوطی اور گانٹھوں کو چیک کیا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم میں سے ایک اندر آجائے ۔ اس رائے پرشاد کی عقب سے چیکنگ کرنی ہے "...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی مڑ گیا اور پھر رائے پرشاد کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد صالحہ اندر داخل ہوئی

اور اس نے کرسی اٹھائی اور رائے پرشاد کی کرسی کے عقب میں ایک طرف کرسی رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ اس طرح وہ آسانی سے چیکنگ کر سکتی تھی۔

" یہ ۔ یہ ۔ تم ۔ تم جادوگر ہو ۔ کیا مطلب ۔ میرا نشانہ تو خطا ہو ہی نہیں سکتا ۔ پھر "...... رائے پرشاد نے ہوش میں آتے ہی بولتے ہوئے کہا۔ وہ رک رک کر بول رہا تھا۔

" ارے ۔ ساری جادوگری اس نشانے میں ہی بند کر دی تم نے اس سے پہلے تم نے ہم پر کروسٹام ریز فائر کیں پھر ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوائے اس کے باوجود میں ہوش میں آگیا اور نہ صرف ہوش ، میں آگیا بلکہ باہر برآمدے میں بھی پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہوا تم نے مجھے پے در پے ضربیں لگا کر بے ہوش کر دیا اور تم باہر جا کر اپنے ساتھیوں کو بلا لائے ۔ اس کے باوجود میں ہوش میں آکر پھاٹک کے پاس پہنچ گیا ۔ کیا یہ سب جادوگری کے زمرے میں نہیں آتا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ جب میں نے اچانک سکرین پر تمہیں کمرے سے نکل کر برآمدے میں آتے دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا لیکن تم میرے ہی کمرے کی طرف آ رہے تھے اس لئے میں اٹھ کر دروازے کے پاس رک گیا کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ تمہاری طرح تمہارے ساتھی بھی ہوش میں آچکے ہوں گے اس لئے میں نے

تم پر اس وقت حملہ کیا جب تم کمرے میں داخل ہو گئے۔ پھر تم بے
ہوش ہو گئے تو میں باہر چلا گیا۔ میرے ساتھی شراب پینے کے لئے
باہر چلے گئے تھے۔ میں شراب کے سخت خلاف ہوں اور اس کی بو بھی
مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اس لئے وہ شراب کی بوتلیں لے کر باہر
چلے گئے تھے۔ میں بہرحال مطمئن تھا کہ میں نے تمہیں دوبارہ بے
ہوش کر دیا ہے لیکن تم نے پھر ہوش میں آکر ہم پر حملہ کر دیا۔ پھر
میں نے تم پر مشین پسٹل سے فائرنگ کی مگر ایک گولی بھی تمہیں نہ
چھو سکی اور مجھے دعویٰ تھا کہ مارشل آرٹ میں کوئی میرا مقابلہ نہیں
کر سکتا لیکن تم نے میرا یہ دعویٰ بھی غلط ثابت کر دیا۔ کیا تم واقعی
جادوگر ہو"...... رائے پرشاد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ ویسے
اس کے انداز سے ہرگز یہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو بے
بس اور بندھا ہوا سمجھ رہا ہے بلکہ وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے عمران
سے اس کی دوستانہ گپ شپ ہو رہی ہو۔

" یہ جادوگری سیکھے بغیر تو ظاہر ہے روٹی نہیں مل سکتی لیکن میں
تمہاری ہمت، حوصلے اور جرأت سے خاصا متاثر ہوا ہوں۔ تم نہ ہی
شاگل کی طرح جذباتی ہو اور نہ ہی مادام ریکھا کی طرح احمق اس لئے
تمہیں ہی کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف ہونا چاہئے تھا"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تمہیں زندہ اٹھا کر یہاں لے آنے کی حماقت مجھ سے نہ ہوئی
ہوتی تو میں چیف بن چکا ہوتا لیکن میرے ذہن کے کسی گوشے میں

بھی نہ تھا کہ کروسٹام ریز کا شکار اٹھارہ گھنٹوں سے پہلے کسی طرح
ہوش میں آ سکتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے مزید تسلی کے لئے
تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگوا دیئے۔ اس کے باوجود تم
ہوش میں آگئے"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" تمہیں چونکہ معلوم نہیں ہے کہ کروسٹام ریز کے اثرات کو
طویل بے ہوش کرنے والا انجکشن کم کر دیتا ہے اس لئے تم نے اپنے
طور پر جو کام مزید تسلی کے لئے کیا وہ ہمارے فائدے میں چلا گیا۔
بہرحال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں لہذا اب اصل موضوع پر بات
کریں۔ پہلی بات تو یہ سن لو کہ میں چیفس کا خاص طور پر خیال
رکھتا ہوں اسی لئے اب تک شاگل بھی زندہ سلامت ہے اور ریکھا
بھی اور چونکہ تم بھی چیف ہو اس لئے تم بھی زندہ رہ سکتے ہو بشرطیکہ
تم ہمارے ساتھ تعاون کرو"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے
ہوئے کہا۔

" کیسا تعاون"...... رائے پرشاد نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ تم مجھے بتا دو کہ تمہارے گروپ کے اور کتنے افراد باہر
موجود ہیں اور تم ان سے رابطہ کر کے انہیں واپس دارالحکومت جانے
کا کہہ دو اور دوسری بات یہ کہ تم پاجوگ پہاڑی میں جہاں سائنس
دانوں کو رکھا گیا ہے اس بارے میں پوری تفصیل بتا دو"۔ عمران
نے کہا۔

" میرے ساتھی میرے علاوہ چار تھے جنہیں تم نے ہلاک کر دیا

ہے ۔ باقی اور کوئی ساتھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے
پاجوگ پہاڑی کے بارے میں بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی یہ علم ہے
کہ سائنس دانوں کو کہاں رکھا گیا ہے ۔ مجھے تو صرف اتنا بتایا گیا تھا
کہ تم لوگ سارپہ گاؤں اور فوجی چھاؤنی پر حملہ کرو گے اور میں نے
تمہیں گاؤں سے باہر ہلاک کرنا ہے"...... رائے پرشاد نے کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں کافرستان کے صدر کی کال آئی تھی اور تم نے انہیں پوری
تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔ وہ کال میں نے کی تھی تمہارے ملک
کے صدر نے نہیں کی تھی اور تم نے مجھے ہی وہ ساری تفصیل بتائی
تھی اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم زندہ رہنے کا سکوپ بنا
لو"...... عمران نے کہا۔

" میں نے جو کچھ کہا ہے وہی سچ ہے "...... رائے پرشاد نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات
کرتا جولیا دروازے سے اندر داخل ہوئی ۔ اس کے ہاتھ میں جدید
ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔

" یہ میز کی دراز میں تھا"...... جولیا نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اس کا منہ بند کر دو "...... عمران نے کہا تو صالحہ نے جلدی سے
اٹھ کر رائے پرشاد کا منہ بند کر دیا۔

" ییس ۔ اوور "...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے رائے پرشاد کی

آواز اور لہجے میں کہا۔

" کرشن بول رہا ہوں باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک
مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ییس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے ۔ اوور "...... عمران نے
رائے پرشاد کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو رائے پرشاد کی
آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" باس ۔ اب جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں اب ہمارا
یہاں گاؤں میں رہنے کا کیا فائدہ ۔ آپ اجازت دیں تو ہم واپس
دارالحکومت چلے جائیں کیونکہ یہاں ایک فوجی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر
دارالحکومت جا رہا ہے اور اس میں ہم آسانی سے چلے جائیں گے ۔
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نہیں ۔ ابھی پرائم منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے ۔ ہو سکتا
ہے کہ پرائم منسٹر صاحب رات کو ہی آ جائیں یا زیادہ سے زیادہ وہ
کل صبح آ جائیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ جب پرائم منسٹر صاحب
آئیں تو تم سب یہاں موجود ہو تاکہ تم سب کا تعارف ان سے کرایا
جا سکے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تم سب کے لئے علیحدہ علیحدہ خصوصی
انعامات اور ایوارڈز کے احکامات دے دیں گے ۔ اوور"...... عمران
نے رائے پرشاد کی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ییس سر ۔ یہ تو واقعی آپ کی ہم سب پر مہربانی ہو گی ۔
اوور"...... دوسری طرف سے کرشن نے مسرت بھرے لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ سب ساتھیوں کو کال کر کے انہیں لے کر یہاں ہیڈ کوارٹر آ جاؤ تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ پرائم منسٹر صاحب کے سامنے ہم نے کیا کہنا ہے اور کیا نہیں ۔ ہمیں بہت سی باتیں چھپانی ہوں گی اور بہت سی اپنی طرف سے شامل کر کے بتانی ہوں گی کیونکہ یہ سیاسی لوگ ہیں یہ صرف سیدھی سیدھی باتوں سے متاثر نہیں ہوتے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ آپ واقعی سب کچھ سمجھتے ہیں ۔ ہم آ رہے ہیں ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" جولیا ۔ باہر جا کر خاور اور چوہان کو بتا دو کہ یہ لوگ یہاں آئیں گے ۔ ان کی تعداد کچھ بھی ہو سکتی ہے ۔ بہرحال یہ پوری طرح اطمینان بھرے انداز میں آئیں گے اور ان سب کا خاتمہ ضروری ہے لیکن فائرنگ نہیں ہونی چاہئے ورنہ کھلی جگہ فائرنگ سے فوجی چھاؤنی تک فائرنگ کی آواز پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی ۔ ٹرانسمیٹر عمران نے ساتھ ہی فرش پر رکھ دیا تھا کیونکہ کسی بھی لمحے دوبارہ کال آ سکتی تھی اور پھر اس کے اشارے پر صالحہ نے رائے پرشاد کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور دوبارہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی ۔

" تم ۔ تم واقعی ہم سے بہت آگے ہو ۔ بہت آگے ہو لیکن سنو۔

میں تم سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ میرے ساتھیوں کو ہلاک نہ کرو اور مجھے بھی چھوڑ دو"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" کیا کرو گے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے "...... رائے پرشاد نے جواب دیا۔

" اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور ہم کیا کر سکتے ہیں "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" تم مجھے یہ بتاؤ کہ سائنس دان پاجوگ پہاڑی پر کہاں ہیں ۔ اس جگہ کی تمام تفصیل بتاؤ۔ وہاں جانے کا راستہ اور وہاں جو انچارج ہے اس سے تمہارا رابطہ کس طرح ہوتا ہے ۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر ۔ ان تمام باتوں کی تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں ہے ۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ انہیں پاجوگ پہاڑی میں رکھا گیا ہے اور تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں"...... رائے پرشاد نے کہا۔

" وہاں چیکنگ کا کیا نظام ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" یہاں مشینری سے اس پہاڑی کو چیک کیا جاتا ہے "...... رائے پرشاد نے کہا۔

" اور کس طرح چیکنگ ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اور کس طرح ہو سکتی ہے یہاں اور تو کوئی ذریعہ نہیں ہے"۔

رائے پرشاد نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں واقعی زندہ رہنے کا کوئی شوق نہیں احمق آدمی جبکہ تم نے خود ہی صدر کو بتایا تھا کہ میزائل اڈے سے بھی مسلسل چیکنگ ہوتی رہتی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ مجھے یاد آگیا۔ سوری ۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا تھا"....... رائے پرشاد نے جلدی سے کہا۔

" اس میزائل اڈے کا انچارج کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" کمانڈر سلوترا"....... رائے پرشاد نے کہا۔

" صالحہ "....... عمران نے اس بار صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس "....... صالحہ نے جو خاموش بیٹھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہی تھی چونک کر کہا۔

" تمہارے پاس مشین پسٹل ہے ۔ نکالو اور اسے شوٹ کر دو"....... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں ۔ کمانڈر کرشن ہے ۔ اس کے ساتھ وائرلیس فون کے ذریعے رابطہ ہے"....... رائے پرشاد نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نمبر بتاؤ"....... عمران نے کہا تو رائے پرشاد نے نمبر بتا دیا۔

" کوئی کوڈ طے ہوئے ہیں "....... عمران نے پوچھا۔

" نہیں ۔ کوئی کوڈ نہیں "....... رائے پرشاد نے کہا تو عمران اٹھ

کھڑا ہوا۔

" میں کمانڈر کرشن سے بات کر لوں ۔ تم اسے آف کر دو"۔ عمران نے صالحہ سے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ برآمدے میں ہی پہنچا تھا کہ اندر سے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی لیکن عمران ہونٹ بھینچے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دوسرے کمرے میں جا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور رائے پرشاد کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس ۔ ایئر میزائل سپاٹ ساریہ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کمانڈر کرشن سے بات کرائیں ۔ میں رائے پرشاد بول رہا ہوں چیف آف ایس ایس "....... عمران نے رائے پرشاد کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو ۔ کمانڈر کرشن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ہی ایک اور آواز سنائی دی۔

" رائے پرشاد بول رہا ہوں کمانڈر کرشن "....... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ فرمائیے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں مسلسل اطلاعات مل رہی ہیں کہ وہ یہاں پہنچ رہے ہیں اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ انہیں یہ

معلوم ہو چکا ہے کہ ایئر میزائل سپاٹ سے پاجوگ پہاڑی کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ سارا یہ پہاڑی کی عقبی طرف سے اس حصے میں تمہارے اڈے پر بھی پہنچ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسا تو قطعی ناممکن ہے۔ دوسری طرف سے پہاڑی کسی سلیٹ کی طرح سپاٹ اور پنسل کی طرح سیدھی ہے۔ اسی لئے تو اس پہاڑی پر اڈا بنایا گیا ہے کیونکہ یہ ہر لحاظ سے چاروں طرف سے ناقابل عبور ہے اور اسی لئے فوجی چھاؤنی کے اندر سے ایک خصوصی راستہ بنایا گیا ہے"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی ہیلی کاپٹر پر آئیں اور سیدھے تمہارے سپاٹ پر آ کر اتر جائیں"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ اجنبی ہیلی کاپٹر کو تو ہم ایک لمحے میں فضا میں ہی میزائل مار کر تباہ کر سکتے ہیں"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس ہیلی کاپٹر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ہم چھاؤنی والے راستے سے ہی آتے جاتے ہیں"...... کمانڈر کرشن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بہرحال پھر بھی ہر طرح سے محتاط اور ہوشیار رہنا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑا

اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ پھاٹک سے اس کے ساتھی اندر داخل ہو رہے تھے۔ صالحہ بھی برآمدے میں موجود تھی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ پانچ افراد تھے عمران صاحب۔ ہم نے انہیں ایک کریک کے اندر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اس طرح آواز بھی نہیں گونجی اور یہ ہلاک بھی ہو گئے ورنہ یہ تربیت یافتہ افراد تھے اور ان کی تعداد بھی بہرحال زیادہ تھی۔ یہ بغیر اسلحے کے ہلاک نہ ہو سکتے تھے"...... چوہان نے کہا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ہم نے ایک غار کے اندر ڈال دی ہیں۔ صرف اسلحہ لے لیا ہے"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایس ایس تو ختم ہو گئی۔ اب ہم نے اصل مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس رائے پرشاد نے کیا بتایا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"وہ کچھ بتانے کے لئے تیار ہی نہ تھا اور مسلسل جھوٹ بول رہا تھا اس لئے صالحہ نے اس کا خاتمہ کر دیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تو آپ کے کہنے پر اسے ہلاک کیا ہے۔ ویسے وہ بے حد عیار اور شاطر آدمی تھا۔ اس کی قسمت خراب تھی کہ وہ قابو میں آ گیا"...... صالحہ نے کہا۔

"میری خوش قسمتی کہ میں بچ گیا ہوں ورنہ اس نے اپنے طور پر

مجھے ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ بہرحال اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ایس ایس کی طرح اس میزائل اڈے کو بھی ختم کرنا ہو گا۔ پھر ہی ہم اس مشن کو مکمل کر سکتے ہیں ورنہ جیسے ہی ہم پاجوگ پہاڑی پر پہنچے اوپر سے میزائل مار کر ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ کیا فوجی چھاؤنی جانا ہو گا"...... خاور نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہاں ہم واقعی پھنس جائیں گے اور پوری فوجی چھاؤنی کو نہ بے ہوش کیا جا سکتا ہے اور نہ تباہ۔ بہرحال ایسے راستے سے اوپر پہنچنا ہو گا کہ نہ نیچے موجود کسی آدمی کو معلوم ہو سکے اور نہ ہی اوپر موجود کسی آدمی کو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا کیا طریقہ ہو گا"...... چوہان نے کہا۔

"یہاں سے چلو۔ اب ہمیں چکر کاٹ کر اس کی سائیڈ پر جانا ہو گا۔ اب بہرحال ایس ایس کا خطرہ تو ختم ہو گیا۔ ٹرانسمیٹر میں ساتھ لے جاؤں گا اور فون کا رسیور علیحدہ رکھ دیا جائے گا۔ وہاں جا کر جائزہ لے کر آگے کی پلاننگ سوچنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ اس رائے پرشاد کو اور یہ باہر جو دوسری لاشیں پڑی ہیں انہیں بھی اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے ورنہ یہاں کوئی بھی آ کر چونک پڑے گا اور پھر یہاں واقعی بھونچال آ جائے گا اور

ہو سکتا ہے کہ حکومت اطلاع ملتے ہی سیکرٹ سروس یا پاور ایجنسی کو یہاں بھیج دے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ان لاشوں کو اٹھا کر عقبی کمرے میں ڈال دو"...... عمران نے کہا تو سب نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

میزائل اڈے کا کمانڈر کرشن پہاڑی کی چوٹی پر بنے ہوئے اڈے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا شراب نوشی میں مصروف تھا کہ سامنے موجود وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کمانڈر کرشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

"کرنل سنگھ بول رہا ہوں کمانڈر کرشن "...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کمانڈر کرشن بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کرنل سنگھ سار یہ فوجی چھاؤنی کا انچارج تھا۔

"اوہ آپ ۔ فرمائیے ۔ کیسے کال کی ہے"...... کمانڈر کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ کرنل سنگھ انتہائی ریزرو رہنے والا آدمی تھا۔ وہ سوائے اشد ترین ضرورت کے فون نہ کرتا تھا۔

"پاجوگ پہاڑی کی نگرانی آپ کر رہے ہیں اور ایس ایس یا ان

دونوں کے علاوہ کوئی اور ایجنسی بھی کر رہی ہے"...... کرنل سنگھ نے کہا۔

"ہم دونوں کر رہے ہیں ۔ کیوں "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

"ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر بتائیے "...... کرنل سنگھ نے کہا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ۔ کیا کوئی خاص بات "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

"ہاں ۔ ہمارے فوجیوں کو ایک مخصوص گشت کے دوران ایک غار میں سے پانچ افراد کی لاشیں ملی ہیں اور یہ افراد مقامی ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ ان میں سے دو آدمی ہماری چھاؤنی میں ایس ایس کی طرف سے تعینات رہے ہیں۔ میں نے اس اطلاع پر ایس ایس کے چیف کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے مسلسل انگیج ٹون آ رہی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میرے پاس ان کا نمبر غلط لکھا گیا ہو"...... کرنل سنگھ نے کہا۔

"پانچ لاشیں ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں ۔ ویسے آپ کہیں تو میں خود بھی ان سے بات کر لوں "...... کمانڈر کرشن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"یہی نمبر میں بھی پریس کرتا رہا ہوں لیکن مسلسل انگیج ٹون آ رہی ہے ۔ کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر تاکہ میں کسی کو وہاں بھیج سکوں"۔ کرنل سنگھ نے کہا۔

" شمال کی طرف تیسری پہاڑی کے دامن میں ایک منزلہ عمارت ہے ۔پرانے دور کی بنی ہوئی ہے ۔اکیلی عمارت ہے"۔ کمانڈر کرشن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ہوں ۔ میں آدمی بھجواتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کمانڈر کرشن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے انگیج ٹون سنائی دیتی رہی تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایس ایس کے پانچ افراد کی لاشیں ملنے اور ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے ذہن میں شک کے کیڑے تیزی سے رینگنے لگ گئے تھے ۔اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے کمانڈر کرشن کو سلام کیا۔

" دلیپ سنگھ ۔اڈے پر ریڈ الرٹ کر دو ۔ نگرانی سخت کر دو اور پہاڑی کے ارد گرد کے علاقے کی نگرانی بھی شروع کر دو"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" اوہ ۔اوہ ۔ کیا ہوا سر ۔کیا کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے"۔ دلیپ سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ میرا خیال ہے کہ ایس ایس کو ختم کر دیا گیا ہے اور یقیناً یہ کام پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے اور اب وہ یقیناً یا تو پاجوگ پہاڑی پر

حملہ کریں گے یا پھر براہ راست ہمارے اس اڈے پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" وہ اڈے پر کیسے قبضہ کر سکتے ہیں سر"...... دلیپ سنگھ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو پاکیشیا سے یہاں پہنچ کر ایس ایس کا خاتمہ کر سکتے ہیں وہ کیا کچھ نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں ہر صورت میں محتاط اور ہوشیار رہنا ہے ۔ جاؤ اور انتظامات کرو ۔ وقت مت ضائع کرو "...... کمانڈر کرشن نے سخت لہجے میں کہا تو دلیپ سنگھ سیلوٹ کر کے تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر تقریباً چالیس پنتالیس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کمانڈر کرشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کمانڈر کرشن بول رہا ہوں "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" کرنل سنگھ بول رہا ہوں کمانڈر ۔ حالات بے حد سنگین ہیں ۔ ایس ایس کے چیف اور اس کے تین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے ان کی لاشیں اس عمارت کی عقبی طرف کمرے میں پڑی ہوئی ملی ہیں وہ پانچوں لاشیں بھی ایس ایس ممبران کی تھیں ۔ فون کا رسیور علیحدہ رکھا گیا تھا اس لئے انگیج ٹون آ رہی تھی ۔ مجھے اب یہ ساری رپورٹ جی ایچ کیو دینا ہو گی ۔ البتہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج کا ایک دستہ پاجوگ پہاڑی کے گرد بھجوا دوں تاکہ وہ اس وقت تک وہاں نگرانی کرتے رہیں جب تک حکومت اس سلسلے میں کوئی اور اقدام

نہیں کرتی "...... کرنل سنگھ نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ایسا مت کریں کیونکہ ایس ایس کے چیف رائے پرشاد اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں موجود ہیں ۔ وہ آپ کے فوجیوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارم پہن کر ان میں شامل ہو جائیں گے اور ہم چیک بھی نہ کر سکیں گے ۔ آپ کچھ نہ کریں ۔ یہ سارا کام اب مجھے کرنا ہو گا" ۔ کمانڈر کرشن نے کہا۔

" آپ کیا کریں گے ۔ آپ کے پاس تو اتنی نفری نہیں جو پاجوگ پہاڑی کی حفاظت کر سکے "...... کرنل سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاجوگ پہاڑی کی فکر مت کریں ۔ اس کی چاروں طرف سے نگرانی ہو رہی ہے اور اگر کوئی آدمی وہاں نظر آیا تو یہاں سے میزائل فائر کر کے اس کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے ۔ میں پرائم منسٹر صاحب سے براہ راست بات کرتا ہوں ۔ انہوں نے مجھے براہ راست کال کر کے ہوشیار رہنے کا کہا تھا اور مجھے اپنا خصوصی فون نمبر بھی دیا تھا"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ ویسے بھی یہ پہاڑی میری ذمہ داری میں نہیں ہے "...... کرنل سنگھ نے ایسے لہجے میں کہا کہ کمانڈر کرشن سمجھ گیا کہ وہ خود اس معاملے سے جان چھڑانا چاہتا ہے ۔ دوسری طرف سے رسیور رکھے جاتے ہی کمانڈر کرشن نے کریڈل دبایا اور

ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن آخری نمبر پریس کرتے ہی اس نے چونک کر ہاتھ ہٹایا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

" ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر کے ہی اطلاع دینی چاہئے تاکہ پرائم منسٹر صاحب سے کوئی خصوصی انعام لیا جا سکے "...... کمانڈر کرشن نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ ہونٹ بھینچ کر بیٹھ گیا کیونکہ اس کے پاس واقعی نفری نہیں تھی اور نفری کے حصول کے لئے اسے لازماً کرنل سنگھ کی خدمات ہی حاصل کرنا تھیں اور یہی بات وہ چاہتا نہ تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کہ اسے کیا کرنا چاہئے پھر اس نے کاندھے اچکا کر ایک فیصلہ کیا اور رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ سپیشل پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ساریہ ایئر فورس میزائل اڈے سے کمانڈر کرشن بول رہا ہوں ۔ پرائم منسٹر صاحب نے خود مجھے یہ نمبر دیا تھا کہ ایمرجنسی کی صورت میں اس نمبر پر میں کال کر سکتا ہوں"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" ہولڈ کریں ۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" یس ۔ کمانڈر کرشن ۔ کیوں کال کی ہے ۔ کیا ایمرجنسی ہے "۔ چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی تیز اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

" سر ۔ میں کمانڈر کرشن بول رہا ہوں ۔ یہاں انتہائی خوفناک حالات پیدا ہو گئے ہیں ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ایس ایس کے چیف رائے پرشاد اور ان کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے " ۔ کمانڈر کرشن نے کہا ۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ہوش میں ہو " .... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے پرائم منسٹر کمانڈر کرشن کی بات سن کر کرسی سے اچھل پڑے ہوں ۔

" یس سر ۔ ایسا ہی ہوا ہے ۔ پہلے ان کے پانچ ساتھیوں کی لاشیں ان کے ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک غار سے ملی ہیں ۔ یہ لاشیں فوجی گشت کے دوران سامنے آئی ہیں جس پر سارپہ چھاؤنی کے انچارج کرنل سنگھ نے مجھے فون کر کے بتایا کہ ایس ایس کے چیف کا فون انگیج جا رہا ہے اس لئے میرے کہنے پر کرنل سنگھ نے وہاں جوان بھیجے تو اس عمارت میں جسے ایس ایس نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا کے ایک کمرے میں ایس ایس کے چیف رائے پرشاد اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں دستیاب ہوئیں اور مجھے رائے پرشاد نے خود بتایا تھا کہ وہ اپنے آٹھ ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہیں " .... کمانڈر کرشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ اب کیا ہو گا ۔ ویری بیڈ ۔ میں تو پوری طرح سے مطمئن تھا کہ اس بار ایس ایس ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے گی لیکن وہ خود سب ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ۔ ویری

بیڈ ۔ اب ان سائنس دانوں کی حفاظت کیسے ہو گی ۔ فوری طور پر تو کوئی ٹیم وہاں پہنچ ہی نہیں سکتی " .... پرائم منسٹر نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

" جناب ۔ ہم میزائل اڈے سے اس پہاڑی کو چوبیس گھنٹے چیک کر رہے ہیں اور جیسے ہی وہاں کوئی آدمی پہنچا ہم میزائل فائر کر کے اسے ہلاک کر سکتے ہیں اور ایسا ہی کریں گے ۔ البتہ ان ایجنٹوں کو تلاش کرنے کے لئے مجھے نفری چاہئے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں فوجی چھاؤنی سے نفری لے کر انہیں تلاش کراؤں " .... کمانڈر کرشن نے کہا ۔

" جب ایس ایس جیسی انتہائی تربیت یافتہ ایجنسی ان کے مقابل ناکام ہو گئی ہے تو تم اور چھاؤنی کے عام سے فوجی ان کے خلاف کیا کر لو گے ۔ تم اپنا کام کرتے رہو ۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا " .... پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کمانڈر کرشن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے پرائم منسٹر کے اس فیصلے نے اسے مایوس کیا ہو کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دیپ سنگھ تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے فوجی انداز میں سلوٹ کیا ۔

" کیا ہوا ہے ۔ کیا کوئی خاص بات " .... کمانڈر کرشن نے چونک کر کہا ۔

" جناب ۔ کچھ افراد کی نقل و حرکت اس پہاڑی کی عقبی طرف

دیکھی گئی ہے "...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ لوگ اس طرف پہنچ گئے ہیں ۔ کہاں ہیں ۔ دکھاؤ مجھے "...... کمانڈر کرشن نے کہا اور اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک بڑی سی مشین کے سامنے دو افراد کھڑے تھے ۔ مشین کی سکرین پر سارا یہ پہاڑی کا عقبی حصہ نظر آ رہا تھا۔ پہاڑی واقعی اس طرف سے بالکل سیدھی اور سپاٹ تھی۔

" کہاں ہیں وہ لوگ "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" جناب ۔ واضح طور پر تو وہ نظر نہیں آئے لیکن وادی کے دامن میں ایسی حرکت سامنے آئی ہے کہ یوں لگتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ موجود ہوں"...... مشین کے سامنے کھڑے ایک آدمی نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم نے پاجوگ پہاڑی کی مسلسل چیکنگ بند کر دی ہے ۔ کیوں "...... کمانڈر کرشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا جناب کہ ہم وقتاً فوقتاً اس سائیڈ پر بھی چیکنگ کرتے رہیں "...... اس آدمی نے کہا۔

" اس وقت صورت حال اور تھی اور اب اور ہے ۔ ادھر سے واقعی کوئی اوپر نہیں آ سکتا البتہ اگر اس دوران وہ پاجوگ پہاڑی پر کوئی کام دکھا گئے تو پھر مجھے اور تم سب کو کورٹ مارشل سے کوئی نہ بچا سکے گا ۔ تم صرف پاجوگ پہاڑی کو چیک کرو ۔ ہر طرف سے اور اس پہاڑی کو میزائل کی فائرنگ رینج میں رکھو ۔ میں نے دلیپ سنگھ کو بتا

دیا تھا کہ ریڈ الرٹ کر دو تو تم کو خود اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔ پرائم منسٹر صاحب نے اسے جو جواب دیا تھا اس کے بعد اس کی دلچسپی اس معاملہ میں خاصی کم ہو گئی تھی۔

" یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر "...... اس آدمی نے کہا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر موجود مناظر تیزی سے بدلنا شروع ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد ایک اونچی پہاڑی سکرین پر ابھری تو مشین آپریٹر نے ہاتھ روک لئے اور پھر اس نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سکرین چار حصوں میں تبدیل ہوتی چلی گئی اور مشین آپریٹر نے اس بار مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد سکرین کے چاروں خانوں پر اس پہاڑی کے چاروں طرف کا علاقہ علیحدہ علیحدہ نظر آنے لگ گیا تو کمانڈر کرشن مڑا اور واپس اپنے کمرے میں آ گیا اور ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کمانڈر کرشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کمانڈر کرشن بول رہا ہوں "...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" سپیشل پی اے ٹو پرائم منسٹر بول رہا ہوں ۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں کمانڈر کرشن بول رہا ہوں "...... کمانڈر کرشن

نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کمانڈر کرشن ۔ میں نے فوری طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کو اپنی ٹیم سمیت سارہ یہ پہاڑی پر پہنچنے کے احکامات دے دیئے ہیں ۔ وہ ہیلی کاپٹر پر رات کو کسی وقت بھی پہنچ سکتے ہیں ۔ تم نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے ۔ تمہارا فون نمبر بھی انہیں دے دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر ۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کمانڈر کرشن نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم ہو گیا تو کمانڈر کرشن نے رسیور رکھ دیا ۔ اسے رسیور رکھے ابھی چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کمانڈر کرشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ کمانڈر کرشن بول رہا ہوں"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں" دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی بارعب سی آواز سنائی دی۔

" یس سر ۔ حکم فرمائیں"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" آپ کو پرائم منسٹر صاحب نے میرے بارے میں اطلاع دے دی ہو گی"...... دوسری طرف سے اسی طرح بارعب لہجے میں کہا گیا۔

" یس سر"...... کمانڈر کرشن نے کہا۔

" وہاں کیا پوزیشن ہے اور وہاں کیا ہوا ہے ۔ سب تفصیل بتاؤ"...... چیف شاگل نے کہا تو کمانڈر کرشن نے پوری تفصیل

سب کچھ بتا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس وقت یہ لوگ پاجوگ پہاڑی کو تباہ کرنے کے لئے بالکل آزاد ہیں ۔ وہاں انہیں روکنے والا کوئی نہیں"...... چیف شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں جناب ۔ ہم پاجوگ پہاڑی کی مکمل طور پر چیکنگ کر رہے ہیں اور ہم نے زیرو میزائل بھی کمپیوٹر ٹارگٹ میں فیڈ کر رکھے ہیں ۔ جیسے ہی لوگ پہاڑی پر پہنچے ان پر میزائل خود بخود فائر ہونا شروع ہو جائیں گے اس لئے آپ بے فکر رہیں ۔ یہ کسی صورت بھی پہاڑی پر پہنچنے کے بعد زندہ واپس نہیں جا سکتے"...... کمانڈر کرشن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" تم انہیں نہیں جانتے ۔ وہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں ۔ کاش پرائم منسٹر صاحب مجھے پہلے ہی بتا دیتے تو اب تک ان کی لاشیں بھی گل سڑ چکی ہوتیں ۔ بہرحال تم جو کر رہے ہو وہ کرتے رہو ۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت دو تیز رفتار ہیلی کاپٹروں پر سارہ یہ چھاؤنی پہنچ رہا ہوں ۔ چونکہ فاصلہ بے حد زیادہ ہے اس لئے ہم رات کے پچھلے پہر پہنچیں گے اور سنو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہمارے ہی ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کرنا شروع کر دو"...... چیف شاگل نے کہا۔

" ایسا نہیں ہو گا سر ۔ آپ آجائیں"...... کمانڈر کرشن نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور کمانڈر کرشن نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک لمبا چکر کاٹ کر ساریہ پہاڑی کے عقب میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے ایس ایس کے ہیڈ کوارٹر میں ایک میز کی دراز سے ملنے والے ایک نقشے پر پاجوگ پہاڑی اور ساریہ پہاڑی کو باقاعدہ اچھی طرح چیک کر لیا تھا کیونکہ نقشے پر پہلے ہی ان کے گرد نشانات لگا دیئے گئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ میزائل اڈے سے پاجوگ پہاڑی کی باقاعدہ مشینی نگرانی ہو رہی ہے اور اگر وہ پاجوگ پہاڑی پر پہنچے تو ان پر میزائلوں کی فائرنگ شروع ہو جائے گی اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ جب تک اس اڈے کو زیرو نہیں کر دیا جاتا اس وقت تک پاجوگ پہاڑی کا رخ کرنا سو فیصد رسک ہے اور اس میزائل اڈے پر پہنچنے کے بارے میں اسے پہلے ہی معلوم تھا کہ اس کا راستہ ساریہ فوجی چھاؤنی کے اندر سے جاتا ہے۔ اس نے ایس ایس کے چیف رائے پرشاد کی آواز اور لہجے میں فون کر کے کمانڈر کرشن سے اس بارے میں تمام باتیں پہلے ہی معلوم کر لی

ں۔ چونکہ کمانڈر کرشن نے اسے بتایا تھا کہ ساریہ پہاڑی عقبی
ف سے پنسل کی طرح سیدھی اور سلیٹ کی طرح سپاٹ ہے لیکن
ان کا خیال تھا کہ ایسا ہونے کے باوجود وہ کسی نہ کسی طرح
ے تک پہنچ سکتے ہیں اس لئے وہ لمبا چکر کاٹ کر ساریہ پہاڑی کے
ی علاقے میں پہنچ گئے تھے لیکن یہاں پہنچ کر جب عمران نے اس
، کا بغور جائزہ لیا تو واقعی کمانڈر کرشن کی بات درست تھی۔ اس
ف سے کسی طرح بھی اوپر نہ پہنچا جا سکتا تھا۔ پہاڑی کا یہ حصہ
ی سلیٹ کی طرح سپاٹ اور پنسل کی طرح سیدھا تھا اور اس
ے حصے میں نہ کوئی درخت تھا اور نہ ہی کوئی جھاڑی۔

" عمران صاحب۔ اس طرف سے تو اوپر کسی صورت بھی نہیں
جا سکتا اس لئے ہمیں چھاؤنی کی طرف سے اوپر جانا چاہئے"۔ خاور
کہا۔

" چھاؤنی سے اوپر کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ وہاں اب تک رائے
اد کی ہلاکت کی خبر پہنچ چکی ہو گی اور وہاں ریڈ الرٹ ہو گا اور یہ
ہو سکتا ہے کہ ہنگامی طور پر وہاں کا راستہ بھی سیلڈ کر دیا گیا
...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ فوجی چھاؤنی میں لازماً ہیلی کاپٹر موجود ہوں
...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ یہ بات ہوئی۔ اب ہم نے ہر صورت میں
کاپٹر حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر سے ہم اڈے تک کیسے پہنچیں
گے۔ اگر واقعی ریڈ الرٹ ہو چکا ہے تو وہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں اٹھ
ہی میزائل سے ہٹ کر دیں گے"....... چوہان نے کہا۔
"تم لمبی بات کیوں سوچ رہے ہو۔ لیبارٹری جس پہاڑی پ
ہے ہمیں وہاں پہنچ کر اس پر بم برسانے چاہئیں"۔ جولیا نے کہا۔
"جولیا۔ عمران صاحب نے درست فیصلہ کیا ہے۔ بجائے ا
کے ہم پر اڈے سے میزائل فائر ہوں ہم اڈے پر قبضہ کر کے وہا
سے میزائل فائر کر کے اس پوری پہاڑی کو ہی اڑا دیں گے۔ ا
طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"....... صالحہ نے کہا تو عمران اس
بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔
"ویری گڈ صالحہ۔ یہ پوائنٹ تو میرے ذہن میں بھی نہ تھا۔ و
گڈ۔ واقعی ہمیں خود پاجوگ پہاڑی پر جا کر بم برسانے کی بجا
یہاں سے میزائل فائر کر کے ہی مشن مکمل کرنا چاہئے۔ میرے ذ
میں صرف اتنی بات تھی کہ اس چیکنگ کو ختم کیا جائے"۔ عم
نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صالحہ کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔
"ٹھیک ہے۔ اچھی تجویز ہے لیکن اصل مسئلہ تو میزائل اڈے
پہنچنے کا ہے"....... جولیا نے کہا۔
"عمران صاحب۔ ایک کام ہو سکتا ہے"....... اچانک چوہان
کہا۔ وہ سب پہاڑی کے دامن میں ایک چٹان کے نیچے موجود
تا کہ اوپر اڈے سے انہیں چیک نہ کیا جا سکے۔

"وہ کیا"....... عمران نے چونک کر کہا۔
"عمران صاحب۔ اس رائے پرشاد اور اس کے ساتھیوں کی
لت کے بعد ظاہر ہے یہاں ہمارا راستہ روکنے والی کوئی ایجنسی
ں رہی اور جیسے ہی ان لوگوں کی ہلاکت کی اطلاع کافرستان کے
ٰ حکام تک پہنچے گی وہ لامحالہ کسی نہ کسی تنظیم کے افراد کو یہاں
رے مقابلے پر بھیجیں گے اور یہ لوگ بہرحال ہیلی کاپٹر پر ہی
ں گے جیپوں یا کاروں میں نہیں۔ اس طرح ان ہیلی کاپٹروں کو
ذا کر کے ہم اڈے پر پہنچ سکتے ہیں"....... چوہان نے کہا۔
"آئیڈیا تو تمہارا بھی ٹھیک ہے لیکن یہ ہیلی کاپٹر لازماً فوجی چھاؤنی
ں ہی اتریں گے اس لئے ہم انہیں حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسری
ت یہ کہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں مشن کی تکمیل اور زیادہ
شکل ہو جائے گی اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوراً کرنا ہے"۔
ران نے کہا۔
"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہم تنویر ایکشن کرتے ہوئے
ھاؤنی میں گھس جائیں اور وہاں سے ہیلی کاپٹر حاصل کر کے آگے
رروائی کریں"....... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"پوری فوجی چھاؤنی کو ہم تنویر ایکشن سے ہلاک نہیں کر سکتے
لبتہ ہمیں گھیر کر بہرحال ہلاک کر دیا جائے گا"....... عمران نے
واب دیا۔
"اگر ہم ان کی یونیفارم حاصل کر لیں تو پھر"....... خاور نے کہا۔

" یہاں ایسے علاقوں کی فوجی چھاؤنیوں میں خواتین فوجی موجو
نہیں ہوتیں اس لئے صالحہ اور جولیا دونوں کو فوری طور پر چیک
لیا جائے اور ہم پکڑے جائیں گے "...... عمران نے جواب دیا۔
" تو پھر تم خود بتاؤ کہ کیا ہونا چاہئے "...... جولیا نے جھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔
" ہمیں گاؤں میں جانا چاہئے ۔ وہاں سے اس فوجی چھاؤنی کے
کمانڈر کو کال کر کے کوئی لائحہ عمل طے کریں گے "۔ عمران نے کہا۔
" لیکن گاؤں میں کوئی ہوٹل ہو گا یا نہیں "...... جولیا نے کہا۔
" یہاں ہوٹل تو نہیں ہو گا البتہ شاید کوئی سرائے وغیرہ ہو۔
بہرحال آؤ "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب چٹانوں کی اوٹ لیتے
ہوئے گھوم کر پہاڑی کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے
کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں دور ایک گاؤں کے آثار نظر آنا
شروع ہو گئے تو ان کے قدم تیز ہو گئے ۔ گاؤں خاصا بڑا تھا اور اس کا
رہائشی ایریا قریب آگیا تھا۔ وہاں خاصے پختہ مکانات تھے ۔ عمران
سب سے پہلے آنے والے مکان کی عقبی طرف پہنچ کر رک گیا۔
" چوہان ۔ اندر جا کر چیکنگ کرو ۔ اگر ہمیں یہاں ٹھکانہ مل
جائے تو ہم آگے کسی کی نظروں میں آنے سے بچ جائیں گے ۔ یہ نو
تعمیر شدہ مکان ہے اور خاصا جدید بھی لگ رہا ہے "...... عمران نے
کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ جمپ لگا کر
عقبی دیوار پر چڑھا اور پھر اندر لٹک کر آہستہ سے کود گیا۔ عمران اور

اس کے ساتھی دیوار کی اوٹ میں خاموش کھڑے تھے ۔ پھر تقریباً
آدھے گھنٹے بعد دیوار کی دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔
" فرنٹ کی طرف آجاؤ۔ میں نے پھاٹک کھول دیا ہے "۔ چوہان
کہہ رہا تھا۔
" آ رہے ہیں "...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر وہ سب
سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے فرنٹ کی طرف آئے اور پھر اس پھاٹک
کی طرف بڑھ گئے ۔ وہاں فرنٹ پر کوئی موجود نہ تھا اس لئے وہ سب
کوٹھی میں داخل ہو گئے ۔ سب سے آخر میں خاور اندر آیا اور اس نے
پھاٹک بند کر دیا۔
" اندر دو آدمی اور دو عورتیں تھیں ۔ میں نے انہیں بے ہوش کر
دیا ہے "...... چوہان نے کہا۔
" کیسے "...... عمران نے چونک کر کہا۔
" میرے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود
تھے ۔ میں نے ایک کیپسول فائر کر دیا تھا "...... چوہان نے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اندر داخل
ہوئے تو وہاں واقعی ایک کمرے میں دو مرد اور دو عورتیں کرسیوں پر
ڈھلکے ہوئے انداز میں پڑے تھے ۔
" یہاں کی تلاشی لو ۔ یہ لوگ تو مجھے فوجی لگ رہے ہیں "۔ عمران
نے کہا تو عمران کی اس ہدایت پر فوراً عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔
" ہاں عمران صاحب ۔ یہاں ایک الماری میں فوجی یونیفارمز اور

یچ موجود ہیں اور ان کے سرکاری کارڈز بھی۔ ان میں سے یہ جو ادھیڑ عمر آدمی ہے اس کا نام کرنل سلہوترا ہے اور دوسرا جو نوجوان ہے یہ کیپٹن سیانے رام ہے اور یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔ ان عورتوں میں سے ایک ادھیڑ عمر شاید کیپٹن سیانے رام کی ماں اور دوسری اس کی بیوی ہے"...... خاور نے واپس آکر کہا۔

"ارے۔ یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہو گئی"...... عمران نے کہا تو خاور نے ایک البم عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے البم کھولی تو اس میں واقعی تصویریں موجود تھیں اور پھر واقعی ان تصویروں کو دیکھ کر معلوم ہو گیا کہ خاور نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔

"یہاں فون بھی ہے عمران صاحب۔ وائرلیس فون"...... صالحہ نے آکر کہا۔

"اوہ۔ پھر ان دونوں کو ہوش میں لاکر پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے سٹور میں رسیوں کے بنڈل دیکھے ہیں۔ میں لاتی ہوں"۔ صالحہ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسی کا بنڈل لئے واپس آگئی اور پھر ان دونوں مردوں کو رسی سے کرسیوں سے باندھ دیا گیا۔

"تمہارے پاس گیس کا اینٹی موجود ہے"...... عمران نے چوہان سے کہا تو چوہان نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر کوٹ کی اندرونی

جیب سے اس نے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی پہلے ادھیڑ عمر آدمی کی ناک سے لگا دی اور پھر چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹا کر اسے نوجوان آدمی کی ناک سے لگا دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹا کر اس کا ڈھکن بند کیا اور شیشی کو دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں آدمیوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

"تم سب باہر جاؤ۔ اچانک کوئی آ بھی سکتا ہے"...... عمران نے لہا تو جولیا اور صالحہ سمیت سب باہر چلے گئے۔ اب عمران اکیلا کرسی ر بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کون ہو"...... اچانک اس ادھیڑ عمر نے ہوش میں آتے ہی بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت تھی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا د اور پھر اس کے ساتھ والی کرسی پر موجود نوجوان بھی ہوش میں آ یا اور اس کا بھی وہی رد عمل تھا۔

"تمہارا نام کرنل سلہوترا ہے اور یہ تمہارا بیٹا ہے سیانے رام"۔ ران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... ان دونوں نے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سار یہ چھاؤنی کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرنل سنگھ ہے"...... کرنل سلہوترا نے جواب دیا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم یہاں کیسے آئے اور کیوں آئے ہو"....... کیپٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم دونوں کی بیویاں ابھی تک زندہ ہیں ۔ سمجھے ۔ اب اگر تم میں سے کسی نے سخت لہجہ اختیار کیا تو چند لمحوں میں ان دونوں عورتوں کی گردنیں توڑ دی جائیں گی اور یہ بھی سن لو کہ ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے لیکن اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر تم سب کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے"....... عمران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ ہم تم سے تعاون کریں گے ۔ پہلے تم یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم یہاں کیوں آئے ہو اور تم نے ہمیں اس طرح کیوں باندھ رکھا ہے"....... کرنل سلہوترا نے کہا جبکہ کیپٹن ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" تم اس ساریہ چھاؤنی میں کام کرتے ہو"....... عمران نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہم دونوں وہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور یہ مکان بھی ہمیں چھاؤنی کی طرف سے ملا ہے۔ یہ ساریہ کالونی چھاؤنی کے افسروں کے لئے تعمیر کی گئی ہے"....... کرنل سلہوترا نے کہا۔

" کرنل سنگھ کہاں رہتا ہے ۔ کیا وہ بھی اس کالونی میں رہتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ وہ چھاؤنی کے اندر رہتا ہے"....... کرنل سلہوترا ۔

جواب دیا۔

" تم ایس ایس کے بارے میں کیا جانتے ہو"....... عمران نے کہا تو کرنل سلہوترا بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں"....... کرنل سلہوترا نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہم وہی ہیں ۔ تم بتاؤ کہ ہمارے بارے میں چھاؤنی میں کیا انتظامات کئے گئے ہیں"....... عمران نے کہا تو کرنل سلہوترا کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکے سے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

" تم نے ایس ایس کو ختم کر دیا ہے ۔ کرنل سنگھ نے چیکنگ کرائی ہے ۔ چھاؤنی میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ویسے میزائل اڈے کے کمانڈر کرشن نے کرنل سنگھ کو بتایا ہے کہ اس نے پرائم منسٹر کو کال کر کے سارے حالات بتا دیئے ہیں جس پر پرائم منسٹر کافرستان سیکرٹ سروس کو تمہارے مقابلے پر یہاں بھیج رہے ہیں اور پھر کمانڈر کرشن نے بتایا کہ اسے چیف شاگل کی کال بھی ملی ہے وہ اپنے ساتھیوں سمیت پچھلی رات کو دو ہیلی کاپٹروں پر پہنچ رہے ہیں اور لازماً یہ ہیلی کاپٹر فوجی چھاؤنی میں ہی اتریں گے ۔ میں کرنل سنگھ کا اسسٹنٹ ہوں ۔ مجھے کہا گیا ہے کہ میں چیف شاگل کا افسر مہمانداری بنوں اس لئے آخری پہر تک مجھے چھٹی دے دی گئی ہے تاکہ میں رات دو بجے تک آرام کر سکوں"....... کرنل سلہوترا نے

جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران شاگل کی آمد کا سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کرنل سلہوترا یا اس کا بیٹا کیپٹن سیانے رام چونکہ قدوقامت اور جسامت کے لحاظ سے اس کے اور اس کے ساتھیوں چوہان اور خاور سے یکسر مختلف تھے اس لئے عمران ان دونوں کو بھی کسی صورت استعمال نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے کرنل سلہوترا سے چھاؤنی کی اندرونی سچوئیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں اور اس سے وہ مزید پریشان ہو گیا کیونکہ فوجی چھاؤنی میں ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود نہ تھا جبکہ چھاؤنی اس انداز کی تھی کہ چھاؤنی کی تین سائیڈوں پر پہاڑی چٹانوں کا سلسلہ تھا جو دیوار کی طرح بلند اور سیدھا تھا اور چٹانیں آگے جا کر مل جاتی تھیں۔ وہاں ایک تنگ سا درہ تھا جس پر چیکنگ گیٹ تھا اور یہاں چونکہ ریڈ الرٹ ہو چکا تھا اس لئے یہاں ہر آنے جانے والے کی انتہائی تفصیل سے چیکنگ کی جاتی تھی۔ چھاؤنی زیادہ بڑی نہ تھی اس میں صرف آٹھ ہزار فوجی تھے لیکن اس وقت چھاؤنی میں صرف تین ہزار فوجی موجود تھے کیونکہ باقی پانچ ہزار مختلف یونٹوں کی صورت میں بھوٹان اور کافرستان کی سرحد پر فوجی مشقوں میں مصروف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ چھاؤنی کے تمام ہیلی کاپٹرز ان کے پاس تھے اور کرنل سلہوترا نے اسے بتایا تھا کہ اوپر چوٹی پر جانے کا خصوصی راستہ چھاؤنی میں سب سے آخر میں کرنل سنگھ کے آفس کے قریب تھا اور باقاعدہ اوپر جانے کے لئے خصوصی سیڑھیاں بنائی گئی تھیں جنہیں باقاعدہ باہر سے کور

کر دیا گیا تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ پوری فوجی چھاؤنی کو ہلاک کئے بغیر وہ اوپر نہیں پہنچ سکتے کیونکہ اتنی بلندی پر جانے کے لئے بنائی گئی سیڑھیاں ظاہر ہے سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گی اور کسی بھی لمحے نیچے سے فائر کر کے انہیں ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ وہ ابھی یہی کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔ وہ اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

" چوہان ۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کتنے کیپسول ہیں"....... عمران نے کہا۔

" صرف چار ہیں ۔ کیوں "....... چوہان نے جواب دیا تو عمران نے کرنل سلہوترا سے ملنے والی تمام معلومات تفصیل سے بتا دیں۔

" میرا خیال تھا کہ فوجی چھاؤنی میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا کر سب کو بے ہوش کر دیا جائے اور پھر اطمینان سے اوپر اڈے پر پہنچ جائیں لیکن چار کیپسولوں سے تو کچھ نہیں ہو گا اور شاگل کے آنے کے بعد صورت حال یکسر تبدیل ہو جائے گی"....... عمران نے کہا۔

" وہ کیا کر لے گا ۔ اس نے پہلے کیا کر لیا ہے جو اب کرے گا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ جذباتی ضرور ہے لیکن احمق نہیں ہے ۔ کافرستان کا نو منتخب پرائم منسٹر احمق ہے کہ اس نے ان سائنس دانوں کو ان پہاڑیوں میں بٹھا کر یہ سمجھ لیا کہ یہ محفوظ ہیں ۔ شاگل نے آتے ہی سب سے

پہلا کام یہی کرنا ہے کہ چھاؤنی سے فوج منگوا کر اس نے پاجوگ پہاڑی کے گرد اکٹھی کر دینی ہے اور پھر ان سائنس دانوں کو نکال کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے دارالحکومت لے جائے گا اور ہم یہاں ناچتے رہ جائیں گے اس لئے ہم نے شاگل کے آنے سے پہلے مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن کیسے "......چوہان نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں بہرحال اب تنویر ایکشن کرنا پڑے گا۔ اس کے سوا اب اور کوئی صورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

" کیا بات ہے۔ تمہیں تنویر بے حد یاد آ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" اس لئے کہ وہ تمہاری طرح کٹھور نہیں ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا۔ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔ ہر لمحہ جو گزر رہا ہے وہ ہمارے خلاف جا رہا ہے"......چوہان نے کہا۔

" اس اپنے لیڈر کو سمجھاؤ یہ بات "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم چھاؤنی کی بجائے پاجوگ پہاڑی پر ڈائریکٹ ایکشن کریں "......چوہان نے کہا۔

" اور اڈے سے برسنے والے میزائلوں کی وجہ اس ڈائریکٹ ایکشن کی فاتحہ خوانی کا بندوبست بھی پہلے کرنا پڑے گا"...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر بتاؤ کیا ہونا چاہئے۔ تم خود ہی بتاؤ "...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید کوئی بات بن جائے۔ تم بہرحال تیار رہو"...... عمران نے کہا اور واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں کرنل سلہوترا، کیپٹن سیانے رام اور دونوں بے ہوش خواتین موجود تھیں۔

" تم لوگ چھاؤنی کیسے آتے جاتے ہو "...... عمران نے کرنل سلہوترا سے پوچھا۔

" چھاؤنی سے جیپ آ کر ہمیں لے جاتی ہے۔ تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہم اس طرح بندھے بندھے تھک گئے ہیں "...... کرنل سلہوترا نے کہا۔

" شکر کرو زندہ ہو "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو کرنل سلہوترا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" کرنل سنگھ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو کرنل سلہوترا نے نمبر بتا دیا تو عمران نے جولیا کو پکارا تو دوسرے لمحے جولیا اندر آ گئی۔

" ان دونوں کو ہاف آف کر دو "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ ان کی کرسیوں کے عقب میں آ گئی۔ دوسرے لمحے کمرہ پہلے

کرنل سلہوترا کے حلق سے نکلنے والی چیخ اور پھر اس کیپٹن سیانے رام کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن مشین پسٹل کے دستے کی ایک ایک ضرب ہی دونوں کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی ۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" کرنل سلہوترا بول رہا ہوں ۔ کرنل سنگھ سے بات کراؤ "۔ عمران نے کرنل سلہوترا کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو ۔ کرنل سنگھ بول رہا ہوں ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے سخت اور سرد لہجے میں کہا گیا۔

" میں کرنل سلہوترا بول رہا ہوں "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ بولو ۔ کیا بات ہے "...... دوسری طرف سے اسی طرح سخت اور سرد لہجے میں کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل سنگھ ریزرو رہنے کا عادی ہے۔

" میری کوٹھی پر جیپ بھجوا دیں ۔ میں آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں کیونکہ میرے پاس پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک اہم اطلاع ہے جس کا آپ کے علم میں لانا ضروری ہے "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ کیسی اطلاع ۔ فون پر بتا دو "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" فون پر تفصیل سے بات نہیں ہو سکتی یا تو آپ خود یہاں میری رہائش گاہ پر تشریف لے آئیں یا پھر مجھے اپنے پاس آنے دیں اور وقت ضائع مت کریں ۔ جتنا وقت ضائع ہو گا اتنا ہی کافرستان کو نقصان ہو گا "...... عمران نے بھی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں جیپ بھجوا دیتا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ ۔ اب ہم نے اس جیپ پر قبضہ کرنا ہے ۔ واقعی اب ڈائریکٹ ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہا "...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی تیزی سے اس کے پیچھے باہر آ گئی ۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ ان چاروں بے ہوش افراد پر فائر کھول دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے یہ خیال آ گیا تھا کہ یہ رہائشی آبادی ہے اور فائرنگ کی آوازیں دور تک سنائی دے سکتی ہیں اسی لئے شاید انہیں عمران نے ہاف آف کرنے کا کہا تھا۔ یہ سوچ کر جولیا عمران کے پیچھے باہر آ گئی ۔ پھر جب ساتھیوں کو عمران کے فیصلے کا علم ہوا تو ان سب کے چہروں پر یکلخت جوش کے تاثرات ابھر آئے ۔

کرنل سنگھ کے بڑے سے چہرے پر اس وقت تشویش اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اپنے آفس میں میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل سلہوترا کی اس کال نے اسے واقعی حیران کرنے کے ساتھ ساتھ تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ گو اس نے کال کے بعد ایک جیپ کرنل سلہوترا کو لانے کے لئے اس کی رہائش گاہ پر بھجوانے کے احکامات دے دیئے تھے لیکن اس کے ذہن میں بار بار یہ بات کھٹک رہی تھی کہ کرنل سلہوترا کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں ایسی کیا اطلاع ملی ہو گی جس کے لئے وہ اتنی پراسراریت پیدا کر رہا ہے۔ گو وہ کرنل سلہوترا کو بہت اچھی طرح جانتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کرنل سلہوترا انتہائی سمجھ دار اور فرض شناس آفیسر ہے اس لئے وہ کوئی غلط بات نہیں کر سکتا لیکن یہ بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ کرنل سلہوترا تو اپنی رہائش

گاہ پر موجود ہے اسے آخر کیا اطلاع مل سکتی ہے جو فون پر بھی نہیں بتائی جا سکتی۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ اچھل پڑا۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"انٹرنس گیٹ کا انچارج کون ہے"....... کرنل سنگھ نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جگدیش سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے میری بات کراؤ"....... کرنل سنگھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل سنگھ بول رہا ہوں"....... کرنل سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن جگدیش بول رہا ہوں انٹرنس گیٹ سے"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن جگدیش۔ کرنل سلہوترا کو ان کی رہائش گاہ سے لینے کے لئے جیپ بھیجی گئی تھی۔ کیا یہ جیپ انٹرنس گیٹ کراس کر چکی ہے"....... کرنل سنگھ نے کہا۔

"یس سر۔ ابھی دو منٹ پہلے کراس ہوئی ہے۔ اسے ڈرائیور حوالدار رام دیو چلا رہا تھا جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سنو۔ جب یہ جیپ واپس آئے تو انہیں انٹرنس گیٹ پر

روک کر پہلے میری بات فون پر کرنل سلہوترا سے کرائی ہے اور میری
اجازت کے بغیر جیپ کو اندر نہ آنے دینا"...... کرنل سنگھ نے کہا۔
" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل سنگھ نے رسیور
رکھ دیا۔ اب اس کے ذہن پر امڈ آنے والے خدشات قدرے کم ہو
گئے تھے۔ اصل میں اس کے ذہن میں یہ خدشہ ابھرا تھا کہ کہیں کوئی
پاکیشیائی ایجنٹ کرنل سلہوترا کے روپ میں چھاؤنی میں نہ آجائے
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ میک اپ کے ماہر ہوتے ہیں
اس لئے اس نے یہ احکامات دیئے تھے اور اب وہ اس لئے مطمئن تھ
کہ اب کم از کم انٹرنس گیٹ پر وہ کرنل سلہوترا سے بات کر کے اپ
اطمینان کر لے گا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی اس نے
فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" یس ۔ کمانڈر کرشن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے کمانڈر کرشن کی آواز سنائی دی۔
" کرنل سنگھ بول رہا ہوں"...... کرنل سنگھ نے کہا۔
" اوہ آپ ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا
" کمانڈر کرشن ۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کو
اطلاع ہے آپ کے پاس"...... کرنل سنگھ نے کہا۔
" اطلاع ۔ کیسی اطلاع ۔ میں سمجھا نہیں"...... کمانڈر کرشن
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" آپ پاجوگ پہاڑی کی نگرانی کر رہے ہیں اس لئے پوچھ

ہوں"...... کرنل سنگھ نے کہا۔
" وہ پاجوگ نہیں پہنچے ورنہ اب تک ان کی جلی ہوئی لاشیں
چھاؤنی پہنچ چکی ہوتیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... کرنل سنگھ نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" یس ۔ کرنل سنگھ بول رہا ہوں"...... کرنل سنگھ نے کہا۔
" انٹرنس گیٹ سے کیپٹن جگدیش بول رہا ہوں جناب"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوہ تم ۔ کیا کرنل سلہوترا پہنچ گئے ہیں"...... کرنل سنگھ نے
نک کر کہا۔
" یس سر ۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔
" ہیلو کرنل سنگھ ۔ میں کرنل سلہوترا بول رہا ہوں انٹرنس گیٹ
ے ۔ ہمیں کیوں روکا گیا ہے ۔ کیپٹن جگدیش بتا رہا ہے کہ آپ نے
صوصی ہدایت کی ہے کہ جبکہ میرے ہی کہنے پر آپ نے جیپ
جوائی ہے"...... دوسری طرف سے کرنل سلہوترا کی غصیلی آواز
ئی دی تو کرنل سنگھ کے ذہن پر موجود ہر قسم کا شک وشبہ ختم ہو
۔
" آئی ایم سوری کرنل سلہوترا ۔ اصل میں چھاؤنی میں ریڈ الرٹ

ہے اس لئے چیکنگ ضروری تھی۔ آپ رسیور کیپٹن جگدیش کو
دیں"۔ کرنل سنگھ نے کہا۔
" یس سر۔ کیپٹن جگدیش بول رہا ہوں "...... چند لمحوں کی
خاموشی کے بعد کیپٹن جگدیش کی آواز سنائی دی۔
" کیپٹن جگدیش ۔ کرنل سلہوترا کو اندر بھجوا دو "...... کرنل
سنگھ نے کہا۔
" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل سنگھ نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پ
اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔

" عمران صاحب ۔ یہ لوگ بے ہوش ہیں اور کسی بھی وقت
ہوش میں آ سکتے ہیں اس لئے انہیں آف کر دیا جائے تو زیادہ بہتر
ہے "...... خاور نے کہا۔
" عام سے لوگ ہیں ۔ پڑے رہیں "...... عمران نے جواب دیا۔
" نہیں عمران صاحب ۔ وہاں نجانے کیا حالات پیش آئیں ۔
عقب سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہئے "...... چوہان نے کہا۔
" نہیں ۔ یہاں کوئی اسلحہ استعمال نہیں کرنا ورنہ معاملات گڑبڑ
ہو سکتے ہیں "...... عمران نے کہا تو جولیا نے بھی اس کی تائید کر دی
تھوڑی دیر بعد گیٹ سے باہر جیپ رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر ہارن
سنائی دیا تو عمران تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ساتھی
سائیڈوں میں ہو گئے کیونکہ عمران نے پہلے ہی انہیں بتا دیا تھا کہ
جیپ کے ڈرائیور کو پکڑ کر اس نے اس سے مزید معلومات حاصل

کرنی ہیں اس لئے انہیں ہوشیار رہنا چاہئے۔ عمران نے پھاٹک کھولا تو ایک بڑی فوجی جیپ اندر داخل ہوئی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک فوجی موجود تھا جس کے بازو پر موجود پٹی بتا رہی تھی کہ وہ حوالدار ہے۔ عمران نے پھاٹک بند کر دیا اور واپس مڑا تو ڈرائیور جیپ روک کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے اس کے قریب موجود چوہان اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی ڈرائیور فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

" اسے اٹھا کر اندر لے آؤ "...... عمران نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو چوہان نے بے ہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ایک اور کمرے میں آیا جو خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران کے اشارے پر اس نے بے ہوش ڈرائیور کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔

" اس کا قدوقامت تم سے ملتا ہے۔ تم اس کی یونیفارم پہن لو "۔ عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران کمرے سے باہر چلا گیا۔

" کیا ہوا "...... باہر موجود خاور نے پوچھا۔

" چوہان ڈرائیور کی یونیفارم پہن رہا ہے "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ یہاں الماری میں فوجی یونیفارمز موجود ہیں۔ کیوں نہ ہم بھی یونیفارمز پہن لیں "...... خاور نے کہا۔

" نہیں۔ یہاں موجود دونوں افراد کے قدوقامت ایسے نہیں ہیں

کہ یہ یونیفارمز ہمیں پوری آسکیں۔ صرف ڈرائیور کی حد تک ضروری ہے اور یہ غنیمت ہے کہ اس کا قدوقامت چوہان جیسا ہے "۔ عمران نے کہا۔

" آجائیں عمران صاحب "...... چوہان نے دروازے میں آکر کہا تو عمران اندر داخل ہوا۔ اب ڈرائیور بنیان اور زیر جامہ میں کرسی پر موجود تھا۔

" اسے باندھنا پڑے گا۔ رسی لے آؤ "...... عمران نے کہا تو چوہان تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا اور پھر ان دونوں نے مل کر رسی سے ڈرائیور کو کرسی سے باندھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈرائیور نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ مم۔ مم۔ میں "...... ڈرائیور نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے رک رک کر کہا۔

" تمہارا نام اور عہدہ کیا ہے "...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" حوالدار رام دیو۔ مم۔ مم۔ میں ڈرائیور ہوں۔ تم۔ تم کون ہو اور میری یونیفارم۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے "...... حوالدار رام دیو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" چھاؤنی کے آؤٹر گیٹ کا انچارج کون ہے "...... عمران نے کہا۔

" آؤٹر گیٹ ۔ کیا مطلب ۔ انٹرنس گیٹ تو ہے اور آؤٹر گیٹ بھی وہی ہے ۔ اس کا انچارج کیپٹن جگدیش ہے "...... حوالدار نے کہا اور پھر عمران نے کرنل سنگھ تک پہنچنے کا راستہ تفصیل سے معلوم کر لیا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" اسے گردن توڑ کر آف کر دو "...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد چوہان اور خاور اس کے پیچھے آ گئے ۔

" اسلحہ وغیرہ لے لو اور آؤ "...... عمران نے کہا۔

" ہم نے لے لیا ہے ۔ آپ چلیں "...... خاور نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد چوہان جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر جولیا، صالحہ اور خاور بیٹھے تھے ۔ چوہان نے جیپ کو آگے بڑھایا اور پھاٹک کی طرف لے گیا اور اس نے پھاٹک کے قریب جیپ لے جا کر روکی تو خاور نیچے اترا اور اس نے پھاٹک کھولا تو چوہان نے جیپ باہر نکال کر روک دی ۔ خاور نے پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر وہ دوبارہ جیپ میں سوار ہو گیا پھر عمران کے راستہ بتانے پر چوہان نے جیپ تیزی سے آگے بڑھا دی۔

" میں اس کیپٹن جگدیش کو کور کرنے کی کوشش کروں گا اس لئے تم نے اس وقت تک کوئی حرکت نہیں کرنی جب تک میں فائر نہ کروں "...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا

دیئے ۔

" عمران صاحب ۔ اگر آپ میرے چہرے پر اس ڈرائیور کا میک اپ کر دیتے تو معاملات مزید بہتر ہو جاتے "...... اچانک چوہان نے کہا۔

" ارے ہاں ۔ واقعی ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا ۔ ایک سائیڈ پر جیپ روکو "...... عمران نے کہا تو چوہان نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی ۔ عمران نے ماسک باکس لے کر چوہان کو دیا اور چوہان نے ماسک سر اور چہرے پر چڑھا لیا تو عمران نے خود ہی دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپا کر اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا کہ اب دور سے دیکھنے پر چوہان رام دیو ہی لگتا تھا۔ صرف بالوں کی کٹنگ اور کلر میں تھوڑا سا فرق معلوم ہوتا تھا اور ظاہر ہے جلدی میں اس کا بندوبست تو نہیں کیا جا سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپ گاؤں کا چکر لگا کر مڑی اور چھاؤنی کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔ تھوڑی دیر بعد دور سے دو گھاٹیوں کے درمیان ایک درہ سا نظر آنے لگا جہاں باقاعدہ ایک طرف چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی اور سڑک پر لوہے کا راڈ لگا ہوا تھا۔ وہاں چھ مسلح فوجی موجود تھے ۔ چوہان نے جیپ سائیڈ پر کر کے روک دی ۔ اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر باہر آیا جبکہ دوسری طرف سے عمران نیچے اترا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کے باہر انچارج کی پلیٹ موجود تھی ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیپ میں دیکھ کر وہاں موجود

فوجی بھی حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے لیکن چوہان جو یونیفارم میں تھا اور خود ہی انچارج کے آفس کی طرف جا رہا تھا اس لئے وہ خاموش کھڑے رہے ۔ عمران اور چوہان اس کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان موجود تھا۔ اس کے کاندھے پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ ہی کیپٹن جگدیش ہے ۔

" آپ ۔ آپ کون ہیں "...... کیپٹن جگدیش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ چوہان اس کے پیچھے خاموش کھڑا تھا۔

" تمہارا نام جگدیش ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں ۔ مگر آپ کون ہیں اور رام دیو تم تو کرنل سلہوترا کو لینے گئے تھے ۔ یہ کون ہیں "...... کیپٹن جگدیش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں کرنل صاحب نے ہی بھیجا ہے "...... چوہان نے حتیٰ الوسع رام دیو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ آپ اندر نہیں جا سکتے ۔ کرنل سنگھ نے خصوصی ہدایت دی ہے کہ کرنل سلہوترا آئیں تو پہلے ان کی بات فون پر ان سے کرائی جائے "...... کیپٹن جگدیش نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ کہیں ۔ لیکن یہ بیج دیکھ لیں آپ "۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا ۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا

اور پھر کیپٹن جگدیش کے قریب پہنچتے ہی عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی جگدیش ہلکی سی چیخ مار کر کرسی سے دوسری طرف گرا اور چند لمحے پھڑک کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے کاؤنٹر پر پڑا ہوا انٹر کام اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ۔ کرنل سنگھ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کرنل سنگھ کی آواز سنائی دی۔

" انٹرنس گیٹ سے کیپٹن جگدیش بول رہا ہوں "...... عمران نے کیپٹن جگدیش کی آواز اور لہجے میں کہا اور اس نے اطلاع دی کہ کرنل سلہوترا آئے ہیں ۔ اس کے بعد کرنل سنگھ کے کہنے پر عمران نے کرنل سلہوترا کی آواز اور لہجے میں بات کی تو کرنل سنگھ نے کرنل سلہوترا کو آفس بھجوانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اب باہر موجود سپاہیوں کا خاتمہ کرنا ہے "...... عمران نے کہا۔

" میرے پاس سائیلنسر لگا مشین پسٹل ہے "...... چوہان نے کہا۔

" ارے ۔ پہلے تم نے کیوں نہیں بتایا "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" جب آپ نے وہاں کالونی میں دھماکے کی بات کی تو مجھے یاد آ گیا کہ سائیلنسر میرے پاس موجود ہے ۔ میں نے اسے مشین پسٹل پر چڑھا لیا تھا "...... چوہان نے کہا۔

"مجھے دو پسٹل اور جیپ کو سنبھالو" ...... عمران نے کہا تو چوہان نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور پھر وہ دونوں باہر آئے اور تیزی سے جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔ چوہان تو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں موجود چھ فوجی یکلخت چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر راڈ ہٹایا۔ اس دوران چوہان جیپ آگے لے آیا تو عمران اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور چوہان نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"ان کی لاشیں اندر کمرے میں ڈال دینی چاہئیں تھیں" ۔ صالحہ نے کہا۔

"اتنا وقت نہیں ہے۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے" ۔ عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ جیپ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ چھاؤنی میں ریڈ الرٹ تھا اس لئے چھاؤنی سے باہر جانے اور باہر سے اندر آنے پر خصوصی پابندی لگا دی گئی تھی۔ چھاؤنی کے اندر سے باہر کوئی جیپ جاتی تو نہ دکھائی دے رہی تھی۔ چوہان جیپ کو تیزی سے آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا اور پھر دو موڑوں پر گھوم کر وہ ایک لمبے سے برآمدے کے سامنے پہنچ گئے۔ وہاں چار مسلح فوجی موجود تھے۔ یہاں اس بلاک کے پیچھے کچھ فاصلے پر سارا یہ پہاڑی تھی جس پر اوپر تک سیڑھیاں جا رہی تھیں اور

عمران سمجھ گیا کہ یہ اوپر جانے کی سیڑھیاں ہیں۔ چوہان نے جیپ روکی تو عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"تم کون ہو۔ ہینڈز اپ" ...... اچانک ایک فوجی نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں فوجی چیختے ہوئے نیچے گرے تو عمران دوڑتا ہوا برآمدے میں داخل ہوا۔ اس برآمدے کے پیچھے کمروں کی قطار تھی جس میں ایک دروازے کے باہر کرنل سنگھ کی پلیٹ موجود تھی۔

"ادھر جاؤ اور جو نظر آئے اڑا دو" .... عمران نے کرنل سنگھ کے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی فائرنگ ہو گی تو پوری فوجی چھاؤنی ہم پر ٹوٹ پڑے گی" .... چوہان نے کہا۔

"ہونے دو۔ اس دوران ہم اوپر پہنچ جائیں گے۔ جلدی کرو" ۔ عمران نے کہا اور مڑ کر اس نے کرنل سنگھ کے دروازے پر لات ماری۔ اسی لمحے برآمدے کا وہ حصہ تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ باہر موجود سپاہیوں کی چیخوں سے کمروں میں موجود لوگ باہر نکل آئے تھے کہ عمران کے ساتھیوں نے مشین گنوں کا فائر کھول دیا۔ عمران اس کمرے میں داخل ہوا تو بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا کیونکہ شاید اسے پہلی آوازیں سنائی نہ دی تھیں لیکن اب جب دروازہ کھلا تو باہر ہونے والی فائرنگ کی آوازیں اسے سنائی

دینے لگ گئی تھیں۔

" تم کرنل سنگھ ہو "...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کون ہو اور یہ باہر فائرنگ کیسی ہے۔ کیا مطلب "۔ کرنل سنگھ نے تیزی سے جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے ٹھک کی آواز سنائی دی اور کرنل سنگھ چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا تو عمران تیزی سے مڑا۔ اب باہر فائرنگ زوروں پر تھی کیونکہ اس دوران بیرکوں کے فوجی اسلحہ سمیت اس برآمدے کی طرف ہی بڑھے چلے آرہے تھے۔

" جلدی آؤ۔ میرے ساتھ آؤ "...... عمران نے باہر نکل کر چیخ کر کہا اور پھر وہ سب عمران کی طرف بھاگ پڑے۔ عمران اس برآمدے کے درمیان میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کرنل سلہوترا سے وہ پہلے ہی اس سارے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیل معلوم کر چکا تھا پھر جیسے ہی عمران کے ساتھی اندر داخل ہوئے عمران نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔

" آؤ۔ دوڑو جلدی "...... عمران نے تیزی سے دوڑ کر اس راہداری کی طرف آتے ہوئے کہا جہاں آخر میں ایک اور دروازہ نظر آرہا تھا۔ عمران نے اس دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھل گیا۔ اب دوسری طرف لوہے کی ایک سیڑھی اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھی۔

" چوہان اور خاور تم دونوں نے یہیں رکنا ہے اور آنے والوں کو ہر قیمت پر روکنا ہے۔ جب میں اوپر پہنچ جاؤں گا تو تمہیں کال کر لوں گا۔ جولیا اور صالحہ میرے ساتھ جائیں گی "...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں جبکہ چوہان اور خاور وہیں دروازے کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا جا رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ اس کے پیچھے تھیں۔ آخری حصہ میں ان دونوں کی رفتار آہستہ ہو گئی اور ان کے سانس تیز تیز چلنے لگے لیکن عمران اسی برق رفتاری سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک نیچے سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اچانک اسے اوپر سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھایا اور مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک انسانی چیخ سنائی دی اور پھر ایک آدمی سیڑھیوں سے ٹکراتا ہوا رول ہو کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔

" تم ساتھیوں کو کورنگ دو اور دروازہ بند کر لو "...... عمران نے صالحہ اور جولیا سے کہا اور خود وہ تیزی سے اچھل کر آخری سیڑھی کراس کر کے دروازے سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ اسی لمحے دو آدمی دوڑتے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دیئے تو عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور عمران انہیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر جب تک وہ ایک اور کمرے میں پہنچتا

اس نے دو اور فوجیوں کو مشین پسٹل سے گرا دیا جن میں ایک کمانڈر بھی تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے پورے اڈے کا راؤنڈ لگا لیا لیکن وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے مشینری کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے زیرو میزائلوں کا رخ پاجوگ سے موڑ کر چھاؤنی کی طرف کر کے انہیں کمپیوٹر فائرنگ کے ذریعے آن کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہاڑی کی چوٹی سے چھاؤنی پر یکے بعد دیگرے خوفناک میزائل گر کر پھٹنے لگے اور تقریباً آٹھ میزائل مختلف سپاٹس پر فائر کرنے کے بعد عمران نے مشینری آف کر دی۔ اسی لمحے اسے دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں لیکن وہ مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف رہا کیونکہ آنے والے قدموں کی آوازیں وہ اچھی طرح پہچانتا تھا کہ یہ آوازیں اس کے ساتھیوں کی ہیں۔

" عمران صاحب۔ پوری چھاؤنی تباہ ہو گئی ہے۔ سینکڑوں فوجی مارے جا چکے ہیں اور بے شمار زخمی پڑے تڑپ رہے ہیں "۔ چوہان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" کافرستان نے ہمارے کمانڈوز کو باقاعدہ بے ہوش کر کے ان کے سینوں پر گولیاں ماری تھیں اس لئے جو مرتے ہیں انہیں مرنے دو "...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو چوہان خاموش ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ بھی اندر آ گئیں تو عمران نے اسی لمحے ہاتھ ہٹائے۔ سکرین پر پاجوگ پہاڑی کا منظر نظر آ رہا تھا۔ یہ وہی منظر تھا جب عمران اندر داخل ہوا تھا اور عمران نے چھاؤنی کو تباہ

کرنے کے لئے میزائل فائرنگ کا رخ چھاؤنی کی طرف تبدیل کر دیا تھا جبکہ اب اس نے دوبارہ پاجوگ پہاڑی کو ٹارگٹ بنا لیا تھا لیکن اسے مشین کے درمیان سکرینوں سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں زیرو میزائلوں کے علاوہ سکسٹی میگا میزائل بھی موجود ہیں۔ یہ اس قدر خوفناک اور طاقتور میزائل تھے کہ دو میزائل پورے پہاڑ کو اڑا کر رکھ دیتے جبکہ زیرو میزائل انسانوں کو ہلاک کرنے جتنی طاقت رکھتے تھے اس لئے عمران نے اب پاجوگ پہاڑی پر سکسٹی میگا میزائل فائر کرنے کا ٹارگٹ فکس کر دیا تھا۔

" اب مشن بھی مکمل کر لیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے دوسرے لمحے مشین سے ہلکی سی گونج کی آواز سنائی دی اور پھر سکرین پر یکلخت ایک بڑا سا سرخ رنگ کا میزائل ایک لمحے کے لئے اڑتا نظر آیا اور دوسرے لمحے میزائل پاجوگ پہاڑی کے نچلے حصے سے ٹکرا چکا تھا۔ سکرین پر ہر طرف سرخ رنگ سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک اور میزائل پہلے میزائل سے تھوڑے سے فاصلے پر پہاڑی سے ٹکرایا اور اس کے بعد تیسرا میزائل کچھ اوپر اور چوتھا میزائل اس سے بھی کچھ اوپر ٹکرایا اور سکرین پر سرخ رنگ پہلے سے گہرا ہوتا چلا گیا۔ پہاڑی چٹانیں اور پتھر ہوا میں اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ یہ سکرین تو آف نہیں ہوئی جبکہ اس کا آلہ تو اس پاجوگ پہاڑی پر ہو گا "...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" آلہ اس اڈے پر ہو گا۔ البتہ اس کی رینج کافی زیادہ ہے "۔ عمران نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم نیچے جاؤ۔ کہیں کوئی خصوصی اسلحہ چل گیا تو ہم یہاں اسی طرح مارے جائیں گے جس طرح یہ لوگ "...... عمران نے کہا تو چوہان اور خاور دونوں تیزی سے مڑے اور واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر سرخ رنگ غائب ہو گیا اور سکرین پر اصل صورت حال نظر آنے لگ گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ سکرین پر پہاڑی پتھروں کے ساتھ ساتھ انسانی جسموں کے چھوٹے بڑے اعضاء بھی جگہ جگہ بکھرے پڑے نظر آ رہے تھے اور ساتھ ہی مشینری کے پرزے بھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے پڑے تھے۔

" مشن مکمل ہو گیا ہے۔ آؤ اب واپس چلیں "...... عمران نے کہا۔

" نیچے اس پوری چھاؤنی کو تو آگ لگ گئی ہو گی اور یہ لوگ ہمیں آسانی سے نہ نکلنے دیں گے "...... جولیا نے کہا۔

" یہ لوگ اسی قابل ہیں۔ اوہ۔ پہلے میں میگا میزائل یہاں فائر کرتا ہوں۔ کافرستان نے ہمارے کمانڈوز کو شہید کر دیا تھا انہیں بھی تو معلوم ہو کہ پاکیشیا کے خلاف کارروائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے "۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکرین پر چھاؤنی کا حصہ نظر آنا شروع ہو گیا۔ وہاں بے شمار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ بے شمار زخمی

تڑپ رہے تھے اور بہت سے افراد پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دوڑے پھر رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اچانک صدمے کی وجہ سے پاگل ہو گئے ہوں۔ عمران نے تھوڑی دیر بعد ایک بٹن پریس کیا تو گونج کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا ایک میزائل ایک لمحے کے لئے سکرین پر نظر آیا اور دوسرے لمحے سکرین پر سرخ رنگ چھا گیا۔

" آؤ اب نکل چلیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پیچھے ہٹ کر اس نے مشین پسٹل سے مشینری پر فائر کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچے تو وہاں واقعی قیامت برپا ہو چکی تھی۔ پوری چھاؤنی کی عمارتیں تباہ ہو چکی تھیں۔ ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

" اب ہم نکلیں گے کیسے۔ یہاں تو کوئی جیپ بھی سلامت نظر نہیں آ رہی "...... جولیا نے کہا۔

" آؤ جلدی۔ ساریہ کالونی کے لوگوں نے یقیناً ان دھماکوں کی کسی نہ کسی کو اطلاع دے دی ہو گی۔ آؤ "...... عمران نے کہا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی بڑے چوکنا انداز میں بھاگ رہے تھے کہ اچانک عمران کی نظریں ایک کونے پر پڑیں۔

" چوہان دوڑ کر جاؤ۔ ادھر کونے میں ٹوٹے ہوئے شیڈ کے نیچے ایک جیپ نظر آ رہی ہے۔ جلدی کرو۔ خاور تم بھی ساتھ جاؤ۔ جلدی کرو۔ جلدی "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کونے کی طرف اشارہ کر دیا تو چوہان اور خاور دونوں دوڑتے ہوئے

اس طرف بڑھ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جیپ سٹارک ہو کر تیزی سے
آگے بڑھتی ہوئی ان کے قریب پہنچ گئی ۔ راستے میں پڑی ہوئی لاشوں
سے جیپ کو بچا کر نکالتے ہوئے چوہان کو خاصی محنت کرنا پڑ رہی
تھی ۔ بہرحال وہ جیپ کو ان لاشوں سے بچا کر لے آنے میں کامیاب
ہو گیا ۔ عمران، صالحہ اور جولیا تیزی سے اس جیپ میں سوار ہو گئے ۔

" اب کہاں جانا ہے عمران صاحب "....... چوہان نے کہا ۔

" پنجلو گاؤں ۔ جس قدر تیزی سے چلا سکتے ہو چلاؤ کیونکہ ابھی اس
پورے ایریئے کو فوج کے کمانڈوز دستوں نے گھیر لینا ہے "۔ عمران
نے کہا تو چوہان نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کی رفتار انتہائی حد تک
بڑھا دی ۔

" فیول کی کیا پوزیشن ہے "....... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران
نے کہا کیونکہ سائیڈ سیٹ پر خاور پہلے ہی بیٹھا ہوا تھا ۔

" ٹینک فل ہے ۔ شاید ایمرجنسی کے لئے اسے تیار رکھا گیا تھا ۔
چابی بھی اگنیشن میں موجود تھی "....... چوہان نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" پنجلو گاؤں سے ہم بھوٹان جائیں گے ۔ سمجھ گئے "....... عمران
نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" اس بار تم نے رحم دلی کی بجائے الٹ کام کیا ہے ورنہ شاید تم
اتنے بے شمار لوگوں کو چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوں اس انداز
میں ہلاک کرنے کا سوچتے ہی ناں ۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے "۔ جولیا

نے کہا ۔

" میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ کافرستان نے ہمارے ڈیڑھ سو
تربیت یافتہ کمانڈوز کو بے ہوش کر کے ان کے سینوں میں گولیاں
اتار دی تھیں اس لئے اب کافرستان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پاکیشیا
کے جوانوں کو اس طرح ہلاک کرنا اسے کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے "۔
عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" عمران صاحب ۔ شاگل جب یہاں پہنچے گا تو وہ یہ ساری صورت
حال دیکھ کر اپنے بال نوچ لے گا "....... خاور نے کہا ۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو مجھے چھاؤنی میں اس انداز میں اقدام کرنا پڑا
ہے ۔ کرنل سنگھ کو کوئی خدشہ تو محسوس ہوا تھا لیکن انٹرنس گیٹ
سے جب میں نے اس سے کرنل سلہوترا اور کیپٹن جگدیش دونوں کی
آوازوں میں باتیں کی تو وہ مطمئن ہو گیا ۔ باقی کام چوہان کے
سائیلنسر لگے مشین پسٹل نے کر دیا کہ انٹرنس گیٹ کے سامنے ان
ہلاکتوں کی خبر اندر چھاؤنی تک نہ پہنچ سکی "....... عمران نے کہا تو
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے میٹنگ روم میں اس وقت
شاگل ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پڑی
تھی اور اس پر ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل بھارکر بھی موجود تھا
اور یہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور
پریذیڈنٹ کافرستان اندر داخل ہوئے ۔ ان کے پیچھے پرائم منسٹر
کافرستان تھے اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی شاگل اور کرنل بھارکر
دونوں اٹھ کھڑے ہوئے ۔ پھر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے
دونوں کو فوجی انداز میں باقاعدہ سیلوٹ کیا جبکہ شاگل نے مخصوص
انداز میں سلام کیا۔

" بیٹھیں "...... صدر نے کہا اور پھر وہ دونوں میز کی دوسری سائیڈ

پر موجود اونچی نشست کی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ وہاں پہلے ہی سرخ
رنگ کا ایک فون بھی موجود تھا۔ پرائم منسٹر اور صدر دونوں کے
چہرے لٹکے ہوئے تھے اور آنکھیں بجھی ہوئی تھیں۔

" یہ سب کیا ہوا ہے پرائم منسٹر صاحب ۔ آپ مجھے تفصیل سے
بتائیں ۔ ہماری ایک بڑی چھاؤنی اور ایک میزائل اڈا تباہ کر دیا گیا
ہے ۔ کیسے ۔ اتنے بڑے بڑے سائنس دانوں کا گروپ ہلاک ہو گیا۔
کیا انتظامات کئے تھے آپ نے "...... صدر نے پرائم منسٹر کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

" جناب ۔ چونکہ یہ مشن میں نے ارینج کیا تھا اور پھر مکمل طور پر
میرے کنٹرول میں تھا اس لئے آپ کو اس کی تفصیلات کا علم نہیں
ہو سکا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی
سے ہٹ کر تیسری ایجنسی سیکرٹ سپر ایجنسی ایس ایس تیار کی تھی
جس کا چیف رائے پرشاد تھا جو غیر ملکی ایجنسیوں میں کام کرنے والا
انتہائی شہرت یافتہ ایجنٹ تھا۔ میں نے اسے اس کے تربیت یافتہ
اٹھ ساتھیوں پر مبنی نئی تنظیم بنائی ۔ میرے نوٹس میں آیا کہ جنوبی
ایکریمیا کے ایک ملک گوانا کے سائنس دانوں نے ڈاؤن اپ نامی
یک آلہ ایجاد کیا ہے جس میں نہ کوئی ریز استعمال ہوتی ہے اور نہ
ی کوئی گیس ۔ البتہ اس آلے کے ذریعے اس کی مخصوص رینج میں
وجود تمام انسانوں کو بہتر گھنٹوں کے لئے انتہائی گہری نیند سلایا جا
سکتا ہے ۔ یہ آلہ جنوبی ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ تنظیم فروخت کر

رہی تھی ۔ مجھے اس میں دلچسپی پیدا ہوئی ۔ میں نے خاص لوگوں کو
بھیج کر یہ آلہ چیک کرایا اور پھر اسے خرید لیا۔ میرا مقصد تھا کہ اس
آلے کی مدد سے پاکیشیا کے فوجی ٹھکانوں پر بے ہوشی طاری کر کے
آسانی سے پاکیشیا کا دفاع ختم کر کے قبضہ کیا جا سکتا ہے ۔ پھر ہم نے
اس کی مخصوص رینج کو آزمایا تو پاکیشیا کے ڈیڑھ سو کمانڈوز بے ہوش
ہو گئے جنہیں ہمارے ایجنٹوں نے باقاعدہ فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا
مگر وہ نیند سے نہ جاگے ۔ پھر ہم نے اس آلے کی وسیع رینج کو پاکیشیا
کے ایٹمی مراکز پر استعمال کیا اور ہمیں سو فیصد کامیابی ہوئی۔ گو
وہاں ہم کوئی ہلاکت کرنے کے قابل تو نہ تھے لیکن بہتر گھنٹوں کے
لئے وہاں پر موجود ہر آدمی کی بے ہوشی نے پاکیشیائی حکام کو پاگل کر
دیا۔ اس دوران ایس ایس کے چیف رائے پرشاد کو اطلاع ملی کہ
پاکیشیا کے ایک سائنس دان احسن رضا نے ایک ایسا آلہ تیار کیا
ہے جسے اس نے مائینڈ بلاسٹر کا نام دیا ہے لیکن اس آلے اور پہلے آلے
ڈاؤن اپ میں فرق ہے ۔ وہ یہ کہ ڈاؤن اپ صرف انسانوں کو بے
ہوش کر دیتا ہے جبکہ مائینڈ بلاسٹر سے بے ہوش ہونے والا دوبارہ
ہوش میں آکر صحیح الدماغ نہیں رہتا۔ اس کے ذہنی خلیات گڑبڑ ہو
جاتے ہیں اور وہ ذہنی توازن کھو دیتا ہے ۔

یہ آلہ ہمارے لئے زیادہ مفید تھا کیونکہ جب ہم نے ڈاؤن اپ کا
تجزیہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر کیا تو وہاں سائنس دان صرف بے
ہوش ہوئے جبکہ اگر یہ مائینڈ بلاسٹر سے بے ہوش ہوتے تو پھر ہوش

میں آنے کے بعد ان کا ذہنی توازن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔
طرح ہم مائینڈ بلاسٹر کے ذریعے بڑے اطمینان سے پورے پا
کے سائنس دانوں، اعلیٰ فوجی افسروں اور اعلیٰ حکومتی عہدیدارو
خاتمہ کر سکتے تھے ۔ چنانچہ مائینڈ بلاسٹر آلہ اور اس کا فارمولا پا
سے حاصل کیا گیا لیکن اس کی رینج بے حد کم تھی ۔ صرف چند
تھی جو ہمارے کام نہ آ سکتی تھی لیکن چونکہ بنیادی فارمولا ہمیں
گیا تھا اس لئے ڈاکٹر کرشن چند نے کافرستان میں اس مضمون
ماہرین کو اکٹھا کیا اور پھر یہ بات طے ہو گئی کہ اگر انہیں
ایک ماہ کام کرنے کا موقع مل جائے تو وہ مائینڈ بلاسٹر کی رینج پو
پاکیشیا تک وسیع کر سکتے ہیں ۔ اب صرف مسئلہ یہ تھا کہ چونکہ م
بلاسٹر کے ڈاکٹر احسن کو ہلاک کر دیا گیا تھا اس لئے پاکیشیا سیک
سروس حرکت میں آ سکتی تھی ۔ چنانچہ میں نے رائے پرشاد سے م
کر کے ایک فول پروف پلان تیار کیا کہ کافرستان کے انتہائی
پہاڑی علاقے میں ساریہ فوجی چھاؤنی ہے جس کے اوپر پہاڑی پ
فورس کا خاص کمپیوٹرائزڈ میزائل اڈا تھا جبکہ ساتھ ہی ایک عا
پہاڑی کے اندر ایک بڑا کمرہ تیار کرایا گیا ۔ اس میں تمام سا
دانوں کو پہنچا کر ان کی ضرورت کی ہر چیز وہاں پہنچا دی گئی اور
سے تمام راستے بند کر دیئے گئے ۔ ایس ایس نے وہاں ڈیرے ڈال
اور میزائل سپاٹ سے بھی اس پہاڑی کی چیکنگ چوبیس گھنٹے
شروع ہو گئی ۔ ایس ایس نے وہاں اپنے انداز کی ایسی مشینری

دی جس سے وہ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر اس پہاڑی جس میں سائنس دان موجود تھے اور جس کا نام پاجوگ ہے کی چیکنگ کر سکتے تھے ۔ میں پوری طرح مطمئن تھا کہ اب چاہے پاکیشیا سیکرٹ سروس لاکھ سرپٹنک لے اسے اول تو یہ بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ سائنس دان کہاں ہیں اور پھر اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ کسی صورت نہ یہ پہاڑی تباہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہاں جا سکتے ہیں اور ویسے بھی یہ سارا معاملہ صرف ایک ماہ کا تھا۔ ایک ماہ بعد مائینڈ بلاسٹر کی رینج وسیع ہو جاتی اور مسئلہ حل ہو جاتا اور پھر پاکیشیا ہمارے قدموں میں ڈھیر ہونے پر مجبور ہو جاتا ۔ لیکن پھر اچانک مجھے ساریہ سے اطلاع دی گئی کہ ایس ایس کا چیف رائے پرشاد اور اس کے آٹھ تربیت یافتہ ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں ۔ میں بے حد پریشان ہوا اور مجھے فوری طور پر ان کے مقابلے کے لئے سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو وہاں بھجوانا پڑا۔

ایس ایس کے خاتمے کے باوجود میں مطمئن تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنا مشن مکمل نہیں کر سکتے کیونکہ جیسے ہی وہ پاجوگ پہاڑی پر پہنچیں گے میزائل اڈے سے خود بخود ان پر میزائل فائر ہو جائیں گے اور وہ بچ کر بھی نہ جا سکیں گے لیکن اب رپورٹ ملی ہے کہ نہ صرف اس پاجوگ پہاڑی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے بلکہ اس ساریہ فوجی چھاؤنی کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے آپ کے نوٹس میں یہ معاملہ لایا گیا

اور پھر آپ نے یہ میٹنگ کال کی ہے"...... پرائم منسٹر نے بڑے ڈھیلے سے لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل ۔ آپ وہاں کا جائزہ لے آئے ہیں ۔ آپ بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہ مشن کیسے مکمل کیا جبکہ میزائل اڈا پہاڑی کی چوٹی پر تھا۔ پھر یہ لوگ وہاں تک کیسے پہنچے اور کس طرح یہ سب کچھ ہوا"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا تو سب کچھ پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ پاجوگ پہاڑی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھی ۔ وہاں سائنس دانوں کے جسموں کے ٹکڑے اور مشینری کے پرزے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے ۔ ساریہ چھاؤنی کو بھی تباہ کر دیا گیا تھا اور وہاں ڈیڑھ ہزار کے قریب فوجی ہلاک اور ڈیڑھ ہزار کے قریب زخمی پڑے ہوئے تھے ۔ میزائل اڈے کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی تھی اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت غائب ہو چکا تھا"...... شاگل نے کہا۔

"یہ رپورٹ تو آپ نے پہلے بھی دی ہے ۔ ہم نے یہ پوچھا ہے کہ کیسے انہوں نے یہ سب کچھ کیا"...... صدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ میزائل اڈے پر موجود میزائلوں سے پاجوگ پہاڑی کو پہلے تباہ کیا گیا اور پھر چھاؤنی کو ۔ لیکن یہ کیسے ہوا یہ مجھے معلوم نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ میں تو بعد میں پہنچا تھا"...... شاگل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہلے انہوں نے میزائل اڈے پر قبضہ کیا پھر یہ ساری کارروائی کی ۔ لیکن ان کے پاس کوئی ہیلی کاپٹر تھا"۔ صدر نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ زخمیوں نے بتایا ہے کہ وہ فوجی جیپ میں سوار ہو کر وہاں پہنچے تھے ۔ ہیلی کاپٹر وہاں نہیں تھا"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بھی مجھے بتایا گیا ہے کہ سارا یہ پہاڑی کی چوٹی پر میزائل اڈے پر پہنچنے کے لئے سوائے چھاؤنی کے اندر سے جانے کا اور کوئی راستہ نہیں اور نہ ہی کسی اور طرف سے اوپر پہنچا جا سکتا ہے ۔ کیا یہی بات ہے کرنل بھارکر"...... صدر نے کہا۔

"یس سر ۔ اس اڈے کے لئے چھاؤنی کے اندر سے لوہے کی سیڑھیاں نصب کرائی گئی تھیں اور کوئی راستہ نہ تھا"...... ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"اور ظاہر ہے یہ لوگ اس وقت ان سیڑھیوں کے ذریعے اوپر پہنچے جب چھاؤنی ابھی تباہ نہ ہوئی تھی ۔ ایسی صورت میں جب چھاؤنی میں ریڈ الرٹ تھا پھر یہ لوگ کیسے چھاؤنی میں داخل ہوئے اور پوری چھاؤنی کو کراس کر کے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر اڈے پر پہنچے اور پھر میزائلوں سے انہوں نے سب کچھ تباہ کر دیا"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب ۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی

نہ آیا تھا ۔ بظاہر تو یہ سب کچھ ناممکن لگتا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اس ناممکن کو ممکن بنانے کا کام تو یہ شیطان عمران کرتا ہے ۔ نجانے اس کے ذہن میں کیسا کمپیوٹر نصب ہے کہ ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی ترکیب سوچ لیتا ہے جہاں بظاہر کوئی ترکیب ممکن نہیں ہوتی"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ نے اس فارمولے کی کاپیاں تو کرا کر محفوظ کر لی ہوں گی"...... صدر نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب ۔ ڈاکٹر کرشن چند نے کہا تھا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ ایک ماہ بعد تو یہ سب کچھ ویسے ہی مکمل ہو جائے گا"۔ پرائم منسٹر نے کہا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو یہ سب کچھ ختم ہو گیا ۔ لیکن وہ ڈاؤن اپ کا کیا ہوا ۔ وہ آلہ تو آپ کے پاس ہو گا"...... صدر نے کہا۔

"جی ہاں ۔ وہ موجود ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ پاکیشیا سے علی عمران آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر بات نہ کی گئی تو کافرستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا اس لئے سر میں نے کال یہاں ملائی ہے"۔ دوسری

طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" کراؤ بات "...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو جناب صدر ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ آپ نے جنوبی ایکریمیا کے ملک گوانا کی ایک پرائیویٹ تنظیم سے جو آلات خریدے ہیں جن میں سے دو کا تجربہ آپ کے حکم پر کیا گیا جس کی وجہ سے پاکیشیا کے ڈیڑھ سو کمانڈوز کو بے ہوش کر کے آپ کے ایجنٹوں نے بے ہوشی کے عالم میں ان کے سینوں میں گولیاں چلائیں اور دوسرے وسیع رینج کے آلے کو آپ نے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز میں فائر کر کے تجربہ کیا ۔ ان ڈیڑھ سو کمانڈوز کی ہلاکت کے عوض سارایہ چھاؤنی کے ڈیڑھ ہزار فوجیوں کی موت کا صدمہ آپ کو اٹھانا پڑا ہے لیکن آپ نے ایٹمی مراکز پر جو تجربہ کیا ہے اس کا حساب ابھی باقی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اب آپ مائینڈ بلاسٹر کی بجائے دوبارہ ڈاؤن اپ آلے کو مزید بہتر بنانے پر کام کریں گے کیونکہ آپ نے بہرحال پاکیشیا دشمنی سے باز نہیں آنا لیکن میں یہ بتا دوں کہ وہ مائینڈ بلاسٹر کا فارمولا یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے پاس قانون کے مطابق محفوظ ہے ۔ اگر آپ نے ڈاؤن اپ پر مزید کام کیا تو پھر نہ صرف اس لیبارٹری کو اڑا دیا جائے گا بلکہ پھر پاکیشیا کو حق حاصل ہو گا کہ وہ مائینڈ بلاسٹر کی رینج وسیع کر کے اسے کافرستان

پر استعمال کر دے "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم دھمکی دے رہے ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ تم کس سے مخاطب ہو "...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر میں چاہوں تو ایک بٹن دبا کر پریذیڈنٹ ہاؤس کے اس میٹنگ روم کو صدر، پرائم منسٹر، چیف شاگل اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سمیت اڑا دوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ ایسے اوچھے کام کروں ۔ میری بات یاد رکھنا اس میں تم سب کا اور کافرستان کا فائدہ ہے "۔ عمران نے اور زیادہ خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" کیا وہ درست کہہ رہا تھا جناب ۔ کیا واقعی وہ میٹنگ روم اڑا سکتا ہے "...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اس دھمکی سے بری طرح گھبرائے ہوئے تھے ۔

" ہاں ۔ وہ جو کہتا ہے وہ کر بھی گزرتا ہے اس لئے آپ اب ہمیشہ کے لئے اس ڈاؤن اپ کو بھول جائیں ۔ ویسے بھی وہ کسی کام کا نہیں ہے ۔ اس پر جو رقم خرچ ہوئی وہ بھی ضائع گئی "...... صدر نے خشک لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ یہ بہتر فیصلہ ہے "...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کے چہرے پر مایوسی اپنی انتہا

پر پہنچی ہوئی واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔

ختم شد

مکمل ناول

سنیک کلرز

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سنیک کلرز

ایک نئی تنظیم جس کا چیف جوانا تھا اور اس کے ممبروں میں جوزف ٹائیگر شامل تھے۔ انتہائی دلچسپ سچویشن۔

سنیک کلرز

جس نے ایک مقامی کلب میں قتل عام کر دیا اور پاکیشیا کی پوری سر
مشینری اس قتل عام پر بوکھلا اٹھی۔

سنیک کلرز

جنہیں پولیس اور حکومت نے دہشت گرد قرار دے دیا اور پھر ج
جوانا اور ٹائیگر کی فوری گرفتاری کے احکامات صادر کر دیئے گئے۔

عمران

جس نے جوانا، ٹائیگر اور جوزف کو پھانسی سے بچانے کے لئے
کوشش کیں۔ لیکن ——؟

★ وہ لمحہ جب سیکرٹ سروس کے چیف کو مجبوراً سنیک کلرز کو سرکاری تنظی
دینے کا نوٹیفکیشن جاری کرنا پڑا۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچویشن۔

★ وہ لمحہ جب عمران بھی جوانا کی سربراہی میں سنیک کلرز کے لئے کام کر
مجبور ہو گیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

جوانا

جس نے ایک بار پھر ماسٹر کلرز کے جوانا کا روپ دھار لیا اور پھر ہر طرف موت کے بھیانک سائے پھیلتے چلے گئے۔

وہ لمحہ جب جوانا اور ٹائیگر کو دن دہاڑے سڑک پر گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ کیا یہ دونوں ہلاک ہو گئے —— یا ——؟

سنیک کلرز

جنہوں نے پاکیشیا کے دارالحکومت میں بے تحاشا قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ ان کا اصل مقصد کیا تھا ——؟

قدم قدم پر خوفناک جسمانی لڑائیاں
ہر طرف موت کی چیخ و پکار
بے پناہ تیز اور انتہائی خونریز مسلسل ایکشن
انتہائی دلچسپ حیرت انگیز اور یکسر
منفرد انداز کی کہانی

✵ شائع ہو گئی ہے ✵

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان